

# تاریخ ہند پر نئی روشنی

(عربی کی ایک قلمی کتاب سے)

ترجمہ از

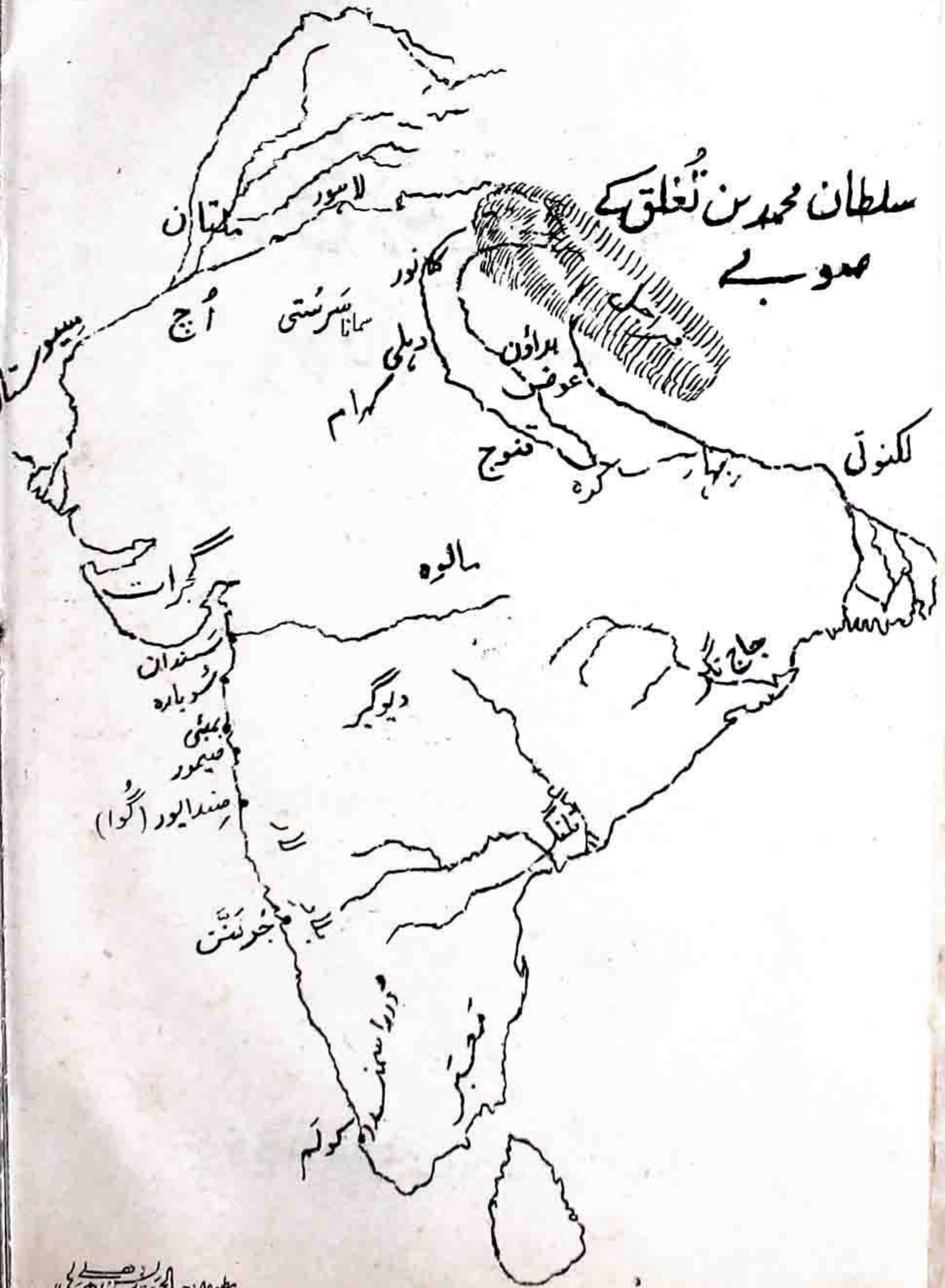
خورشید احمد فارق

استاد ادبیات عربی - دلی یونیورسٹی

ناشر

مَدْرَسَةُ الْمُصَنِّفِيْنَ اِيْرَاقِ بَا سَرَاةِ اِيْرَاقِ

سلطان محمد بن تغلق کے  
صوبے



مطوعاً از: "انجمنہ پریس ہجریہ"

# فہرست

۱۸-۱۹	۲۲-۲۳ دسترخوان اور باورچیخانہ	۱-۳	تعارف
۱۹	۲۳-۲۴ حاضری اور اس کے آداب	۲-۴	۱- سلطنت ہندوستان
۱۹	۲۴-۲۵ فوجی اور رسول امور کے ناظم	۵	۲- شاہ ہند کا خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو مراسلہ
۱۹-۲۰	۲۵-۲۶ ایک سکریٹری کا قصہ	۵	۳- تغلق شاہ کی سلطنت کے حدود
۲۰	۲۶-۲۷ شاہی عدالت	۶	۴- تغلق شاہ کی فتوحات
۲۰	۲۷-۲۸ شاہی سواری	۷-۸	۵- تغلق شاہ کے صوبے
۲۱	۲۸-۲۹ شاہی جھنڈے	۸	۶- بنگال میں گنگاپرند لاکھ کشتیاں
۲۱	۲۹-۳۰ نقارے اور ڈھول		۷- دیوگیسر اور نگ آباد
۲۱	۳۰-۳۱ شکار	۹	۸- غیر آباد علاقہ
۲۱	۳۱-۳۲ نقشہ رنج	۹-۱۰	۹- ملتان
۲۲	۳۲-۳۳ محل سے محل کو شاہی سواری	۱۱-۱۰	۱۰- دریا، آب و ہوا، غلے، پھل اور پھول
۲۲	۳۳-۳۴ حضرت میں سلطان کے ہرکاب خان و بلوک	۱۱	۱۱- جہنم و پرند
	کیسے جھنڈے اور گھوڑے رکھنے کا ضابطہ	۱۲	۱۲- کھانے اور مٹھائیاں
۲۲-۲۳	۳۴-۳۵ سلطان کی قوت تھی اور علم	۱۲	۱۳- پیشے اور
۲۳	۳۵-۳۶ علمی مباحثے	۱۳-۱۲	۱۴- ادنیٰ، خیر، گھوڑے
۲۲-۲۳	۳۶-۳۷ سلطان اور حیرم	۱۳-۱۲	۱۵- شہر دلی، عمارتیں، باغ، اسکول، شفاخانے
۲۴	۳۷-۳۸ ایک خان کو سزا		کنوئیں، حوض
۲۴-۲۵	۳۸-۳۹ داد و دہش	۱۵-۱۴	۱۶- فوجی عہدیدار اور فوج
۲۵-۲۶	۳۹-۴۰ سلطان اور علماء	۱۶-۱۵	۱۷- فوج کی تنخواہ
۲۹-۳۰	۴۰-۴۱ غلام اور کتیریں	۱۶	۱۸- ریشمی کرہائی اور بنائی کا کارخانہ
۳۰-۳۱	۴۱-۴۲ لباس	۱۶-۱۷	۱۹- گھوڑوں کی بخشش
۳۱-۳۲	۴۲-۴۳ سلطان کے ہاتھی اور ان کا راتب	۲۱-۲۰	۲۰- وزیر، سکریٹری، چیف جسٹس
۳۲-۳۳	۴۳-۴۴ لڑائی کے میدان میں فوجی تربیت اور طریق جنگ	۲۱	۲۱- طبیب، ندیم، شکار گاہیوں اور درباری شاعر

۳۶	۶۰ - ایک سانپ کے کی دوبارہ زندگی	۳۳-۳۲	۴۴ - بدھ کے دن دربارِ عام
۳۷-۳۶	۶۱ - کشمیر کا الماس	۳۴-۳۳	۴۵ - دربارِ خاص اور آدابِ حاضری
۳۷	۶۲ - جنوبی ہند میں قرض وصول کرنیکا طریقہ	۳۴	۴۶ - عالموں، ندیموں اور گویوں کی مجلس
۳۸-۳۷	۶۳ - ایک بھیا ناک خودکشی	۳۴	۴۷ - دلی میں شراب کا فقدان
۳۸	۶۴ - سدھائے ہوئے ہاتھی	۳۵	۴۸ - ہند میں پان سے خاطر تواضع
۳۹	۶۵ - مگرچھ خور سانپ	۳۵	۴۹ - خبہ رسانی
۵۰-۳۹	۶۶ - ایک نوجوان کی خودکشی	۳۶-۳۵	۵۰ - ڈاک چوکیاں
۵۱-۵۰	۶۷ - سستی کی رسم	۳۷	۵۱ - ارزانی
۵۱	۶۸ - تنا سنج پر اعتقاد	۳۷	۵۲ - سکے
۵۱	۶۹ - بادشاہوں کی فرمانبرداری	۳۸	۵۳ - اوزان اور نرخ
۵۲	۷۰ - مُردہ خوری	۳۹-۳۸	۵۴ - لباس
۵۲	۷۱ - ٹھگ	۴۰-۳۹	۵۵ - دلی کے لوگ
۵۲	۷۲ - ایک زہریلا سانپ	۴۲-۴۱	۵۶ - ہند میں دولت کی فراوانی
۵۳-۵۲	۷۳ - سندان کا ایک واقعہ	۴۳	ہند کے کچھ متفرق حالات
۵۵-۵۴	۷۴ - ایفار عہد	۴۴-۴۳	۵۷ - ہند کی کبیاں
۵۶-۵۵	۷۵ - چار ہزار برس پرانی ٹھلیا	۴۴	۵۸ - زہریلے سانپ
۵۷-۵۶	۷۶ - ملک "را" کا خفیہ اسلام	۴۵-۴۴	۵۹ - جنوبی ہند کے شہرِ جُرفتن کا
۵۸-۵۷	۷۷ - ایک مسلمان تاجر کے قاتلوں کو سزا		ایک مستدر

قیمت مجلہ = ۱۸/-

قیمت غیر مجلہ ۹/۵۰

## تعارف

کتاب کا نام مَسَالِكُ الْأَبْصَارِ فِي مَمَالِكِ الْأَمْصَارِ ہے، مؤلف ابن فضل اللہ عمری ہیں جو ۱۸۷۷ء میں بمقام دمشق پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم پائی پھر حکومت وقت سے تعلق پیدا ہوا اور جج نیز سکریٹری کے معزز عہدوں پر فائز رہے، عمری کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا نسب عمر فاروقؓ سے ملتا تھا، اڑتالیس سال کی عمر میں وفات پائی، ادب اور انشاء میں خاص امتیاز حاصل کیا، اُن کے ہم عصر صلاح الدین صفدی مصنف الوافی بالوفیات (متوفی ۱۸۶۴ء) کی رائے ہے کہ انشاء مرسلت میں مصر کے مشہور اور صاحب طرز قاضی قاضی (م ۱۸۹۶ء) سے بھی بازی لے گئے تھے۔ صفدی نے اُن کے حافظہ، ذہانت، ادبی لیاقت اور نظم و نثر میں ان کی جہارت کی بڑے جوش بھرے الفاظ میں تعریف کی ہے:

”خدا نے اُن کو ایسی چار نعمتیں عطا کی تھیں جو میں نے کسی دوسرے میں یکجا نہیں دیکھیں، حافظہ ایسا تھا کہ جو چیز ان کی نظر سے گزر جاتی اس کا بیشتر حصہ ان کے سینہ میں محفوظ رہتا، یادداشت اس پایہ کی تھی کہ پرانی باتیں ان کے ذہن میں اس طرح عود کر آتیں گویا کل گزری ہوں، ذہانت کا یہ عالم تھا کہ مشکل سے مشکل بات کی تک پہنچ جاتے تھے، نثر و نظم دونوں کے لئے طبیعت خوب موزوں تھی، رہا تخیل تو اس کی پرواز میں قاضی قاضی سے سبقت لے گئے تھے، اور سرعت

ادراک میں تو میں نہیں سمجھتا ان کا کوئی ہمسر ہو، نظم میں چند شاعر ہی ان کے رُتبہ کے ہوئے ہیں۔“ (فوات الوفيات تالیف ابن شاکر کتبی مصر ۱۹۰۷ء)

مسالك الأَبصار عام معلومات یا جنرل ناچ کی بہت ضخیم کتاب ہے جو بقول صَفَدی مؤلف نے بڑی تقطیع کی بیس جلدوں میں لکھی تھی اور جس کا فوٹو نسخہ اس وقت تینتالیس جلدوں میں مصر کی قومی لائبریری میں محفوظ ہے۔ عربی میں جنرل ناچ پر تصنیف کی ابتدا تیسری صدی ہجری میں ہوئی، اس کا محرک سرکاری ملازمین بالخصوص سکریٹریوں اور وزیروں کی معلومات میں وسعت، ہمہ گیری اور توازن پیدا کرنا تھا ابن قتیبہ (م ۲۴۰ھ) کی عُیون الأخبار اس صنف کی اولین تصنیف ہے، آٹھویں صدی ہجری کے دوہم عصر ادیبوں نے جنرل ناچ پر دو بڑی کتابیں لکھیں:- نویری (م ۴۳۲ھ) نے نہایة الأرب فی فنون العرب اور ابن فضل اللہ عمری نے زیادہ وسیع پیمانہ پر مسالك الأَبصار۔ اس کتاب میں مؤلف نے بہت سی بھری ہوئی معلومات یکجا کر دی ہیں۔ بالفاظ دیگر مسالك کوئی طبعزاد کتاب نہیں ہے بلکہ اس کا اکثر مواد پچھلے مصنفوں سے مستعار لیا گیا ہے۔ ان مصنفوں کی بیشتر کتابیں اب نایاب ہیں۔ اس کے علاوہ کتاب کا ایک قلیل حصہ خود مؤلف کے ذاتی آراء و مشاہدات یا ہم عصر اشخاص مثلاً سیاحوں، سفیروں اور معلموں کے بیانات پر مبنی ہے، ہندوستان پر ان کا جو طویل باب ہے وہ بیشتر زبانی معلومات پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے کتاب کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا ہے، ایک حصہ میں ملکوں کے جغرافیہ، شاہراہوں، ہواؤں، خشکی اور سمندر کے عجائبات اور بڑے بڑے شہروں کی جائے وقوع کا ذکر ہے، دوسرے میں دُنیا کے حیوانات، جمادات اور اقوام کا، حیوانات میں چرندوں، پرندوں، کیرے مکوڑوں کا، جمادات میں غلوں، پھلوں، ترکاریوں اور کانوں کا، اقوام میں شرق و غرب کے نئے پُرانے بسنے والوں کا، مؤلف نے اسلامی دنیا کے مشہور سیاسی اور اداری شخصیتوں، طبیبوں، عالموں اور فقہوں کے سوانح اور حالات بھی دیئے ہیں، اور ہر ملک کی تاریخ سلسلہ تک بیان کی ہے۔ چنگیز خانی مغلوں، ہندوستانوں، ترکوں اور کردوں کے حالات خاص اہتمام اور تفصیل سے پیش کئے ہیں۔ (تاریخ آداب اللغة العربیة، جرجی زیدان، مصر ۱۹۳۱ء، ص ۲۲۷)

صفہ می لکھتے ہیں :-

”چنگیزی مغلوں تیز ہندی و تر کی بادشاہوں کی تاریخ سے ان جیسا کوئی واقف نہ تھا، اسی طرح مختلف ملکوں کے جغرافیہ، پیداوار، خصائص، اور ان کی شاہزادوں کے علم میں بھی وہ بگائے وقت تھے“ (فوات الوفيات ۱/۸)

قاہرہ کے دارالکتب میں مسالک الأبصار کے دو نسخے ہیں، ایک مَصَوَّر یعنی شکل نوٹوئینتالیس جلدوں میں، دوسرا ہاتھ کا لکھا، دونوں میں کتابت کی خوب خوب غلطیاں ہیں اور وہ حصہ زیادہ مسخ ہے جس میں ہندوستان کا ذکر ہے، اس کے علاوہ دونوں میں مضمون کی کمی بیشی، تقدیم و تاخیر اور لفظی اختلاف بھی ہے۔

مولف نے ہندوستان پر ایک مستقل باب قلمبند کیا ہے جس میں اپنے معاصر سلطان محمد بن تغلق (۱۲۵۰ء - ۱۲۸۲ء) چودھویں صدی عیسوی کے حالات اور سیرت پر سباحوں، معلموں اور سفیروں کی زبانی روشنی ڈالی ہے۔ ممکن ہے ان لوگوں کے بعض بیانات مثلاً وہ جن کا تعلق تغلق شاہ کی فیاضی اور فوج کے اعداد و شمار اور تنخواہوں سے ہے، مبالغہ یا سہو سے آلودہ ہوں، تاہم بحیثیت مجموعی یہ باب نہایت اہم ہے کیونکہ اس میں ایسی نادر تاریخی، اجتماعی اور اقتصادی معلومات ہیں جن سے خود ہندوستان میں لکھی تاریخوں کا دامن خالی ہے، اس کے علاوہ اس باب میں تغلق شاہ کی آئین جہاں داری اور سپلک سیرت کی ایک تصویر بھی نظر آتی ہے جو اس تصویر سے بہت مختلف ہے جو بعض معاصر مورخوں نے ان سے ذاتی ناراضگی یا فقہی مسلکی اختلاف کی بنا پر پیش کی ہے۔ اس مستقل باب کے علاوہ کتاب میں اور خاص طور پر اس کے دوسرے حصہ میں ایسی دلچسپ معلومات ہیں جو عینی شاہد یا موجودہ وقت میں نایاب کتابوں سے لی گئی ہیں اور جن سے قرون وسطی کے ہندی رسم و رواج، کلچر و عقائد کے چہرہ کے بہت سے خط و خال واضح ہو جاتے ہیں۔

خورشید احمد فاروق

## ۱۔ سلطنت ہند و سندھ

دسمبر ۱۹۶۱ء

یہ ایک عظیم الشان سلطنت ہے، روئے زمین پر کوئی دوسری سلطنت نہ تو وسعت حدود اور نہ کثرت دولت و لشکر میں اس کا مقابلہ کر سکتی ہے اور نہ سفر و حضر میں اس کے بادشاہ کے ٹھٹھا باٹ

اور اس کے پایہ تخت کی شان و شوکت میں، ساری دنیا میں اس سلطنت کا شہرہ ہے، میں اس کے  
 بائے میں جو خبریں سنتا اور کتابوں میں جو حالات پڑھتا وہ مجھے بھاتے اور میرے اوپر اثر ڈالتے لیکن  
 یہ سلطنت چونکہ بہت دور تھی، اس لئے متعلقہ خبروں کی توثیق سے قاصر تھا۔ جب میں نے مالک الأبدال  
 لکھنا شروع کی اور ثقہ راویوں سے حالات دریافت کئے تو میں نے جو سنا تھا اور اس کے بائے میں جو  
 رائے قائم کی تھی اس سے اُسے بہت بڑھا چڑھا پایا، مختصر یہ سمجھ لو کہ اس سلطنت کے سمندر میں موتی  
 ہوتے ہیں، خشکی میں سوتا، پہاڑوں میں یا قوت والماں، وادیوں میں صندل و کافور، شہروں میں  
 بادشاہوں کے تخت ہیں، یہاں ہاتھی اور گینڈا جیسے بڑے اور عجیب جانور پائے جاتے ہیں، اس  
 کے اسٹیل سے مشہور ہندی تلواریں بنتی ہیں، یہاں لوہے، پارہ اور سیسے کی کانیں ہیں، یہاں کا ایک  
 پودا زعفران ہے، اس کی بعض وادیوں میں بلور ملتا ہے، یہاں انسانی منافع کے وسائل فراوان  
 ہیں، چیزوں کے رزخ سستے ہیں، فوج بے شمار ہے اور شاہی غلام بے اندازہ، یہاں کے لوگ داناؤ  
 فلسفی عقل ہوتے ہیں، خواہشات نفس پر قابو رکھنے، نیز دیوتاؤں اور بادشاہوں کی خوشنودی یا تقرب  
 کے لئے دریغ جان دینے میں ان کی مثال نہیں ملتی۔

اپنی کتاب تحفة الألیاب میں (انڈیسی مولف) محمد بن عبدالرحیم غرناطی نے لکھا ہے  
 ”ہند اور چین میں شاندار حکومتیں ہیں، یہاں خوب انصاف ہوتا ہے، خدائے بڑی  
 بڑی نعمتیں ان کو عطا کی ہیں، یہاں کی سیاست و حکومت عمدہ ہے، لوگ خوشحال ہیں  
 اور امن و عافیت کی زندگی بسر کرتے ہیں، فلسفہ، طب، ہیئت اور اعلیٰ قسم کی دستکاری  
 میں اہل ہند سب قوموں سے بازی لے گئے ہیں، ہند کے پہاڑوں اور جزیروں میں صندل  
 و کافور پیدا ہوتا ہے اور ہر قسم کی خوشبودار بوٹیاں جیسے لونگ، جافنل، باپھڑ، دارچینی  
 تاج، بید کا خوشبودار تیل، الارجی، کبابہ، جاوتری اور مختلف قسم کی طبی جڑی بوٹیاں،  
 شنگی ہرن اور زباد بلی بھی پائی جاتی ہے، یہاں لیکن زیادہ تر لنگا ہیں مختلف قسم کے  
 یا قوت کی کانیں ہیں۔“



## ۲۔ شاہ ہند کا خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو مراسلہ

ابن عبدالرہب نے اپنی عقد الفرید میں اعیم بن حماد کی سند پر بیان کیا ہے کہ آٹھویں صدی عیسوی کے رجب اول میں شاہ ہند نے عمر بن عبدالعزیز (۹۹ - ۱۰۱ھ) کو ایک مراسلہ بھیجا جس کا مضمون یہ تھا:-

” شاہ شاہان کی طرف سے جو ہزار بادشاہوں کا بیٹا ہے اور جس کی بیوی ہزار شاہوں کی بیٹی ہے، جس کے اصطلیل میں ہزار ہاتھی ہیں، جس کے دو دریا ہیں جن کے دامن میں ناریل پیدا ہوتا ہے اور ایسا عود و کافور جس کی مہک بارہ میل دور تک جاتی ہے، اس عرب سلطان کے نام جو خدا کی ذات و اختیار میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، واضح ہو کہ میں آپ کی خدمت میں ایک تحفہ بھیج رہا ہوں، تحفہ کیا سلام و آداب، میری خواہش ہے کہ آپ میرے پاس کوئی عالم بھیجیں جو مجھے اسلام کی تعلیم بجاوے۔ والسلام“

## ۳۔ تعلق شاہ کی سلطنت کے حدود

مجھے شیخ غارت، بقیہ سلف کرام، مبارک بن محمود انباتی نے بتایا جو بڑے ثقہ ہیں اور جن کو شاہان حاجب خاص کی اولاد میں ہونے کا شرف حاصل ہے اور جن کے بیانات چونکہ وہ ادراں کے اسلات اس ملک کے چھوٹے بڑے سلاطین کے مقرب رہے ہیں صحیح معلومات پر مبنی ہیں کہ سلطنت بے حد لمبی چوڑی ہے، درمیانہ چال سے تین برس چاہئیں اس کی لمبائی اور چوڑائی طے کرنے کے لئے، اس کا عرض لنکا سے براہ سومنات غزنی تک ہے اور طول عدن کے سامنے والے بندرگاہ سے

۱۔ شاہ و نیابت دکن کا چالو کیا تاجدار مراد ہے جس نے ۶۹۶ سے ۷۳۳ عیسوی تک حکومت کی اور جو عمر بن عبدالعزیز کا ہم عصر تھا  
۲۔ غالباً کولم جو موجودہ ریاست کیرالا میں واقع ہے۔

جہاں بحر ہند کی حد بحر حبیط سے ملتی ہے، سد سکندر تک، اس لیے چوٹے رقبہ میں بڑے شہروں کا ایک جان بچھا ہے جہاں شاہی نمائندے اور تخت نشین حاکم رہتے ہیں، جہاں ضلع، قصبے، گاؤں، تعلقے اور بازار ہیں، جہاں ہر طرف آبادی اور زراعت ہے۔ شیخ مبارک کی رائے، کہ اس سلطنت کی لمبائی تین سال کی مسافت کے بقدر ہے، غور طلب ہے، کیونکہ اتنی مسافت توکل آباد دنیا کی بھی نہ ہوگی ہاں اگر ان کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سائے شہروں کا گشت کرنے کے لئے تین سال درکار ہیں تب کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔

شیخ مبارک نے بتایا کہ اہل قرابل (کماؤں پہاڑ) سلطان دہلی کے تابع فرمان ہیں، انھوں نے ایک مقررہ خراج کے مقابلہ میں سلطان سے عارضی صلح کر لی ہے، قرابل پہاڑوں میں سونے کی سات کانیں ہیں، جن سے بے شمار دولت حاصل ہوتی ہے۔

خشکی اور سمندر کی یہ بڑی سلطنت چند غیر مقتویہ جزیروں کو چھوڑ کر موجودہ سلطان دہلی (محمد بن تغلق) کے قبضہ میں ہے، ساحل کی ایک بالشت زمین بھی ایسی نہیں جس پر اس کا عمل دخل نہ ہو، اس سلطنت کے سائے طول و عرض میں اس کا سکہ چلتا ہے اور اس کے نام پر خطبہ پڑھا جاتا ہے اور کہیں اس کا کوئی حریف نہیں۔

## ۴۔ تغلق شاہ کی فتوحات

شیخ مبارک :- میں بڑی بڑی فتوحات میں سلطان (محمد بن تغلق) کے ہمراہ رہا، مختصراً کچھ چشم دید حالات بیان کرتا ہوں، سلطان نے سب سے پہلے اوڑیسہ (جاج نگر) فتح کیا۔ یہاں ستر شاندار شہر ہیں، سب کے سب ساحل سمندر پر، جاج نگر کی آمدنی کا ذریعہ جواہرات، ہاتھی، مختلف قسم کا سوتی کپڑا، عطر اور خوشبودار جڑی بوٹیاں ہیں، اس کے بعد بنگال (لکنوتی) فتح کیا، یہاں نوراجاؤں کی حکومت تھی، اس کے بعد دیوگیر (موجودہ ہمارا شٹر) جہاں چوراسی زبردست قلعے ہیں، شیخ بربان الدین ابوبکر خلخال بڑی کی رائے ہے کہ صوبہ دیوگیر میں بارہ لاکھ گاؤں ہیں، بڑی کے اس

قول کے بعد اب ہم شیخ مبارک کا بیان جاری رکھتے ہیں: دیوگیر کے بعد سلطان نے دو ستمندر (موجودہ بیسوں) کا صوبہ فتح کیا، یہاں سلطان بلال دیو اور پانچ غیر مسلم راجاؤں کی حکومت تھی، اس کے بعد متعبر (موجودہ ریاست مدراس) فتح کیا، اس شاندار علاقہ میں نوٹے بندرگاہ ہیں، اس کی آمدنی کا انحصار عطریات، خوشبودار اشیاء، لاس، لشم، سوئی پارچہ اور غیر ملکی عمدہ اور نادار مصنوعات پر ہے۔

## ۵۔ تعلق شاہ کے صوبے

فقہیہ علامہ سراج الدین ابوصفا عمر بن اسحاق بن احمد شبلی عومنی جو ہند کے صوبہ عوض (اودھ) کے باشندے اور ممتاز فقہاء کے اُس زمرہ سے ہیں جو سلطان دہلی کی خدمت میں رہتے ہیں، بیان کیا کہ بادشاہ کی عملداری میں تینیس صوبے ہیں:-

- |                               |                         |
|-------------------------------|-------------------------|
| ۱۔ دہلی                       | ۱۰۔ کلانورد ہماچل پردیش |
| ۲۔ دیوگیر                     | ۱۱۔ لاہور               |
| ۳۔ ملتان                      | ۱۲۔ بدایوں              |
| ۴۔ کہرام                      | ۱۳۔ عوض (اودھ)          |
| ۵۔ سامانا                     | ۱۴۔ قنوج                |
| ۶۔ سیوستان (زیریں مغربی سندھ) | ۱۵۔ گرہ (الہ آباد)      |
| ۷۔ اُچ (بالائی سندھ)          | ۱۶۔ بہار                |
| ۸۔ ہانسی                      | ۱۷۔ لکنوتی (بنگال)      |
| ۹۔ سرستی (مشرقی پنجاب)        | ۱۸۔ مالوہ               |

۱۔ بقول قلعندہ سی تاہرہ کے بیڈمریہ کالج میں پروفیسر بھی رہے تھے۔ صبح الاغشی مصر، ۳۷۲/۲

۲۔ نقشہ دیکھئے مقابل ص ۱

۱۹۔ گجرات

۲۲۔ معبر (ریاست مدراس)

۲۰۔ جاج نگر (اوریسہ)

۲۳۔ دوارا سمند (میسور و کیرالا)

۲۱۔ تلنگانہ (مشرقی آندھرا)

ان صوبوں میں بارہ سو بڑے شہر ہیں، جہاں سلطان کے نائب رہتے ہیں، یہاں آبادی صلعوں اور دیہاتوں کا ایک جال سا بچھا ہوا ہے جن کی صحیح تعداد تو مجھے (شیخ مبارک) نہیں معلوم۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ صوبہ قنوج ایک سو بیس لاکھ دیہاتوں پر مشتمل ہے، ایک لاکھ سو ہزار کا ہوتا ہے، اس حساب سے کل دیہاتوں کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہوتی، مالوہ کا صوبہ قنوج سے بڑا ہے، لیکن اس کے گاؤں کی صحیح تعداد نہیں بتا سکتا، معبر کا صوبہ کئی جزیروں پر مشتمل ہے جو اتنے بڑے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک بذات خود ایک شاندار سلطنت ہے جیسے کولم، فتن، لنکا اور ملیبار۔

## ۶۔ بنگال میں گنگا پر دو لاکھ کشتیاں

دریائے لگنوتی (گنگا) پر دو لاکھ چھوٹی بڑی کشتیاں دوڑتی پھرتی ہیں، ان کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ اگر تیر انداز کشتی کے آخری حصہ پر تیر پھینکے تو وہ اُس کے وسط میں آکر گرے، بڑی کشتیوں کی تعداد کم ہے، لیکن ان میں ایسی بھی ہیں جہاں چکیاں لگی ہیں اور تنور و بازار ہیں، یہ کشتیاں اتنی لمبی چوڑی ہوتی ہیں کہ بعض اوقات ان کے ایک حصہ کے مسافر دوسرے حصوں کے مسافروں سے عرصہ تک ناواقف رہتے ہیں۔

## ۷۔ دیوگیر (اورنگ آباد)

دلی ہندوستان کا پایہ تخت ہے، دوسرا پایہ تخت قبتہ الاسلام دیوگیر ہے، دلی اقلیم راج میں

۱۵ جہاں تک معلوم ہو لنکا کے سوا ان میں سے کوئی بھی جزیرہ نہیں، کولم موجودہ کیرالا کا اور فتن (مینیقن) معبر کا بندرگاہ تھا، ملیبار (مالابار) دکن کے مغرب میں ساحلی پٹی کا نام تھا، یہ جزیرہ لنکا تو وہاں مقامی راجاؤں کی حکومت تھی۔

واقع ہو۔ مولف کتاب سلطان حماد (ابوالفدا) نے اپنی کتاب تقویم البلدان میں بھی یہی رائے ظاہر کی ہے۔ " شیخ مبارک: دیوگیر تیسری اقلیم میں ہے، میں نے جب چھوڑا تو وہ پوری طرح تعمیر نہیں ہوا تھا مجھے وہاں سے آئے پچھ سال ہوتے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ ہنوز ادھورا ہے، کیونکہ تعمیر بہت بڑے رقبہ میں شروع ہوئی تھی اور بڑی بڑی عمارتیں بنانے کا پروگرام تھا۔ تعلق شاہ نے شہر کے نقشہ میں ہر طبقہ کے لئے محلے بنانے کی رعایت رکھی تھی، ایک محلہ فوج کے لئے تھا، دوسرا وزیروں اور سکریٹریوں کے لئے، تیسرا ججوں اور عالموں کے لئے، چوتھا صوفیوں اور درویشوں کے لئے، پانچواں تاجروں اور پیشہ وروں کے لئے، ہر محلہ میں عام ضروریات کا انتظام کیا گیا تھا، جیسے مسجد، اذان کا منارہ، بازار، حمام، چکیاں، تنور اور ہر صنف کے کاریگر بسائے گئے تھے، جیسے سنار، رنگریز، چرم ساز، تاکہ ایک محلہ کے لوگ خرید و فروخت اور لین دین میں دوسرے محلہ کے محتاج نہ رہیں اور ہر محلہ پوری طرح خود کفیل ہو۔

## ۸۔ غیر آباد علاقے

اس سلطنت میں غیر آباد علاقہ یا تو بیس دن کی مسافت (تقریباً چار سو میل) کے بقدر غور نہ سے متصل ہے اور اس کی وجہ شاہ ہند کی شاہ ترکتان و ماورار النہر سے باہمی جنگ و پیکار ہے، یا غیر آباد پہاڑ (ہمالیہ) یا تہ بہ تہ گھاٹیاں ہیں، لیکن یہاں سے جو خوشبودار اور طبی بوٹیاں فراہم ہوتی ہیں ان سے مزروعہ علاقہ کے مقابلہ میں بہت زیادہ آمدنی ہوتی ہے۔

## ۹۔ ملتان

فاضل نظام الدین بھائی بن حکیم نے مجھے (مولف کتاب) ایک پُرانی کتاب سے روشناس کیا جو ہندوستان کے بائے میں ہے اور جس میں لکھا ہے کہ ملتان کی عملداری میں ایسے ایک لاکھ

۱۰ شمالی شام کا ایک شہر اور صوبہ۔

چھبیس ہزار گاؤں ہیں، جن کا سرکاری رجسٹروں میں اندراج ہے، ملتان اور دلی چوتھی اقلیم میں واقع ہیں اور ہندوستان کے باقی حصے دوسری تیسری میں۔ مملکت ہند کا رقبہ بہت بڑا ہے، یہ صحت بخش ملک ہے، البتہ ان علاقوں کی آب و ہوا اچھی نہیں جہاں چاول کی کاشت ہوتی ہے اس کتاب میں یہ تصریح بھی ہے کہ محمد بن قاسم نے سندھ میں چالیس ہزار سونا پایا، ایک ہزار تین سو پینتیس پونڈ کے مساوی ہوتا ہے۔ سلطنت ہند کی مغربی حد غرناہ اور قندھار تک جاتی ہے۔

## ۱۰۔ دریا، آب و ہوا، غلے، پھل اور پھول

میں نے شیخ مبارک سے اندرون ہند کے حالات پوچھے تو انہوں نے کہا: ہند میں قریب دو ہزار چھوٹے بڑے دریا ہیں ان میں سے کچھ نیل کے برابر ہیں، دریاؤں کے کنارے گاؤں اور شہر آباد ہیں ہند میں بڑے بڑے مرغزار اور گھنے درخت پائے جاتے ہیں، ملک کی آب و ہوا معتدل ہے، موسموں میں فرق نہیں ہوتا، سال بھر بہار کا موسم رہتا ہے، ہوائیں چلتی ہیں، اور باد صبا محو خرام رہتی ہے، بارش چار مہینے برابر ہوتی ہے، بالعموم بہار کے آخر سے لیکر گرمی تک، یہاں مختلف قسم کے غلے پیدا ہوتے ہیں: گیہوں، چاول، جو، چنا، مسور، اُرد، لوبیا، تل، فول مٹر تقریباً نہیں ہوتا، مولف کتاب: میرا خیال ہے کہ فول نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ ہند فلسفیوں اور مفکروں کا ملک ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ فول سے جو ہر عقل کو نقصان پہنچتا ہے۔ اسی لئے صابوہ فرقی نے بھی اس کا کھانا ممنوع قرار دیا ہے۔

شیخ مبارک: پھلوں میں انجیر اور انگور کم ہوتے ہیں، انار کھٹا، بیٹھا اور کڑوا تینوں قسم کا، کیلا، خوبانی، کھٹا، لیمو، نارنگی، املی، گولہ، کالا شہنوت، خرپوزہ، تربوز، لکڑھی، کھیرا، پیٹھا خوب ہوتا ہے، انجیر اور انگور، دوسرے پھلوں کی نسبت بہت کم ہے، امرود ہوتا ہے اور باہر سے بھی

۱۱ یہ کہتے وقت راوی کے پیش نظر غالباً سالی مقامات تھے۔

۱۲ بیسو پوٹا میہ کے قدیم بیباکل پرست باشندے۔

منگایا جاتا ہے، ناشپاتی اور سیب امرود سے کم پایا جاتا ہے اس کے علاوہ ہند میں ایسے پھل بھی ہوتے ہیں جو مصر، شام اور عراق میں نہیں ہوتے جیسے آم، لہوا، گج (؟)، کرکاد (؟)، اجلی (؟)، بکی (؟)، لغزک آم۔ ان کے علاوہ اور بھی لذیذ و بڑھیا پھل ہوتے ہیں۔ ناریل بڑا خوش ذائقہ پھل ہے۔۔۔۔۔

کیلا خوب ہوتا ہے لیکن دہلی اور آس پاس کے ضلعوں میں نہایت کم یاب ہے، پھر بھی درآمد کئے ہوئے کیلے کی دہلی میں ریل پیل رہتی ہے، گنے کی سارے ہندوستان میں ہر جگہ افزا ہے، اس کی ایک قسم سیاہ اور سخت پھلکے والی چونے کے لئے بہترین ہوتی ہے۔ یہ گنا کسی دوسرے ملک میں نہیں پایا جاتا۔ گنے کی باقی قسموں سے بڑی مقدار میں کھانڈ بنائی جاتی ہے جو مصری سے سستی ہوتی ہے، یہ ڈلی جیسی نہیں ہوتی بلکہ سفید میدہ کی طرح باریک ہوتی ہے، ہندوستان میں جیسا کہ شیخ مبارک نے مجھے بتایا، اکیس قسم کے چاول ہوتے ہیں، شلجم، گاجر، کدو، بنگین، مارچوبہ (ہلبوں) اور ادک بھی ہوتی ہے۔ ہری ادک کو گاجر کی طرح پکایا جاتا ہے، اس کی ہانڈی اتنی لذیذ ہوتی ہے کہ کوئی دوسرا سالن اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، چھندر، لہسن، پیاز، صنغر، پودینہ اور سولف (شمار) بھی پائی جاتی ہے، گوناگوں اقسام کے پھول ہوتے ہیں جیسے گلاب، نیلوفر، نیفشتہ، مشک، بید، نرگس، گل ہندی، تل کاتیل ہوتا ہے اور جلابانے کے کام آتا ہے، لیکن زیتون کاتیل نہیں ہوتا، اور باہر سے منگایا جاتا ہے، شہد کی فراوانی ہے، موم بتی صرف شاہی محل میں جلائی جاتی ہے، عوام اس کو نہیں کھ سکتے

### ۱۱۔ چرند و پرند

ہندوستان میں چرنے والے مویشی اور پالتو پرند بے شمار ہیں، بھینس، گائے، بکری، بھینڑ، پالتو پرند جیسے مرغی، کبوتر، مرغابی، گھٹیا قسم کے پرند اتنے ہیں کہ ان کی نامنگ ہے۔

۱۱ یہاں کچھ لفظ کتابت سے رہ گئے ہیں اور کچھ مسخ کر دیئے گئے ہیں۔

## ۱۲۔ کھانے اور مٹھائیاں

یہاں بازاروں میں قسم قسم کے کھانے بکتے ہیں: بھناگوشت، مطجن، تلاگوشت، منوع (؟) اور ایک ذونہیں پنیٹھ قسم کے حلوے اور مٹھائیاں، پھلوں کا رس اور ایسے شربت جو مشکل سے کہیں اور ملیں گے۔

## ۱۳۔ پینٹے ور

ہندوستان میں تلوار، تیر، نیزے، زرہ بکتر اور دوسرے قسم کے ہتھیار بنانے والے، نیز سنار، زرکار، زین ساز اور دوسرے صنعت گر بیشمار پائے جاتے ہیں خواہ ان کی صنعت عورتوں کے لئے مخصوص ہو خواہ مردوں کے لئے خواہ اہل قلم کے لئے خواہ اہل تلوار کے لئے یا عوام کے لئے۔

## ۱۴۔ اونٹ، خچر، گھوڑے

ملک میں اونٹ کم ہیں، بس بادشاہ یا بڑے عہدہ دار، خان، امیر اور وزیر اونٹ رکھتے ہیں گھوڑوں کی کوئی کمی نہیں، ان کی دو قسمیں ہیں: ایک عربی نسل اور دوسرے ترکی درومی نسل کے (براڈین) اکثر گھوڑے اچھا کام نہیں دیتے، اس لئے آس پاس کے ترکی ملکوں سے منگائے جاتے ہیں، عربی گھوڑے بحرین، یمن اور عراق سے درآمد ہوتے ہیں، اچھی نسل کے عراقی گھوڑے، جن کی بھاری قیمت وصول کی جاتی ہے، ہند میں ہیں لیکن کم، زیادہ دن یہاں رہنے سے بیمار ہو جاتے ہیں۔

ہندوستان میں گدھے اور خچر دونوں کی سواری معیوب خیال کی جاتی ہے، کوئی فقیر اور عالم خچر پر سواری پسند نہیں کرتا، اور گدھے پر سوار ہونا تو ہندیوں کی نظر میں سخت عار کی بات ہے اس لئے سب کی سواری کا جانور گھوڑا ہی۔ خوش حال اور سرکاری عہدہ دار بار برداری کے لئے بھی



گھوڑا استعمال کرتے ہیں اور عام لوگ پالان ڈالکر گائے بیل، بیل کی رفتار تیز اور قدم لمبے ہوتے ہیں۔

## ۱۵۔ شہر دلی، وہاں کی عمارتیں، باغ، اسکول، شفا خانے، کنوئیں، حوض

میں نے شیخ مبارک سے شہر دلی اور اس کی بناوٹ اور دیگر حالات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ کئی شہروں کا مجموعہ ہے، جس کے ہر شہر کا ایک مستقل اور جانا بوجھا نام ہے لیکن عملاً دلی کا اطلاق سارے مجموعہ پر ہونے لگا ہے۔ دلی طول و عرض میں دور تک پھیلی ہوئی ہے، اس کی آبادی کا دور چالیس میل ہی، عمارتیں پتھر اور اینٹ کی ہیں، چھتیں لکڑی کی اور فرش مرمر جیسے ایک سفید پتھر کے، دلی کے مکان زیادہ سے زیادہ دو منزلی ہوتے ہیں، مرمر کا فرش صرف شاہی عمارتوں میں لگایا جاتا ہے، شیخ ابوبکر بن خلیل نے کہا کہ یہ پُرانی دلی کے مکانات کا خاکہ ہے، وہاں جو نئی بستیاں وجود میں آئی ہیں ان کے مکاتوں کا انداز مختلف ہے، اس وقت دلی کا اطلاق کئی شہروں پر ہوتا ہے (یہاں باغ ایک سیدھے خط پر برابر برابر لگائے جاتے ہیں ہر خط کی لمبائی مشرق، شمال اور جنوب میں بارہ میل ہے، غربی سمت میں باغ نہیں ہیں) کیونکہ ادھر لہا بہ پہاڑ (اراولی) کا سلسلہ ہے۔

دلی میں ایک ہزار اسکول ہیں، ان میں ایک کو چھوڑ کر جہاں شافعی فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے باقی سب حنفی مذہب ہیں، ہسپتال لگ بھگ ستر ہیں، یہاں بیمارستان (ہسپتال) کو دار الشفا کہتے ہیں۔

دلی اور اس کے ماتحت علاقوں میں دو ہزار خانقاہیں اور سرائیں ہیں، شہر میں بڑی بڑی عمارتیں لمبے چوڑے بازار اور بڑی تعداد میں حمام ہیں، شہر کا سارا پانی کنوؤں سے نکالا جاتا ہے جو زیادہ گہرے نہیں ہوتے، ان کی زیادہ سے زیادہ گہرائی چودہ فٹ ہوتی ہے اور ہر کنوئیں پر چرخیاں لگی ہوتی ہیں، پینے کے لئے بارش کا پانی جو بڑے بڑے حوضوں میں جمع ہو جاتا ہے، استعمال کیا جاتا ہے، ہر حوض کا قطر تیر کی مسافت کے بقدر یا اس سے کچھ زیادہ ہوتا ہے، یہاں وہ جامع مسجد ہے جس کا منارہ اذان

لے بریکٹ کی عبارت نوڈل سے ماخوذ ہے

مشہور ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ روئے زمین پر بلندی میں اس کی نظیر نہیں، شیخ برہان الدین بن خلیل بزمی صوفی کی رائے میں قطب مینار کی اونچائی تقریباً بارہ سو فٹ (چھ سو ذراع) ہے۔ شیخ مبارک :- دلی میں تعلق شاہ کے جو محل اور کوٹھیاں ہیں وہ ان کی اور ان کی بیگمات کے لئے مخصوص ہیں، ان میں ان کی باندیوں، محبوب کتیزوں، نوکروں اور غلاموں کے لئے کمرے ہیں، بادشاہ کے ساتھ کوئی خان یا امیر نہیں رہتا، یہ فوجی افسر صرف آداب بجالانے حاضر ہوتے ہیں اور پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں، آداب و کورنش کے لئے دن میں دو بار حاضر ہوتی ہے، صبح کو اور بعد عصر۔

### ۱۶ - فوجی عہدے دار اور فوج

فوجی افسروں کے عہدوں کی ترتیب اس طرح ہے :- سب سے اوپر خان، پھر ملک، پھر امیر، پھر صفہلار، پھر سپاہی، سلطان کی نوکری میں انہی یا زیادہ خان ہیں، اور لشکر نو لاکھ سواروں پر مشتمل ہے، ان کی ایک مقررہ تعداد دہلی میں رہتی ہے اور باقی مملکت کے دوسرے حصوں میں، ساری فوج کو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے اور سب پر بادشاہ کے لطف و کرم کا سایہ ہے۔ تعلق شاہ کے لشکر میں ترک، خطا، فارسی، ہند اور دوسرے ملکوں کے لوگ شامل ہیں، ہندی فوج میں دو جنگجو قبیلے قابل ذکر ہیں :- بھیل اور چھتری، ساری فوج گھوڑوں اور اعلیٰ قسم کے ہتھیاروں اور شاندار وردیوں سے لیس ہے، اکثر فوجی اور سپاہی فقہ سے دلچسپی لیتے ہیں، خاص طور پر وہ اور دوسرے مسلمان عام طور پر حنفی فقہ کے پیرو ہیں، سلطان کے پاس تین ہزار ہاتھی ہیں جو جنگ کے وقت لوہے کی سہتری پوشیش پہنتے ہیں، دوسرے اوقات میں مختلف قسم کے ریشم اور کارچوب کی جھولوں میں ملبوس ہوتے ہیں، ان کی پیٹھ پر محل اور تخت بنا کر سجائے جاتے ہیں، تخت پر کیلیں جڑ کر لکڑی کے برج بنائے جاتے ہیں اور ہندی سورمان محلوں اور تختوں پر بیٹھ کر لڑتے ہیں، ایک ہاتھی پر اس کی طاقت اور جنت کے لحاظ سے چھ سے دس آدمی تک سوار ہوتے ہیں، سلطان کے بیس ہزار ترک غلام ہیں اور بقول

بڑی دس ہزار خسی لونڈے، اس کے علاوہ ہزار خزانچی اور ہزار بمقدار اور دو لاکھ ایسے مسلح غلام جو ہر وقت سلطان کے ہمراہ رہتے ہیں اور پانچ سو لاکھ اس کے آگے لڑتے ہیں۔

## ۱۷۔ فوج کی تنخواہ

تعلق شاہ کے خان، ملک، امیر اور صفہدار اپنے سپاہیوں کو گزارے کے لئے جائدادیں نہیں دیتے جیسا کہ شام اور مصر میں دستور ہے بلکہ ان میں سے ہر افسر خود اپنے گزارے کا ذمہ دار ہوتا ہے، فوج اور سپاہیوں کو خود بادشاہ نوکر رکھتا ہے، اور شاہی خزانہ سے ان کو تنخواہ ملتی ہے جو جائداد خان، ملک، امیر یا صفہدار کے لئے مقرر ہوتی ہے وہ اس کے ذاتی اخراجات کے لئے ہوتی ہے، حاجیوں (داروغہائے باب عالی) اور دوسرے سول افسروں کو ان کے رتبہ کے مطابق تنخواہ ملتی ہے، صفہدار یہ کام رتبہ اتنا لیند نہیں ہوتا کہ وہ بادشاہ کے قریب آسکیں، خان کی کمان میں دس ہزار سوار ہوتے ہیں، ملک کی کمان میں ہزار، امیر کی کمان میں سو اور صفہدار کی کمان میں اس سے کم۔ ان سب افسروں کو سرکار سے جائدادیں ملتی ہیں جن کی آمدنی سرکاری تخمینہ سے اکثر زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہوتی، بلکہ اکثر خرچ کے تخمینہ سے دو چاند ہوتی ہے، ہر خاندان کی جائداد دو لاکھ تنکے کے بقدر ہوتی ہے، ایک لاکھ سو ہزار کے برابر ہوتا ہے اور ہر تنکے آٹھ درہم (چار روپے) کے مساوی، یہ رقم خان کے ذاتی اخراجات کے لئے خاص ہے، اس سے فوج پر کچھ خرچ نہیں کیا جاتا، ہر ملک کی تنخواہ ساٹھ ہزار تنکے سے چاس ہزار تنکے تک ہے اور امیر کی چالیس ہزار سے تیس ہزار تک، صفہدار کا مشاہرہ بیس ہزار یا اس کے لگ بھگ، سپاہی کی تنخواہ دس ہزار تنکے سے ہزار تنکے تک، سلطان کے ترکی غلاموں کا مشاہرہ پانچ ہزار تنکے سے ہزار تنکے تک، کھانا، لباس اور گھوڑے کا چارہ مفت، سپاہیوں اور ترکی غلاموں کو جائداد نہیں دی جاتی بلکہ خزانہ سے تنخواہ ملتی ہے۔ خان، ملک، امیر اور صفہدار

کو جائدادیں دی جاتی ہیں جن کا سرکاری تخمینہ بہت کم ہوتا ہے، بہر حال جائداد کی آمدنی اگر تخمینہ سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہوتی، کسی کسی عہدہ دار کی آمدنی تخمینہ کے دوچند سے بھی زیادہ ہوتی ہے سلطان کے ہر غلام کو مہینہ میں ایک من (چالیس سیر) گیہوں اور چاول راشن ملتا ہے اور تین سیر گوشت بومیہ اور پکانے کا سامان متعلقہ، اس کے علاوہ ہر ماہ چاندی کے دس تنکے (چالیس روپے) اور سال میں چار جوڑے۔

## ۱۸۔ ریشمی کڑھائی اور بنائی کا کارخانہ

سلطان محمد بن تغلق کا دلی میں ایک کارخانہ ہے جہاں ریشم اور کڑھائی کا کام ہوتا ہے اور چار ہزار کاریگر ہیں جو خلعتوں اور وردیوں کے لئے قسم قسم کے ریشمی کپڑے بنتے اور کاڑھتے ہیں، اس کے علاوہ چین، عراق اور اسکندریہ سے جو کپڑا درآمد ہوتا ہے وہ بھی یہاں کاڑھا جاتا ہے، سلطان ہر سال دو لاکھ جوڑے بانٹتا ہے، ایک لاکھ جاڑے میں اور ایک لاکھ گرمی میں، سردی کے جوڑے بیشتر اسکندریہ کے کپڑے سے بنائے جاتے ہیں، اور گرمی کے اس ریشم سے جو دلی کے ”دارالطراز“ یا کڑھائی گھر میں بنا جاتا ہے، یا چین و عراق سے درآمد ہوتا ہے، شاہی جوڑے خانقاہوں کے درویشوں کو بھی بانٹے جاتے ہیں۔

سلطان کے چار ہزار زریکار ہیں جو اس کے اور اس کے حرم کے کپڑے تیار کرتے ہیں اور خلعتیں بناتے ہیں جو اس کی طرف سے ارباب حکومت اور ان کی خواتین کو عطا کی جاتی ہیں۔

## ۱۹۔ گھوڑوں کی بخشش

تغلق شاہ ہر سال دس ہزار عربی گھوڑے بانٹتا ہے، ان میں سے کچھ زین و لگام کے ساتھ دیئے جاتے ہیں اور کچھ جو عربی نسل کے ہوتے ہیں بغیر زین و لگام کے۔ زین و لگام والے گھوڑوں کی قیمتیں ہیں: ان میں سے کچھ کو محض پوشش یا وردی دے جاتی ہیں اور کچھ پوشش کے علاوہ زیور سے بھی آراستہ

ہوتے ہیں، بعض پوششوں پر چاندی کا کام ہوتا ہے اور بعض پر سونے کا۔ رہے ترکی یا دوغلی گھوڑے تو ان کی داد و دہش شمار سے باہر ہے۔ باوجودیکہ سلطان کی سلطنت میں گھوڑے خوب ہوتے ہیں اور بڑی تعداد میں باہر سے درآمد کئے جاتے ہیں، لیکن چونکہ وہ گھوڑے بانٹنے میں بڑا فیاض ہے، اس لئے ہر ملک سے گھوڑے منگاتا ہے، اور اس مد میں بڑی رقمیں صرف کرتا ہے، اور چونکہ ہند میں شاہی داد و دہش کے علاوہ بڑے بڑے لشکروں کی ضروریات اور ملک کی بڑھی ہوئی آبادی کی وجہ سے گھوڑوں کی مانگ زیادہ ہے، اس لئے یہاں گھوڑے بہت مہنگے ہوتے ہیں اور ان کے تاجر خوب نفع کماتے ہیں۔

بحرین کے ان بڑے تاجروں میں سے جو سلطان کو عربی گھوڑے فراہم کرتے ہیں ایک تاجر علی بن منصور عقیلی نے مجھے بتایا کہ ہند کے لوگ عمدہ گھوڑے کی ایک خاص پہچان رکھتے ہیں، اس پہچان والے گھوڑے کو وہ ہر قیمت پر خرید لیتے ہیں۔

## ۲۰۔ وزیر۔ سکریٹری، چیف جسٹس اور محتسب

تغلق شاہ کا زوجی نائب ایک خان ہے جس کو امریت (۹) کہتے ہیں، اس کی سرکاری جائداد ملک عراق سے کم نہیں ہوگی، بادشاہ کا ایک وزیر ہے جس کی جائداد بھی عراق کے لگ بھگ ہے، بادشاہ کے چار مزید نائب ہیں جن میں سے ہر ایک کو "شقدار" کہتے ہیں اور ہر ایک کا متاثرہ بیس ہزار تنکے (اسی ہزار روپے) سے لیکر چالیس ہزار تنکے تک ہے، اس کے چار دبیر یا سکریٹری ہیں، ہر سکریٹری کو حکومت کی طرف سے بڑی آمدنی والا ایک بندرگاہ ملا ہوا ہے، ہر سکریٹری کے ماتحت تین سو کلرکوں کا عملہ رہتا ہے۔ صفِ آخر کے کلرک کی تنخواہ دس ہزار تنکے (دس تنکے۔ نوٹیفنڈ) ہے، صفِ اول کے کلرکوں کو سرکار کی طرف سے گاؤں اور جائدادیں ملتی ہیں، بعض کے پاس پچاس پچاس گاؤں ہیں۔

صدر جہاں یا چیف جسٹس کی جائداد دس دیہاتوں پر مشتمل ہے، جن سے تقریباً ساٹھ ہزار تنکے

اور کہا کہ یہ رقم بصرہ، کوفہ اور عراق کے مزاروں کے مجاوروں میں بانٹ دینا، بیغضان کی نیت خراب تھی، اُس نے اپنی ساری دولت ساتھ لی اور یہ ارادہ کر کے عازم سفر ہوا کہ پھر لوٹ کر سلطان کے پاس نہیں آئے گا، اتفاق کی بات ہے کہ وہ اس وقت پہونچا جب ابو سعید کا انتقال ہو چکا تھا، بیغضان کی بن آئی اور وہ بغداد چلا گیا، اُس کے اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ تقریباً پانچ سو گھوڑے تھے، بغداد سے وہ دمشق آیا اور وہاں سے عراق لوٹ گیا اور بغداد میں مستقل اقامت اختیار کر لی۔۔۔۔

## ۲۶۔ شاہی عدالت

شیخ ابو بکر بڑی صوفی :- تعلق شاہ کے خوف سے دل کانپتے ہیں اور جب اس کا جلوس نکلتا ہے تو زمین لرزتی ہے، وہ امورِ مملکت سے گہری دلچسپی لیتا ہے اور خود انصاف کرنے بیٹھتا ہے، خواجہ احمد بن خواجہ عمر بن مسافر :- رعایا کی درخواستوں پر غور کرنے کے لئے عام دربار کرتا ہے، اُس وقت سکریٹری کو چھوڑ کر کسی انسان کو ہتھیار تو کیا چاقو تک لیکر اس کے حضور میں آنے کی اجازت نہیں ہوتی، لیکن وہ خود پوری طرح ترکش، کمان اور تیر سے مسلح ہوتا ہے، اس کا معمول ہے کہ جہاں بیٹھتا ہے ہتھیار ساتھ ہوتے ہیں۔

## ۲۷۔ شاہی سواری

سلطان کی سواری کبھی جنگ کے لئے نکلتی ہے، کبھی دہلی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک محل سے دوسرے محل کو جانے کے لئے، لیکن جب وہ میدانِ جنگ کو جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے پہاڑ چل رہے ہیں، رگ بے رہا ہے، سمندر اُمنڈ آئے ہیں، بجلیاں چمک رہی ہیں اور ایسے متعجب دکھائی دیتے ہیں جنہیں آنکھیں باور نہیں کرتیں، اور جن کے بیان سے زبان قاصر ہے، بادشاہ کی ہتھی پر ایک شہر یا مستحکم قلعہ ہوتا ہے (جس میں وہ بیٹھتا ہے) ہر طرف دھول ہی دھول نظر آتی ہے اور دن کے رُخ روشن پر خاک کے سیاہ بادل چھا جاتے ہیں۔

## ۲۸۔ شاہی جھنڈے

سلطان کا شعار کالا جھنڈا ہے جس کے بیچ میں ایک سنہرا ستارہ ہوتا ہے، کسی اور کو کالا جھنڈا رکھنے کی اجازت نہیں، فوج کے مہینہ میں کالے جھنڈے ہوتے ہیں اور میرہ میں لال، ان پر بھی سنہری پٹیاں ہوتی ہیں، باقی افسروں کے جھنڈے حسب حیثیت ہوتے ہیں۔

## ۲۹۔ نقارے اور ڈھول

سفر اور حضر دونوں میں تعلق شاہ کے لئے اتنے نقارے اور ڈھول بجائے جاتے ہیں جتنے سکندر کے لئے بجائے جاتے تھے، یعنی دو سو بوجھ نقارے چالیس بوجھ بڑے ڈھول، بیس گیل اور دس جھانچھ، اس کے لئے ہر نماز کے وقت بھی نقارہ بجایا جاتا ہے۔ سفر میں اس کے ساتھ بے شمار ڈبیرے ہوتا ہے اور بہت سا عجیب و غریب سامان۔

## ۳۰۔ شکار

شکار میں تعلق شاہ کے ہم رکاب تھوڑی فوج ہوتی ہے یعنی ایک لاکھ سوار اور دو سو ہاتھی، ان کے علاوہ لکڑی کے چار محل آٹھ سواونٹوں پر، دو سواونٹ فی محل کے حساب سے، ہر محل پر کالے ریشم کے پردے جن پر سونے کا کام ہوتا ہے لگے ہوتے ہیں، ہر محل دو منزلہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ متعدد خیمے ڈیرے ہوتے ہیں۔

## ۳۱۔ تفریح

جب سلطان تفریح یا اس سے ملتے ملتے کسی کام کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے تو اس کے ہمراہ تقریباً تیس ہزار سوار ہوتے ہیں، اتنے ہی ہاتھی، اور ہزار کول گھوڑے، زین، لگام اور زیور و طوق سے مزین، ان میں سے بعض کی پوشش پر جواہرات اور یا قوت بھی لگے ہوتے ہیں۔

## ۳۲. محل سے محل کو شاہی سواری

ایک محل سے دوسرے محل کو شاہی سواری کا ذکر کرتے ہوئے شیخ محمد خجندی نے جو دتی آکر شاہی لشکر میں ملازم ہو گئے تھے مجھے بتایا کہ جب سلطان کی سواری ایک محل سے دوسرے محل کو گئی تو وہ سوار تھا اور اس کے سر پر چتر لگا تھا اور سلاحداریہ (شاہی گارڈ) اس کے پیچھے ہاتھوں میں ہتھیار لئے ہوئے تھے، بادشاہ کے آس پاس تقریباً بارہ ہزار غلام تھے، سب کے سب پیدل، بس چتر بردار، سلاحداریہ اور جھاریہ یعنی لباس بردار سوار تھے۔

شیخ مبارک نے مجھے بتایا کہ تعلق شاہ کے سر پر سات چتر ہوتے ہیں جن میں سے دو پر اہمول موتی لگے ہوئے ہیں، اس کے دیوان خانہ (مجلس) کی شان و شوکت، آن بان اور شاہنشاہی رکھ رکھاؤ میں سکندر اور ملک شاہ بن الپ ارسلان کے سوائے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

## ۳۳. حضر میں سلطان کے ہمراہ خان و ملوک کے لئے

### جھنڈے اور گھوڑے رکھنے کا ضابطہ

خان، ملوک اور امیر سفر ہو یا حضر جب سلطان کے ہمراہ ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ جھنڈوں کا ہونا ضروری ہے، ایک خان زیادہ سے زیادہ نو جھنڈے اور ایک امیر کم سے کم تین جھنڈے ساتھ رکھ سکتا ہے، حضر میں خان زیادہ سے زیادہ دس کوئل گھوڑے ساتھ رکھ سکتا ہے اور امیر دو، لیکن سفر میں کوئی قید نہیں اسے اختیار ہے اپنی مقدرت کے مطابق جتنے چاہے ساتھ لے لے۔ جب یہ فوجی افسر باب شاہی پر آتے ہیں تو اس کے سورج کے سامنے ان کے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں اور اس کا سمندر ان کے بادلوں کو نگل جاتا ہے۔

## ۳۴. سلطان کی فروتنی اور علم و فضل

محمد بن تغلق اتنی شان و شوکت کے باوجود بڑا مجبور اور متواضع بادشاہ ہے۔ ابو صفاعر بن



شلی نے بیان کیا :- ” میں نے دیکھا کہ سلطان اپنی سواری سے اُترا اور ایک درویش صالح کے جنازہ کے پاس گیا اور اسے کندھا دیا، بادشاہ میں بہت سی خوبیاں ہیں :- قرآن اور ہدایہ جو حنفی فقہ میں ہے، اس کو از پر یاد ہے، معقولات میں بھی نہایت اچھی دستگاہ رکھتا ہے، خطا پاکیزہ ہے، اُس نے جسمانی، روحانی اور ادبی ریاضت بھی خوب کی ہے، شعر کہتا ہے اور شعر سنانے کی فرمائش بھی کرتا ہے، اشعار کے معانی و مطالب خوب سمجھتا ہے، علماء و فضلاء سے بحث و مناظرہ کرتا ہے، شعرا اور بالخصوص فارسی شعرا کی غلطیاں پکڑتا ہے، جس کی وجہ اُس کی فارسی مہارت اور زبان دانی ہے۔ میں نے اس مسئلہ پر کہ ”گذرے کل“ کو ”آج“ پر کس حیثیت سے تقدم حاصل ہے، اُس کو بحث کرتے سنا، منطقی کہتے ہیں کہ تقدم، یا تو باعتبار زمان ہوگا یا باعتبار رتبہ یا باعتبار ذات، اس لئے یہ جائز نہیں کہ تقدم کسی ایک حیثیت سے بھی ہو (۹) تعلق شاہ کی رائے تھی کہ اس دلیل سے اہل منطق کا مذکورہ بالا موقف ٹوٹتا ہے، کیونکہ ”کل“ کا تقدم ”آج“ پر مذکورہ بالا کسی اعتبار سے نہیں ہے (۹)

### ۳۵. علمی مباحثے

ابوصفا شلی :- میں نے سلطان کو سب عالموں سے گو کہ ان کی تعداد بہت تھی، فرداً فرداً باتیں کرتے دیکھا، بہت سے عالم اُس کے دربار سے منسلک ہیں، ماہ رمضان میں ان میں سے ایک صدر جہان کے حکم سے ہردن بادشاہ کے ساتھ افطار کرتا ہے، بشرطیکہ کوئی نکتہ بیان کرے، پھر سب عالم اس نکتہ پر بادشاہ کے حضور بحث و مباحثہ کرتے ہیں اور وہ خود ان کے ساتھ باتیں اور بحث کرتا ہے اور ارکانِ مجلس اُس پر اعتراض بھی کرتے ہیں۔

### ۳۶. سلطان اور حرم

ناجائز کاموں کی وہ بالکل رخصت نہیں دیتا، اور غیر قانونی حرکتوں پر کسی کو آزاد نہیں چھوڑتا،

کسی کی مجال نہیں کہ اس کی عملداری میں کھلم کھلا جرم کرے اور شراب سے تو اس کو بے حد چڑھے، شراب نوشی کی قانونی سزا دہشتی کوڑے، دیتا ہے اور اس کے مقربین میں جو شراب پیتا ہے اس کی سزا تو بڑی جہر تناک ہوتی ہے۔

### ۳۷۔ ایک خان کو سزا

سید شریف تاج الدین بن ابی مجاہد حسن سمرقندی نے مجھ سے کہا: دہلی کے ایک بڑے خان کو شراب کی لت تھی اور وہ اس کا بڑا عادی ہو گیا تھا، سلطان اس کو منع کرتا لیکن وہ باز نہ آتا، ایک دن بادشاہ کو اتنا سخت غصہ آیا کہ اس نے خان کو گرفتار کر لیا اور اس کی ساری دولت جو تینتالیس کروڑ ستر لاکھ مثقال سونے کے مساوی تھی، ضبط کر لی۔ بادشاہ کی شراب سے نفرت اور ہندوستان کی کثرت دولت کے ثبوت کے لئے یہ قصہ کافی ہے، مذکورہ رقم کا اگر بھری قنطار میں حساب لگایا جائے تو میزان تینتالیس ہزار سات سو قنطار ہوگی اور یہ میزان اتنی بڑی ہے کہ اس کا شمار شکل ہی سے کیا جاسکتا ہے۔

### ۳۸۔ داد و دہش

شریف حسن سمرقندی نے جو دنیا کے سیاح ہیں اور مختلف ملکوں کا گشت کر چکے ہیں، ہندوستان کی دولت کے بارے میں ایسے قصے بیان کئے ہیں جن کو سن کر عقل حیران ہوتی ہے جیسا کہ ابھی نقل کر دہ یا اسی جیسے دوسرے قصے حیرت ناک ہیں۔ محمد بن تغلق کے اطعامات اور داد و دہش کے واقعات ایسے ہیں جن کو دنیا اپنے محاسن کے صفحات میں جگہ دے گی اور زمانہ اپنے ماتھے کے روشن گوشوں پر پر ثبت کرے گا۔ ان میں سے چند یہاں بیان کرتا ہوں۔ شیخ مبارک نے بتایا کہ یہ سلطان ہردن پورے دو لاکھ تھلے (آٹھ لاکھ روپے) اخراجات کرتا ہے، جو شام و مصر کے سکوں میں سولہ لاکھ درہم کے مساوی ہیں لہ ایک مثقال پانچ ماشہ کے لگ بھگ ہوتا ہے، پچھل کے سونے کے بھاؤ سے یہ رقم انیس ارب روپے سے بھی زیادہ ہوتی

بظاہر یہ مبالغہ ہے۔

کبھی کبھی اس کی خیرات پچاس لاکھ یومیہ تک پہنچ جاتی ہے، اس کا دستور ہے کہ جب نیا چاند نکلتا ہے تو دو لاکھ تنکے (آٹھ لاکھ روپے) خیرات کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی طرف سے چالیس ہزار فقیروں کے روزینے مقرر ہیں، ہر فقیر ایک درہم (آٹھ آنے) اور پانچ رطل (ڈیڑھ سیر) گہوں کی روٹی یا چاول پاتا ہے، اس نے مدرسوں میں تنخواہ دار ہزار فقیہ مقرر کئے ہیں جو تیمیوں اور عام بچوں کو تعلیم دیتے ہیں، اس کی طرف سے کسی کو دئی میں بھیک مانگنے کی اجازت نہیں، اگر کوئی محتاج سوال کرتا ہے تو اس کو روکا جاتا ہے اور اس کے واسطے سرکار کی طرف سے روزینہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

فاضل نظام الدین ابو الفضائل بیہی بن حکیم طیارسی نے مجھے بیان کیا کہ ابو سعید (ایلخانی تاجدار ایران) کے لشکر (اردو) میں ایک شخص عضد، قاضی یزدکا بیٹا تھا جو وزیر بنا چاہتا تھا لیکن اس کا اہل نہ تھا، اپنے مقصد کے حصول کے لئے وہ وزیروں میں پھوٹ ڈلواتا اور لشکر کے لوگوں میں شیش پھیلاتا تھا، ارباب حل و عقد نے طے کیا کہ اس کو مرکز حکومت سے کہیں دوز بھیج دیا جائے، چنانچہ اس کو سفیر بنا کر دلی بھیجا گیا، اس کے ساتھ ایک شاہی خط تھا جس میں سلام و دوستی کے اظہار کے بعد تعلق شاہ کا خیر دعائیت دریافت کی گئی تھی، دراصل یہ سفارت بہانہ تھی عضد بن قاضی کو ملک باہر کرنے کا ارباب حکومت چاہتے تھے کہ وہ پھر نہ لوٹے۔ عضد جب دلی آیا تو سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا اور خط پیش کیا تو سلطان اس کے ساتھ تپاک سے پیش آیا، اس کو انعام و خلعت سے نوازا، اس کی قدر و منزلت کی اور اسے نقتد روپیہ عطا کیا، پھر جب وہ ابو سعید کے پاس واپس جانے لگا تو سلطان نے اس سے کہا: "خزانہ میں جاؤ اور تمہارا جو جی چاہے لے لو" عضد شاطر آدمی تھا، خزانہ میں جا کر اس نے ایک قرآن کے علاوہ کچھ نہ لیا، بادشاہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اسے تعجب ہوا اور اس نے سید عضد سے پوچھا: تم نے بس قرآن لینے پر کیوں اکتفا کیا؟ سید عضد: حضور کے کرم نے مال و دولت سے مجھے اثنابے نیاز کر دیا ہے کہ خزانہ میں کتاب اللہ سے بہتر مجھے کوئی چیز نہیں ملی، سلطان اس کے قول سے بہت محظوظ و متاثر ہوا اور اسے بہت سا مال و متاع عنایت کیا اور ایک دوسرا عطیہ بطور تحفہ ابو سعید شاہ ایران کے لئے اس کے ساتھ کر دیا، دونوں کے عطیات کا مجموعہ آٹھ سو تون

تھا، تو مان دس ہزار دینار کے برابر ہوتا ہے اور دینار چھ درہم (تین روپے) کے ۱۵ آٹھ تو مان کے معنی ہوتے اسی لاکھ دینار یا چار کروڑ اسی لاکھ درہم! عُضد یہ دولت لیکر لوٹا تو اُسے اندیشہ ہوا کہیں لشکر میں اس سے چھین زلی جائے، اس لئے اُس نے اس کو کئی حصوں میں تقسیم کر کے اس طرح بیک کیا کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ امیر احمد بن خواجہ رشید وزیر مملکت غیاث الدین محمد کا بھائی بعض بدغنائیوں کی پاداش میں لشکر سے نکالا گیا، لیکن غیاث الدین کی پاس خاطر کے لئے اس کو اسیر لیکھا بنا دیا گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ سلطنت کے جس حصہ میں چاہے وہاں کے گورنروں کی عدم موجودگی میں حاکم رہ سکتا ہے۔ اتفاق کی بات کہ احمد بن خواجہ کی سید عُضد سے سربراہ مڈ بھٹ ہوگئی، اول الذکر نے بہت سا سونا چاندی سید عُضد سے رکھو لیا اور غالباً ابو سعید (شاہ ایران) اور خانوں کو تحفہ تحائف دینے کے لئے اُس سے کئی اونٹ بھر برتن بھی بنوائے، میرا خیال ہے اُس نے سید عُضد کو لشکر لوٹنے کی بھی دعوت دی، لیکن موت نے اُسے آپکڑا، اس کے بعد ابو سعید (شاہ ایران) اور سید عُضد بھی چل بسے، حالات بدل گئے اور سونا چاندی خورد برد ہو گیا اور اس کے کمانے والوں کو اُس سے فائدہ اٹھانا نصیب نہ ہوا۔

ابن حکیم: دلی کا یہ سلطان غیر معمولی فیاض اور پردیسیوں کے ساتھ بڑے لطف و کرم سے پیش آتا ہے، ایک فاضل فارس سے اس کے پاس آیا اور اس کی خدمت میں فلسفہ کی کتابیں پیش کیں جن میں ابن سینا کی شفا بھی تھی، اتفاق کی بات کہ وہ جب حاضر ہوا اور کتابیں پیش کیں تو قیمتی جواہرات کا ایک بڑا بندل سلطان کے پاس لایا گیا، اُس نے مٹھی بھر موتی بندل سے لئے اور نو وارد کو دیدیئے، ان کی قیمت بیس ہزار مثقال سونا تھی، اس کے علاوہ اس کو بعد میں مزید انعام بھی ملا۔

سید شریف سمرقندی نے مجھ سے بیان کیا کہ: اہل بخراخر بوزے لیکر جو جاڑے تک اُن

۱۵ یعنی عُمری کے وقت کی شرح تبادلہ کے مطابق - ۵۲ ایک سو سولہ روپے فی تولہ کے حساب سے جو اس

وقت سونے کا بھاؤ ہے بیس ہزار مثقال لگ بھگ نو لاکھ روپے کے برابر ہوئے۔

کے ہاں چلتے ہیں، بادشاہ کے پاس آتے ہیں اور وہ ان کو بڑے بڑے عہدے دیتا ہے، میں ایک شخص سے واقف ہوں جو سلطان کے لئے دواؤں کا بھر خربوزے لیکر چلا لیکن ان کا بیشتر حصہ راستہ میں خراب ہو گیا اور صرف بائیس خربوزے صحیح و سالم پہنچے، سلطان نے اس شخص کو تین ہزار مثقال سونا دیا۔ شیخ ابوبکر بن ابی حسن ملتانی نے جو حافظ ابن تاج مشہور ہیں بتایا کہ اس انعام کی خبر ہمیں ملتان میں ہوئی اور اس کا وہاں خوب چرچا ہوا، پھر میں دلی گیا تو میں نے وہاں بھی یہ بات مشہور پائی کہ سلطان محمد بن تغلق کی یہ طے شدہ پالیسی ہے کہ کسی کو تین ہزار مثقال سے کم انعام یا عطیہ نہیں دیتے۔

خجندی نے مجھ سے کہا: میں خجندہ سے سلطان محمد بن تغلق کی خدمت میں بارہابی کے ارادہ سے چلا اور دہلی آکر ان سے ملا تو انہوں نے مجھے ایک ہزار مثقال سونا عنایت کیا، پھر مجھ سے پوچھا: تم ہندوستان میں رہنا پسند کرو گے یا وطن لوٹنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میں یہیں رہنا چاہتا ہوں" سلطان نے مجھے فوج میں بھرتی کر لیا۔

شیخ ابوبکر بن خلیل بڑی صوفی نے مجھ سے بیان کیا: سلطان نے ایک جماعت کے ساتھ جس میں، میں بھی تھا تین لاکھ مثقال سونا ماوراء النہر بھیجا، ایک لاکھ وہاں کے علماء اور ایک لاکھ فترا میں بانٹنے کے لئے اور ایک لاکھ سے سلطان کا سامان خریدنے کے لئے، سلطان نے ہم سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ شیخ برہان الدین ساغر جی، شیخ سمرقند جو علم و زہد میں کتنا بڑے وقت ہیں، کبھی روپیہ پس انداز نہیں کرتے، تم انہیں چالیس ہزار تنکے (ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے) فی تنکے چار روپے کے حساب سے) دینا تاکہ وہ ملتان آجائیں، جب وہ ہماری عملداری میں آجائیں گے تو ہم دل کھول کر ان کو نوازیں گے، اگر تم انہیں گھر پر نہ پاؤ تو یہ رقم ان کے متعلقین کو دیدینا، وہ واپسی پر ان کو دیدیں اور کہیں کہ ہماری خواہش ہے کہ اس روپے سے وہ ملتان آجائیں، بڑی کہتے ہیں کہ جب ہم سمرقند پہنچے تو ہمیں ۱۵ سونے کے موجودہ نرخ سے لگ بھگ ڈیڑھ لاکھ روپے ۵۲ لگ بھگ ڈیڑھ کروڑ، سونے کے موجودہ بھاؤ کی رو سے

معلوم ہوا کہ شیخ برہان چین جا چکے ہیں، ہم نے روپیہ ان کی خادمہ کو دیا اور کہا کہ سلطان بڑے عوامہشمند ہیں کہ وہ ملتان آجائیں۔

فقیر ابو صفار عمر بن اسحاق شبلی نے مجھ سے بیان کیا: سلطان محمد بن تغلق سفر میں ہوں یا حضر میں، علماء ان کے ساتھ ضرور ہوتے ہیں، ایک جنگی مہم پر ہم ان کے ساتھ جا رہے تھے کہ ان کی ہراول فوج کی طرف سے فتح کی خوش خبری کے خط موصول ہوئے، بادشاہ نے فتح کی خبر سے مسرور ہو کر کہا کہ یہ فتح علماء کی برکت سے حاصل ہوئی ہے، اس نے حکم دیا کہ سارے عالم خزانہ میں جائیں اور ہر فرد جتنا روپیہ لے سکے لے لے۔ اور اگر کوئی کمزوری کی وجہ سے روپے کی تھیلیاں نہ اٹھا سکے تو وہ کسی دوسرے کو بھیج دے، علماء خزانہ میں گئے لیکن میں اور مجھ جیسے بہت سے عالم جن کا تعلق صرف اول سے زتھا رکے رہے، ہر شخص نے دو تھیلیاں اٹھالیں، ہر تھیلی میں دس ہزار درہم (پانچ ہزار روپے) تھے، لیکن ایک عالم صاحب ایسے تھے جنہوں نے تین تھیلیاں لیں، دو بغلوں میں دبا لیں اور ایک سر پر رکھی، سلطان اس حریف کو دیکھ کر ہنس پڑا۔ اس نے پوچھا کہ باقی عالم خزانہ میں کیوں نہیں گئے تو اسے بتایا گیا کہ ان کا مرتبہ نچا ہو جانے والے پروفیسر تھے اور یہ لیکچرر ہیں، سلطان نے حکم دیا کہ ہم سب کو ہزار ہزار دینار دیئے جائیں

### ۳۹. سلطان اور علماء

ابو صفار شبلی نے کہا: یہ سلطان شریعت کا پابند ہے اور اہل علم کی قدر کرتا ہے، اس کی حکومت میں علماء کا احترام کیا جاتا ہے اور وہ اپنا وقار اور بھرم قائم رکھنے کے لئے ظاہر و باطن کی اصلاح کا بے انتہا خیال رکھتے ہیں، چنانچہ وہ ہمیشہ درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اور اپنے سارے کام سوجھ بوجھ سے کرتے ہیں اور اپنے تمام معاملات میں راہ اعتدال پر رہتے ہیں، یہ سلطان برابر فتوحات میں لگا رہتا ہے، خشکی کی طرف سے اپنی عنان و سنان موڑتا ہے نہ سمندر کی طرف سے۔ اس نے دور دور تک ہند میں اسلام و ایمان کی اشاعت کی روشنی پھیلانی اور رشد و ہدایت کی بجلیاں

چمکائیں۔ اُس نے آتش خانے ڈھائے، اُت توڑے اور ملک کو غیر صالح عناصر سے پاک کیا، ان سے اس کی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں، اس کی کوشش سے شرقِ اقصیٰ تک اسلام پھیل گیا، اُس نے اُت محمدیہ کا جھنڈا وہاں تک پہنچا دیا جہاں جیسا کہ ابو نصر غیبی (مورخ محمود غزنوی) کہتا ہے، کبھی اُت جھنڈا نہ پہنچا تھا، نہ جہاں کبھی آیتِ قرآنی پڑھی گئی تھی، اُس نے مسجدیں آباد کیں، ترمذ کے ساتھ اذان دینا اور ترمذ کے ساتھ قرآن پڑھنا بند کرایا، اور اسلام کے پیروں کو کفار کے سر پر لا بٹھایا اور ان کی دولت و وطن کا وارث بنا دیا۔ خشکی میں اُس کے جھنڈوں کے عقاب ہیں اور سمندر میں کشتیوں کے غراب، غلاموں کی اتنی کثرت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب ہزاروں کوڑیوں کے مول نہ بیچے جاتے ہوں۔

## ۴۰. غلام اور کنیزیں

میرے سب راویوں نے بتایا کہ خدمت گار کنیز کی قیمت دلی میں آٹھ تنکے (بتیس روپے) فی تنکے چار روپے کے حساب سے) سے زیادہ نہیں ہوتی اور جو کنیزیں خدمت اور ہم بستری دونوں کے لئے موزوں ہوتی ہیں ان کی قیمت پندرہ تنکے (ساتھ روپے) ہوتی ہے، دوسرے شہروں میں ان کی قیمت اور بھی کم ہے۔ ابو صفار عمر شیلی نے مجھ سے کہا، میں نے ایک قریب البلوغ اور کار گزار غلام چار درہم (دو روپے) میں خریدا۔ اسی سے غلاموں کی ارزانی کا اندازہ کر لیجئے۔ شیلی: غلاموں کی ارزانی کے باوجود ہند میں ایسی کنیزیں بھی پائی جاتی ہیں جن کی قیمت بیس ہزار تنکے (اسی ہزار روپے) اور اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ابن تاج نے بھی یہی بات کہی۔ میں نے پوچھا: اس قدر ارزانی کے باوجود کنیزوں کی قیمت اتنی زیادہ کیوں ہے، تو سب راویوں نے باتفاق رائے کہا کہ اس کی وجہ ان کا صوری و معنوی حُسن ہے، اس نوع کی بیشتر کنیزیں حافظِ قرآن ہوتی ہیں، لکھنا جانتی ہیں، شعرا و تاریخ سانی ہیں، گانے اور ستار بجانے میں ماہر ہوتی ہیں، شطرنج اور چوہر کھلتی ہیں اور اپنے کمالات پر فخر و مباہات کرتی ہیں، ایک کہتی ہے: میں

تین دن میں اپنے آقا کا دل موہ لیتی ہوں، دوسری کہتی ہے: میں ایک ہی دن میں اس کے دل کی لگا بن جاتی ہوں، تیسری کہتی ہے: میں ایک ہی گھنٹہ میں اس کے دل پر فتح پالیتی ہوں" چوتھی کہتی ہے: دن اور گھنٹے کیا میرا جا دو تو آنکھ جھپکتے چلتا ہے۔ " میرے سب راویوں نے متفقہ طور پر کہا کہ ہند کی حسنائیں ترک و قبیح اقعدتوں سے زیادہ دلکش ہوتی ہیں، ان کی عمدہ تعلیم و تربیت اور ہنردانی اس پر مستزاد۔ ان کا رنگ بیشتر سنہرا یا چمپی ہوتا ہے لیکن گوری اور گلغام عورتوں کی بھی کمی نہیں، ہند میں ترک، قبیح، روم غرض کہ ہرنسل کی عورتیں موجود ہیں لیکن ترجیح "بلا ح ہندیات" ہی کو دیجاتی ہے، ان کی دل آویزی، حلاوت اور دوسری خوبیوں کی وجہ سے جن کے اظہار سے الفاظ قاصر ہیں۔

## ۴۱۔ لباس

سراج الدین عثمانی نے مجھ سے کہا: اس سلطنت میں روس اور اسکندریہ سے درآمد کئے گئے الہی کے کپڑے نہیں پہنے جاتے، لایہ کہ سلطان کی طرف سے کسی کو پہنائے جائیں، عام طور پر خوش حال لوگ اعلیٰ قسم کی روئی کے کپڑے پہنتے ہیں، روئی کے سوت سے بغداد کے چھوٹے کوٹ سے ملتی جلتی قمیصیں بنائی جاتی ہیں۔ لیکن بغداد کے کوٹ یا نصفی کا ہندی قمیصوں سے کیا مقابلہ! ہند کا سوتی کپڑا اس سے کہیں بڑھیا نرم اور دیدہ زیب ہوتا ہے، اس کی کچھ قسمیں ایسی نرم، گت اور آب دار ہوتی ہیں جیسے لاکس ریشم۔

شیخ مبارک نے مجھ سے بیان کیا: بس وہ لوگ غلات چڑھی یا زیور سے آراستہ زینوں پر بیٹھتے ہیں جن کو سلطان اس قسم کا انعام عطا کرتا ہے، انعام پانے والے کو اب اس بات کی رخصت ہوتی ہے کہ زین کو پویش یا زیور سے مزین کر لے، عام طور پر غلات چڑھی زینوں پر چاندی کا کام ہوتا ہے یا چاندی کے زیور سے انھیں آراستہ کیا جاتا ہے۔

۱۵ نصف پنڈلی تک لمبی قمیص۔



شیخ مبارک: سلطان سرکاری منصب داروں کو خواہ وہ اہل سیف ہوں، خواہ اہل قلم خواہ اہل علم، اعلیٰ قسم کا سامان، جائدادیں، مال و دولت، جواہرات، گھوڑے، زرکار زہینیں، زرکار پٹکے اور قسم قسم کے کپڑے عنایت کرتا ہے، اس کے انعام کی فہرست سے مرن ہاتھی خارج ہیں، ہاتھی رکھنا صرف شاہی حق ہے اور اس میں کوئی دوسرا اس کے ساتھ شریک نہیں ہوتا۔

## ۴۲۔ سلطان کے ہاتھی اور ان کا راتب

ہاتھی کے کھانے چارہ کے لئے سرکار سے کسی قسم کے راتب مقرر ہیں، سلطان کے تین ہزار ہاتھیوں کے خرچ کے لئے شاید ایک بڑی حکومت کی آمدنی درکار ہوتی ہو، میں نے شیخ مبارک سے پوچھا کہ شاہی ہاتھیوں پر کیا خرچ ہوتا ہے تو انھوں نے کہا: ہاتھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور جیسا ہاتھی ویسا ہی اس کا راتب ہوتا ہے۔ میں ہاتھی کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم غذا بتاتا ہوں: ایک ہاتھی کے لئے زیادہ سے زیادہ بیس سیر چاول، تیس سیر جو، دس سیر گھی اور آدھی گٹھری گھاس درکار ہے۔ ہاوتوں اور دیکھ بھال کرنے والوں کا مشاہرہ بھی بہت ہوتا ہے اور کئی قسم کا۔ ہاتھیوں کا داروغہ اکابر سلطنت میں سے ایک ممتاز آدمی ہی جس کی جائداد بقول شبلی عراق جیسے بڑے ملک کے برابر ہوگی۔

## ۴۳۔ لڑائی کے میدان میں فوجی ترتیب اور طریق جنگ۔

سلاطین ہند میدان جنگ میں اس فوجی ترتیب سے کھڑے ہوتے ہیں: قلب لشکر میں بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ارد گرد ائمہ و علماء، آگے پیچھے تیر انداز، میمنہ اور میسرہ دور دور تک پھیلے ہوتے اور ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں، بادشاہ کے سامنے ہاتھی فوج ہوتی ہے، ہاتھی آہنی تاروں کی جھولیں پہنتے ہوتے ہیں اور ان پر پردے دار برج بتے ہوتے ہیں جن میں سوراخ لے راوی نے ہاتھی راتب کی کم سے کم مقدار نہیں بتائی۔

متعین ہوتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ برجوں میں تیر پھینکنے کے سوراخ اور جھروکے ہوتے ہیں جن سے جلتے پٹرول کی بوتلیں پھینکی جاتی ہیں، ہاتھیوں کے سامنے پیادہ غلام تلواروں اور ہتھیاروں سے مسلح دشمن کے سواروں پر وار کر کے ہاتھیوں کے لئے راستہ کھولتے ہیں اور ان کے گھوڑوں کو نکما کرتے ہیں۔ اور عجب میں تیر انداز برجوں سے تیر پھینک کر دشمن کے سواروں کو بھگاتے ہیں اور سینہ و سیرہ کے سوار دور دور تک چاروں طرف سے دشمن کو گھیر لیتے ہیں اور ہاتھیوں کے پیچھے اور ان کے آس پاس لڑتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمن کے سپاہیوں کو گھس کر لڑنے کی جگہ نہیں ملتی، اور اگر دشمن کا سپاہی گھس بھی آتا ہے تو مشکل ہی سے زندہ بچتا ہے، کیونکہ سلطان کی ہر طرف سے محاصرہ فوج محتاط رہتی ہے، اوپر سے تیر اور آگ کی بارش ہوتی ہے اور نیچے سے پیدل فوج اچکنے کے لئے مستعد رہتی ہے، اس طرح دشمن کو ہر جگہ اور ہر طرف موت دتا ہی سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔

تعلق شاہ کو جو فتوحات اور کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اور جس پیمانہ پر اس نے نئے نئے علاقے فتح کئے اور جس طرح اس نے کفر کے مرکز ڈھائے، جادو گروں کا جادو دہم برہم کیا، اور بھل ہند کی بتوں اور مورتیوں سے عقیدت کو جس طرح باطل کیا، ان سب امور میں ہند کا کوئی دوسرا پیشرو مسلم تاجدار اس کا ہمسر نہیں، سمندر میں اکاڈکا ایسے جزیرے رہ گئے ہیں جہاں اس کی حکومت نہیں اور جن کی اس کو خبر بھی نہیں، اگر ہوتی تو وہ ان کو بھی مسخر کر لیتا، ہند کی مجلسیں اس کے ذکر کی خوشبو سے جھک رہی ہیں اور..... (؟) وہ آج سلطان ہند ہے اس لفظ کا اطلاق صرف اسی پر ہوتا ہے اور یہ معزز نام اس کے سوا کسی دوسرے کو راست نہیں آتا۔ شبلی نے کہا: مناسب ہو کہ سلمان اس سلطان کے لئے جو اسلام کی خاطر جہاد کرتا ہے اور جس کے یہ احسانات ہیں اور یہ خوبیاں، خدا سے دعا کریں۔

۴۴ - بدھ کے دن دربار عام

محمد مجندی نے مجھ سے بیان کیا: تعلق شاہ ہر سہفتہ بدھ کے دن ایک مجلس منعقد کرتا ہے،

جس میں عام لوگ جمع ہوتے ہیں، سلطان ایک وسیع میدان میں بیٹھتا ہے جہاں اس کے لئے ایک بڑا چتر لگایا جاتا ہے، اس کے نیچے ایک نمایاں جگہ پر اونچا سا تخت رکھا جاتا ہے، جس پر سلطان متمکن ہوتا ہے، تخت پر سونے کے پتھر چڑھے ہوتے ہیں اور جواہرات جڑے ہوتے ہیں، اربابِ دولت دائیں بائیں صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں، پیچھے سلاحداریہ اور جھنڈاریہ (لباس بردار) ... (۵) اور دوسرے عہدیدار حسبِ مراتب اپنی جگہ ہوتے ہیں، سلطان کے سامنے صرف صدرِ جہاں اور سکریٹری بیٹھتے ہیں، حاجب کھڑے رہتے ہیں، عام منادی کرادی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی شکایت یا ضرورت ہو تو لائے، جب کوئی آتا ہے یا سلطان کے حضور کھڑا ہوتا ہے تو اسے : تو مارا جاتا ہے، وعقد است پیش کرنے سے روکا جاتا ہے، وہ آزادی سے اپنی شکایت پیش کرتا ہے اور سلطان جو مناسب فیصلہ ہوتا ہے صادر کرتا ہے۔

## ۴۵. دربارِ خاص اور آدابِ حاضری

ہفتہ کے باقی دنوں میں سلطان کی مجلس صبحِ شام منعقد ہوتی ہے، جس میں خان، ملک اور امیر حاضر ہوتے ہیں، سلطان کے آدابِ مجلس میں ایک بات یہ ہے کہ کوئی شخص بڑا ہتھیار تو درکنار چھوٹا چاقو تک لیکر اس کے پاس نہیں آسکتا، اور ہر آنے والے کو سلطان کے پاس جانے سے پہلے بغور دیکھا بھالا جاتا ہے، سلطان کی مجلس سات دروازے دور ہوتی ہے اور پہلے دروازہ پر ایک افسر مامور ہوتا ہے جس کے پاس بگل ہوتا ہے، جب کوئی خان یا ملک یا بڑا آدمی آتا ہے تو وہ افسر بگل بجاتا ہے تاکہ سلطان کو معلوم ہو جائے کہ کوئی بڑی ہستی آ رہی ہے اور وہ چوکننا اور تیار رہے، بابِ عالی پر آنے والا خواہ کتنا ہی بلند مرتبہ ہو، پہلے دروازہ سے پا پیادہ ہو جاتا ہے اور ساتوں دروازے سے پیدل چل کر سلطان کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے، البتہ معدودے چند لوگوں کو سلطان کی طرف سے رخصت ہو کہ چھ دروازوں تک سوار رہیں، آنے والا جب دروازے طے کرتا ہے تو اس اشارے میں برابر بگل بجاتا ہے یہاں تک کہ وہ ساتویں دروازہ تک پہنچ جاتا ہے جہاں کہ سب آنے

والے بیٹھ کر باریابی کا انتظار کرتے ہیں، جب ملنے والوں کی تعداد پوری ہو جاتی ہے تو ان کو حاضری کی اجازت ملتی ہے، داخل ہونے والوں میں جو بیٹھنے کے اہل ہوتے ہیں وہ سلطان کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں اور جواہل نہیں ہوتے وہ کھڑے رہتے ہیں، قاضی اور وزیر بیٹھتے ہیں، سکریٹری ایسی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں جہاں سلطان کی نظر ان پر نہیں پڑتی، سہاٹ پھیلا دیئے جاتے ہیں، حاجب عرضداشتیں پیش کرتے ہیں، ہر صنف کی درخواستوں کے لئے الگ الگ حاجب ہوتے ہیں، ساری درخواستیں بڑے حاجب کو دیدی جاتی ہیں، وہ انھیں سلطان کے سامنے رکھتا ہے، جلسہ برخواست ہونے پر بڑا حاجب سکریٹری کے پاس آ بیٹھتا ہے اور وہ درخواستیں اس کے حوالہ کرتا ہے جن پر سلطان نے حکم لکھے ہوتے ہیں، سکریٹری ان کو نافذ کر دیتا ہے۔

## ۴۶. عالموں، ندیموں اور گوئیوں کی مجلس

دربار عام کے بعد سلطان خاص مجلس کرتا ہے اور ان عالموں کو بلاتا ہے جو عادتاً اس کی خدمت میں رہتے ہیں، وہ ان کے ساتھ بیٹھتا ہے، ان سے دلچسپی لیتا ہے اور باتیں کرتا ہے، اور ان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے، یہ عالم اس کے ”معتد خاص“ ہیں، تھوڑی دیر بعد وہ انھیں لوٹنے کا اذن دیتا ہے اور اب ندیموں اور گوئیوں کی محفل گرم ہوتی ہے، کبھی ندیموں سے مصروف گفتگو ہوتا ہے، کبھی کوئی موسیقار اسے گانا سنا تا ہے، لیکن خلوت ہو یا جلوت وہ کسی حال میں بھی پاکبازی، طہارت و عفت کا دامن نہیں چھوڑتا، حرکت و سکون ہر حالت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور خلوت و جلوت دونوں میں خدا پر اس کی نظر رہتی ہے، نہ خود کسی حرام کام مرتکب ہوتا ہے نہ دوسرے کے ساتھ روعایت کرتا ہے۔

## ۴۷. دلی میں شراب کا فساد

شہلی نے مجھ سے کہا :- دلی میں شراب بالکل نہیں ہوتی، نہ تو ظاہر نہ چھپا چوری، کیونکہ شراب کے معاملہ میں سلطان خصلت کے ساتھ سخت ہے اور شراب نوشوں کو بہت ناپسند کرتا ہے۔

## ۳۸. ہند میں پان سے خاطر تواضع

اس کے علاوہ اہل ہند خود بھی شراب سے رغبت نہیں رکھتے اور نہ دوسری نشہ آور چیزوں سے، کیونکہ انھوں نے پان کو سکرات کا نعم البدل بنا لیا ہے، پان حلال و پاک ہے، اس میں کوئی آلودگی یا ضرر نہیں بلکہ اس میں ایسی خوبیاں ہیں جو شراب میں مفقود ہیں، مثلاً یہ کہ وہ منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے، کھانا ہضم کرتا ہے اور روح میں خاص سرور و انبساط پیدا کرتا ہے، ہوش و حواس قائم رکھتا ہے، ذہن کو صاف کرتا ہے اور مزیدار ہوتا ہے، اس کے اجزائے ترکیبی یہ تین ہیں :- پان کا پتہ، چھالیہ اور چوناجو خاص طریقہ سے بنایا جاتا ہے۔ شبلی نے کہا: اہل ہند کے نزدیک یہاں نوازی کی سب سے بڑا احترام شکل یہ ہے کہ پان پیش کیا جائے، اگر کوئی شخص کسی مہمان کی مختلف کھانوں، شربتوں، حلوؤں، عطروں اور پھولوں سے خاطر مدارات کرے لیکن اس کو پان نہ دے تو گویا اس نے نہ تو مہمانداری کا حق ادا کیا اور نہ مہمان کی پوری قدر و منزلت کی، اسی طرح اگر کوئی بڑا آدمی کسی ملاقاتی کی خاطر مدارات کرنا چاہتا ہے تو اس کو پان پیش کرتا ہے۔

## ۳۹. خبر رسانی

علامہ سراج الدین ابو صفار شبلی نے مجھ سے بیان کیا: یہ سلطان اپنی سلطنت، اپنے لشکر، اور رعایا کے حالات معلوم کرنے کا خاص اہتمام رکھتا ہے، اس کا ایک ادارہ خبر رسانی ہے، جس کے افسروں کو منہی کہتے ہیں، منہیوں کے کئی گریڈ ہوتے ہیں، ان میں سے بعض کا تعلق لشکر سے ہوتا ہے اور بعض کا عوام سے، منہی کو جب کوئی ایسی بات معلوم ہوتی ہے جس کی خبر بادشاہ کو ہونا چاہیے تو وہ اپنے افسر بالا کو رپورٹ بھیجتا ہے اور وہ اپنے افسر بالا کو حتیٰ کہ رپورٹ سلطان کو پہنچ جاتی ہے۔

## ۵۰۔ ڈاک چوکیاں

دور دراز صوبوں سے خبریں بھیجنے کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ایسی ڈاک

چوکیاں ہیں جیسی مصر و شام میں پائی جاتی ہیں، لیکن یہاں زیادہ نزدیک ہوتی ہیں، تیر کی چوگنی مسافت پر و آزا یا اس سے کچھ کم، ہر چوکی پر دس ڈاک قلی ہوتے ہیں، ان میں سے جس کی باری ہوتی ہے وہ ڈاک لیکر اپنے سے اگلے کے پاس امکان بھرتیزی سے بھاگتا ہے اور اگلی چوکی کے ڈاک قلی کو دیتا ہے، اب یہ بھاگ کر اپنے اگلے ڈاک قلی کے حوالے کرتا ہے، ڈاک دینے کے بعد ہر قلی عادی چال سے اپنی اپنی چوکی کو لوٹ آتا ہے، اس طرح ڈاک دور ترین جگہوں پر کم سے کم وقت میں پہنچ جاتی ہے، ڈاک گھوڑوں اور ڈاک اونٹوں سے زیادہ جلد۔ ہر ڈاک چوکی پر مسجدیں ہیں جہاں نماز باجماعت ہوتی ہے، مسافر ٹہرتے ہیں، پانی کے لئے تالاب اور کھانے چارہ کے لئے بازار ہیں، اس لئے کسی مسافر کو اپنے ساتھ زادِ راہ اور ڈیرہ خیمہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس سلطان کے اہتمام جہاں مذاری کا ایک نمونہ یہ ہے کہ اس نے سلطنت کی دونوں راج دھانیوں۔ دہلی اور دیوگیر کے درمیان ڈاک چوکیوں میں نقاروں کے ذریعہ خبر رسانی کا انتظام کیا ہے۔ جب کسی شہر میں کوئی اہم واقعہ ہوتا ہے یا کوئی قلعہ فتح یا حصار بند ہوتا ہے (؟) تو نقارہ بجایا جاتا ہے، جب اگلی چوکی پر اس کی آواز پہنچتی ہے تو وہاں بھی نقارہ بجے لگتا ہے، اس طرح سلطان کو جو موقع جنگ سے دور ہوتا ہے، شہر کے فتح یا حصار بند ہونے کی بہت جلد خبر مل جاتی ہے۔ اگرچہ یہ سلطان عوام سے قریب رہتا ہے اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرتا ہے، پھر بھی اس کا رعب داب ایسا ہے کہ لوگوں کے دل کانپتے ہیں، اور گوکہ اس کے محل پر کڑا پہرہ ہے اس سے جو چاہے مل سکتا ہے، یوں تو ہند ہر زمانہ میں خوش حالی اور داد و دہش کے لئے مشہور رہا ہے، لیکن اس سلطان کے عہد میں خاص طور سے رزق کی فراوانی ہے اور خدا نے اپنی نعمتیں دگنی چوگنی کر دی ہیں۔

۱۰ مصباح المنیر میں تیر کی مسافت پر دائرہ چار سو ذراع یعنی لگ بھگ سواڑ لاکھ (۲۶۶ گز) بتائی گئی ہے اس حساب سے دو ڈاک چوکیوں کا درمیانی فاصلہ لگ بھگ پانچ فرلانگ بنتا ہے۔ مصباح المنیر طبع ہند ۱۳۵۱

## ۵۱- ارزانی

نُجندی نے مجھ سے بیان کیا :- میں نے اور میرے تین ساتھیوں نے دلی کے ایک گاؤں میں پیٹ بھر کر گائے کا گوشت، روٹی اور گھی ایک جیتل (چار پیسے) میں کھایا۔

## ۵۲- سکے

اب میں اہل ہند کے سکے بیان کروں گا، اس کے بعد نرخ جو سکوں کے ذریعہ مقرر ہوتے ہیں اور جن سے نرخوں کا علم ہوتا ہے، شیخ مبارک نے مجھ سے کہا: لکبِ احمر کے معنی ہیں سونے کے ایک لاکھ تنکے، ہند کے باشندے تنکے احمر کو تنکے سُرخ کہتے ہیں اور یہ تین مثقال ..... کے برابر ہوتا ہے، لکبِ ابیض کے معنی ہیں چاندی کے ایک لاکھ تنکے، چاندی کا تنکہ آٹھ اٹھنیوں یعنی چار روپے کے برابر ہوتا ہے، یہ اٹھنی قیمت اور وزن میں چاندی کے اُس درہم کے مساوی ہوتی ہے جو مصر و شام میں رائج ہے اور جس کی قیمت دونوں ملکوں میں یکساں ہیں، اٹھنی چابسلطانیوں کے برابر ہوتی ہے، سلطانی کو دو آئی کہتے ہیں، سلطانی چھ آئی کا تہائی ہوتی ہے اچھ آئی ہند میں خرید و فروخت کا تیسرا سکہ ہے، یہ اٹھنی کے تین چوتھائی کے بقدر ہوتی ہے، سلطانی یا دو آئی کے آدھے کو اکتی کہتے ہیں۔ اکتی اور جیتل قیمت میں برابر ہیں، ان کے علاوہ ایک سکہ بارہ آئی ہوتا ہے اٹھنی کا ڈیوڑھا، اور ایک سکہ سولہ آئی ہوتا ہے، دو اٹھنیوں کے برابر، اس طرح ہند میں کل چھ سکے رائج ہیں :- سولہ آئی، بارہ آئی، اٹھنی، چھ آئی، دو آئی (سلطانی) اکتی۔ ان تمام سکوں کے ذریعہ لین دین اور تجارت ہوتی ہے، لیکن دو آئی زیادہ چلتی ہے، دو آئی کی قیمت مصر و شام کے درہم کے چوتھائی کے برابر ہے، سلطانی (دو آئی) میں آٹھ پیسے ہوتے ہیں، یعنی دو جیتل، جیتل چار پیسے کا ہوتا ہے، اس طرح اٹھنی میں جو مصر و شام کے درہم کے برابر ہے بتیس پیسے ہوتے۔

## ۵۳۔ اوزان اور نرخ

اہل ہند کے رطل (پونڈ) کا نام سیر ہے، سیر ستر مثقال کا ہوتا ہے اور ستر مثقال مصر میں ایک سو دو اور دو تہائی درہم کے برابر ہیں، چالیس سیر کا ایک من ہوتا ہے، ہند کے لوگ ناپنے کے پیمانوں سے ناواقف ہیں، نرخوں میں درمیانی نرخ گہوں کا ہے یعنی بارہ آنے کا ایک من جو آٹھ آنے کے ایک من، چاول چودہ آنے کے ایک من، اعلیٰ قسم کے چاول کا نرخ زیادہ ہے، چنے آٹھ آنے کے دو من، گائے اور بھیر کے گوشت کا نرخ ایک ہے، دو آنے کا چھ سیر بکری کا گوشت، دو آنے کا چار سیر بطخ یا مرغابی بارہ آنے کی ایک (فوٹو نسخہ:- روپیہ کی ایک) مرغی چھ آنے کی چار (فوٹو نسخہ:- آٹھ آنے کی چار) شکر آٹھ آنے کی پانچ سیر، مصری آٹھ آنے کی چار سیر، موٹی بکری کی عمدہ راس تنکہ (چار روپے) میں، گائے بھینس کی چھی راس دو تنکے (آٹھ روپے) میں اور کبھی اس سے بھی ارزاں۔

ہندی گائے اور بھیر کا گوشت زیادہ کھاتے ہیں، میں نے شیخ مبارک سے پوچھا: کیا اس کی وجہ بکریوں کی کمی ہے تو انہوں نے کہا: ”نہیں، بس ان دو جانوروں کا گوشت کھانے کی لوگوں کو عادت پڑ گئی ہے، ورنہ بکریاں تو ہر گاؤں میں ہزاروں کے حساب سے ہوتی ہیں، اعلیٰ قسم کی چار مرغیاں آٹھ آنے میں آتی ہیں، بکوتر، چڑیاں اور مختلف قسم کے پرند کوڑیوں کے مول ہیں، ہر قسم کے چرنڈ پرند کی بہتات ہے، یہاں ہاتھی اور گینڈے بھی پائے جاتے ہیں لیکن یہاں کی نسبت سماترا کا ہاتھی زیادہ بڑا اور شاندار ہوتا ہے۔“

## ۵۴۔ لباس

اہل ہند عادتاً سفید کپڑے پہنتے ہیں اور پوری آستینوں کے ڈھیلے بانات کے کوٹ درآمد کئے ہوئے ادنیٰ کپڑے خوب تفع سے بکتے ہیں، صرف عالم اور درویش اون پوش ہوتے ہیں، سلطان خان، ملک اور سارے فوجی افسر تاناری ٹوپی اور کلاہ اور ہتھے ہیں اور خوارزمی قبائیس جو کمر چیت ہوتی ہیں

نک برابر چھٹا نک اور ہم = ۶۳



بڑھیا لائس ریشم کے چھوٹے عمامے جن کی لمبائی دس بارہ فٹ سے زیادہ نہیں ہوتی، سر پر باندھے جاتے ہیں۔

شریف ناصر الدین محمد حسین کارمی المعروف بزمر دومی نے جنھوں نے دو بار ہند کا سفر کیا اور سلطان قطب الدین ایبک کے مہمان رہے، مجھ سے بیان کیا کہ ہند کے لوگ زیادہ تر سفید کپڑے پہنتے ہیں، جمعہ کے دن اکثر لوگ ٹھاٹ دار لباس میں ملبوس ہوتے ہیں جن پر سونے کا کام ہوتا ہے، کچھ لوگوں کی آستینوں پر سونے کے تار سے نقش و نگار بنے ہوتے ہیں، اور کچھ کے مونڈھوں پر جیسا کہ مغلوں کا دستور ہے، قابو کی آستینیں مربع ہوتی ہیں اور ان پر جواہرات لگے ہوتے ہیں۔ ٹانگے کیلئے زیادہ تر یا قوت والی اس استعمال کئے جاتے ہیں، لوگ لہجے بال کتے ہیں جیسا کہ مصر و شام میں فوج کا پیش ہے، ٹوں میں ریشمی مٹا دلے جاتے ہیں، کمر میں سونے چاندی کے بچکے چرمی مونڈے اور ہمیشہ باندھی جاتی ہیں، تلوار صرف سفر کے دوران کمر سے لٹکائی جاتی ہے۔

وزیروں اور سکریٹریوں کا لباس ذہبی افسروں کی طرح ہے، لیکن وہ چٹکے نہیں باندھتے، کچھ وزیر اور سکریٹری پگڑھی کا پلہ صوفیوں کی طرح آگے لٹکاتے ہیں، قاضیوں اور عالموں کا لباس ڈھیلی اچکن یا کوٹ ہوتا ہے، دوسرے لوگ گاؤں کی طرح ڈھیلے کوٹ یا قندزنامی دریائی جانور کی سرخ فرسے بنے ہوئے کوٹ پہنتے ہیں۔

## ۵۵۔ دہلی کے لوگ

شہلی نے مجھ سے بیان کیا کہ دہلی کے باشندے ذہین اور خوش فکر ہوتے ہیں، فصیح فارسی اور ہندی بولتے ہیں، بعض اہل علم عربی میں بھی اچھے شعر کہتے ہیں۔ بہت سے مقامی شاعر جو درباری نہیں ہوتے جب سلطان کی شان میں قصیدے لکھتے ہیں تو وہ ان سے دلچسپی لیتا ہے اور انھیں انعام دیتا ہے، شہلی نے کہا: سلطان کے ایک سکریٹری کا طریقہ ہے کہ فتح یا دوسرے اہم موقعوں پر وہ قصیدہ لکھتا ہے، سلطان کے حکم سے اس کے شعر گئے جاتے ہیں اور ہر شعر پر سکریٹری کو دس ہزار تنگے (چالیس ہزار روپے) دیئے جاتے ہیں، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سلطان کو کسی شاعر کے قصیدے

کے بعض شعر پسند آتے ہیں اور وہ یہ سمجھ کر کہ اگر اس نے شاعر کے لئے انعام میں کوئی خاص رقم مقرر کر دی تو اس کا حق پورا پورا ادا نہ ہو گا وہ شاعر کو حکم دیتا ہے کہ خزانہ میں جائے اور جو چاہے لے لے۔ شہلی نے سلطان کی غیر معمولی فیاضی پر میری حیرانی دیکھی تو کہنے لگے کہ اس داد و دہش کے باوجود سلطان حکومت کی نصف آمدنی بھی نہیں خرچ کرتا۔

## ۵۶۔ ہند میں دولت کی فراوانی

یکتاے روزگار شیخ شمس اصفہانی نے مجھ سے بیان کیا: قطب الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کیمیا کے قائل تھے، میں نے ان سے بخت کی اور کیمیا کے ذریعہ سونا سازی کی غلط قرار دیا، انہوں نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ سونے کی کتنی بڑی مقدار عمارتوں کے سجانے اور زیور بنانے میں ضائع ہوتی ہے اور جتنا سونا ضائع ہوتا ہے اتنا کانوں سے نہیں نکلتا، مجھے تحقیق سے معلوم ہے کہ گذشتہ تین ہزار سال میں ہندوستان سے سونا بالکل باہر نہیں گیا اور نہ وہ سونا جو باہر سے یہاں آیا، سوداگر ساری دنیا سے خالص سونا لیکر یہاں آتے ہیں اور اس سے سود، بٹی جڑی بوٹیاں اور قسم قسم کے گوند خریدتے ہیں، اس سے ظاہر ہوا کہ سونا اگر بنایا نہ جاتا تو بالکل ختم ہو چکا ہوتا، ہمارے شیخ شہاب الدین نے کہا: قطب الدین شیرازی کا یہ قول تو درست ہے کہ جو سونا باہر سے ہندوستان آتا ہے وہ پھر لوٹ کر نہیں جاتا، لیکن ان کا یہ کہنا کہ کیمیا برحق ہے، صحیح نہیں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد بن تغلق کے کسی پیش رو سلطان نے کوئی علاقہ فتح کیا اور وہاں اتنا سونا ملا کہ تیرہ ہزار بلیوں پر لادا گیا، اہل ہند کے بائے میں مشہور ہے کہ وہ خوب روپیہ جمع کرتے ہیں، کسی سے اگر پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پاس کتنی دولت ہے تو وہ کہتا ہے: یہ تو میں نہیں بتا سکتا، لیکن میں دو سر یا تیسرا پوتا ہوں جو اپنے دادا کی دولت اس گولک میں جمع کر رہا ہوں، مجھے یہ نہیں معلوم وہ کتنی ہے!

اہل ہند روپیہ جمع کرنے کے لئے زمین میں کنوئیں یا گڑھے کھودتے ہیں اور کچھ لوگ

تالاب میں گولک بناتے ہیں جس میں صرف اشرفیاں ڈالنے کے لئے سوراخ ہوتا ہے، ملاوٹ کے ڈر سے وہ نہ تو ڈھلا ہوا سونا لیتے ہیں، نہ سونے کے ٹکڑے اور نہ سونے کی چھڑیں بلکہ صرف دینار لیتے ہیں۔ ہند کے بعض جزیروں کے باشندوں کے پاس جب گھڑا بھردینار ہو جاتے ہیں تو وہ چھت پر ایک جھنڈا گاڑ دیتے ہیں، کسی کی چھت پر دس اور اس سے بھی زیادہ جھنڈے لگے ہوتے ہیں۔

شیخ برہان الدین ابوبکر بن خلیل محمد بڑی نے مجھ سے بیان کیا: اس سلطان (محمد بن تغلق) نے ایک علاقہ میں فوجیں بھیجیں جو حدود دیوگیر کے بالکل آخر میں واقع تھا، یہاں کے باشندے ہندو تھے، اور ان کا ہر راجہ ”رائے“ کہلاتا تھا، شاہی فوج جب ”رائے“ سے نبرد آزما ہوئی تو اس نے سفیر بھیجے کہ سلطان سے کہدو کہ ہم سے جنگ نہ کرے اور بار برداری کے جتنے جانور چاہے بھیج دے میں سب کو سونے چاندی سے لاد دوں گا، کمانڈران چیت نے سلطان کو ”رائے“ کی عرضداشت سے مطلع کیا تو سلطان نے جواب میں لکھا کہ ”رائے“ سے جنگ بند کر دو، اور اس کو امان دیکر اپنے ساتھ میرے پاس لے آؤ۔ ”رائے“ جب حاضر ہوا تو سلطان نے اس کی آؤ بھگت اور عزت کی اور کہا: (دولت کے بائے میں) جو بات تم نے کہی ویسی میں نے آج تک نہیں سنی، تمہارے پاس کتنی دولت ہے جو تم نے کہا کہ ہم جتنے جانور چاہیں بھیج دیں تم سب کو لاد دو گے؟ ”رائے“ مجھ سے پہلے اس سلطنت میں سات رائے حکومت کر چکے ہیں اور ہر ایک نے ستر ہزار مائین دولت جمع کی ہے اور یہ سب میرے پاس موجود ہے۔ ”راوی: مائین ایک بڑا حوض ہوتا ہے جس میں چاروں طرف سے سیرھیوں کے ذریعہ اترتے ہیں۔ ”رائے“ کی یہ بات سن کر سلطان حیران ہوا اور حکم دیا کہ اس ساری دولت پر شاہی ہر لگا دی جائے، پھر سلطان نے رائے سے کہا کہ اپنی قلمرو میں کوئی مناسب نمائندہ مقرر کرنے اور خود دہلی میں قیام کرے، سلطان نے اسے مسلمان ہونے کی بھی دعوت دی لیکن وہ اسلام لانے کے لئے تیار نہ ہوا، سلطان نے اسے اپنے مذہب پر رہنے دیا، رائے دہلی میں ٹھہر گیا اور اپنی قلمرو میں نمائندہ مقرر کر دیا، سلطان نے رائے کو اس کے شایان شان وظیفہ دیا اور

بہت سارے پیرہ اس کے نمائندہ کو اس کے خاندان میں تقسیم کرنے کو بھیجا تاکہ وہ سلطان کی رعایا بننا قبول کر لیں، مگر خاندانوں پر اپنی ہر لگا کر سلطان نے ان کی جوں کا توں رہنے دیا، اس قصہ کے راوی بڑی ہیں جن کی ثقاہت اور سچ گوئی مسلم ہے، تاہم اگر اس میں کوئی بات صحیح نہ ہو تو اس کی ذمہ داری ان کے سر ہے۔

علی بن منصور عقیلی نے جو بحرین کے ایک عرب رئیس ہیں مجھ سے بیان کیا کہ ہمارے سفیر پر ہندوستان جاتے ہیں اور وہاں کے بہت سے حالات ہمیں معلوم ہیں، یہ خبر پے در پے ہمیں موصول ہوئی کہ اس سلطان نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کی ہیں، کسی مفتوحہ شہر میں ایک تالاب تھا اور اس کے بیچوں بیچ ایک مندر جس کی تعظیم کی جاتی تھی اور لوگ اس کی مورتی پر نذرانے چڑھاتے تھے، جتنے نذرانے آتے وہ اس تالاب میں ڈال دیئے جاتے، سلطان نے شہر فتح کیا تو اس کی توجہ اس مندر کی دولت کی طرف دلائی گئی۔ تالاب سے ایک بمبا کاٹا گیا جس سے ہو کر سارا پانی نکل گیا، اس کے نیچے جو سونا تھا وہ سلطان نے لے لیا (اور وہ اتنا زیادہ تھا) کہ وہ سو ہاتھیوں اور کئی ہزار بیلوں پر لادا گیا۔

عقیلی نے کہا: سلطان بڑا فیاض ہے اور پر دسیوں کے ساتھ خوب داد دہش کرتا ہے۔ ہمارے دو عرب اس سے ملنے کے ارادہ سے گئے، انھیں اس کی خدمت میں باریاب ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اور وہ ان کے ساتھ بڑی ہیرانی سے پیش آیا، خلعت سے ان کی عزت افزائی کی اور ان کو خوب رزق دیا، حالانکہ وہ بہاں کے معمولی عرب تھے، پھر سلطان نے ان کو اختیار دیا کہ چاہے ہند میں قیام کر لیں، چاہے وطن مالوت چلے جائیں، ایک نے ہند میں اقامت پسند کی، اس کو سلطان نے بڑی جائداد دی نیز بہت سارے پیر اور بہت سے موبیشی اور وہ اس وقت ہند میں خوب ٹھاٹھ کر رہا ہے۔ دوسرے نے وطن جانا پسند کیا، اس کو سلطان نے تین ہزار سونے کے تنکے مرحمت فرمائے اور اس کو خوش دخرم بحرین لوٹا دیا۔

## ہند کے کچھ متفرق حالات

اس باب میں جو حکایتیں بیان کی گئی ہیں وہ عمری نے ہم عصر راویوں سے نہیں لی ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا معلومات کا حال ہے، بلکہ ان کتابوں سے اخذ کی ہیں جو ان سے کئی سو برس پہلے قلمبند ہو چکی تھیں، جیسے ابو عمران موسیٰ بن رباح کی الصحیح من اخبار البحار و عجایبها جو مصر کے سلطان کا فوراً خریدی (چوتھی صدی ہجری) کے لئے لکھی گئی تھی اور فارسی کیتان بزرگ بن شہر یار کی عجائب الہند جو ۱۸۸۲ء میں ہالینڈ کے مشہور شہر لادن میں طبع ہوئی تھی لیکن اب بے حد کیا ہے۔ موجودہ باب کی بیشتر حکایتیں عجائب الہند سے ماخوذ ہیں، اس میں جہاں جہاں ”مجھ سے فلاں نے بیان کیا“ کے الفاظ آئے ہیں وہاں مجھ سے کی ضمیر کا مرجع عمری نہیں بلکہ بزرگ بن شہر یار یا وہ مؤلف ہے جس کی کتاب سے عمری نے حکایت نقل کی ہے۔

## ۵۶۔ ہند کی کسبیاں

مجھ سے ابو محمد حسن عمری نے بیان کیا کہ ہند کے ہر شہر میں کسبیاں ہوتی ہیں، لیکن ان کی مخصوص اور مشہور گھرانے ہوتے ہیں، ان کے علاوہ باقی لوگ ضبط نفس اور عفت پر سختی سے عمل کرتے ہیں، اس مرد کو سخت ترین سزا دی جاتی ہے جو غیر کسی سے زنا کرے، اور اس عورت کو بھی سخت سزا ملتی ہے جو ان کسبیوں میں سے نہ ہو جن کے نام سرکاری رجسٹروں میں درج ہوتے ہیں، غیر کسی عورت اگر کسی بیٹا چاہے تو اس کے گھر والے اس سے سارے ناتے توڑ لیتے ہیں اور اس سے اپنے قطع تعلق کی تحریر لکھ دیتے ہیں اور اسے گھر سے نکال دیتے ہیں اور کبھی اس کو سلام نہیں کرتے، وہ عورت کسی ہو جاتی ہے لیکن اس کا رتبہ پیشہ و کسبیوں سے کم ہوتا ہے، ہندوستان کے ہر شہر میں وہ بوڑھی کسبیاں گواہی دیتی ہیں جن کی مائیں اور نانیاں کسی تھیں، ان کی بات اور گواہی ہر

۱۵ دارالکتب قاہرہ میں محفوظ مسالک الایصار کے نوٹوں نسخہ رقم ۵۵۹ (معارف عامہ) سے لئے گئے ہیں۔

معاہدہ میں سنی اور مانی جاتی ہے، جب کوئی مرد کسی کسی سے اپنے ساتھ رات گزارنے کا وعدہ لے لے اور اس کو بیجانہ دیدے تو پھر اگر اُس کسی کو کوئی دوسرا آدمی اسی رات کے لئے دگنے چوگنے روپے بھی دے تو وہ اُس کے ساتھ رات نہ گزارے گی اور پہلے کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرے گی۔

## ۵۸۔ زہریلے سانپ

منصورہ (موجودہ حیدرآباد سندھ) کے ایک باشندہ نے جو مانگیر آتا جاتا تھا (مانگیر اور ساحلِ بلوچستان یعنی مغربی تھاراشٹراہ مغربی میسور کے درمیان سینکڑوں فرسخ کا فاصلہ ہے اور یہاں ولجھرائے کی حکومت ہے) کہا کہ ہند کے بعض پہاڑوں میں ایسے چھوٹے زہریلے چتکبرے، میالے رنگ کے سانپ ہوتے ہیں کہ اگر کسی انسان کو دیکھ لیں اور انسان ان کو، تو موخر الذکر فوراً مر جاتا ہے۔ یہ سانپ بڑا ہی زہریلا ہوتا ہے، مولف: اس کو چتکبرے پن کی وجہ سے مُکَلّہ کہتے ہیں (۹) اور یہ اتنا زہریلا ہوتا ہے کہ اگر اس کی نظر کسی جانور پر پڑے تو وہ مر جاتا ہے لیکن اگر وہ اس کے فوراً بعد کسی دوسرے جانور کو دیکھ لے تو پہلے ہی مر جاتا ہے اور دوسرا مر جاتا ہے کیونکہ زہر کا اثر دوسرے میں سرایت کر جاتا ہے، اس کو مُکَلّہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ دوسری صنف کے ایک سانپ پر سوار ہوتا ہے جو اُسے لئے پھرتا ہے۔

## ۵۹۔ جنوبی ہند کے شہر جُرفن کا ایک مندر

ابو الحسن محمد بن حرب نے مجھ سے کہا کہ شہر جُرفن کے باہر اُس سے کوئی ساڑھے چار میل دور ایک بڑا مندر ہے جس میں پتھر کی ایک بڑی مورتی رکھی ہے، مندر میں ساٹھ عورتیں ہیں جن کی جسم فروشی کی کمائی مندر کی ضروریات، مورتی کی دیکھ بھال اور مندر کے عملہ پر وقف ہے، اس

لے مانیگھٹنا ولجھرائے کا پایہ تخت زبادریا سے ۳۸۵ میل جنوب میں۔ حدود العالم ۲۵۶ تصحیح و ترمیم وی سنار کی ۱۹۳۷ء  
نقشہ دیکھئے۔ ۵۲ من میں مر ہے جو غالباً جرفن کی بگڑی ہوئی شکل ہے جرفن شمالی مابار کا ایک ساحلی شہر تھا۔ نقشہ دیکھئے

مندریں جو پردیسی سفر کو جاتے یا سفر سے لڑتے وقت آتے ہیں تو وہ ان عورتوں سے مفت اپنی جنسی ضرورت پوری کرتے ہیں، وہ اگر کسی عورت کو کچھ دیں تو وہ نہیں لیتی، اس منصورہ نے کہا کہ میں بعض سادھوؤں (؟) کو کہتے ہوں کہ عورتوں کے وقت کا سبب یہ ہے کہ ایک راجہ کی رانی کا گزر جو..... آ رہی تھی ایک ناریل کے درخت کے پاس سے ہوا، درخت کے نیچے ایک شخص بیٹھا استمنا پالید کر رہا تھا، یہ دیکھ کر وہ ٹھہر گئی اور اس کے حاشیہ کے لوگ بھی رک گئے وہ ہاتھی پر سوار تھی، رانی کے حکم سے وہ شخص اس کے پاس لایا گیا، وہ آیا تو رانی نے اس سے کہا: بھلے آدمی تجھے خدا کا کچھ خون نہیں، تو اچھا خاصہ مندر سے آدمی ہے اور یہ کام کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا: کیا کروں مجبور ہوں۔ رانی: تو ایسے شہر میں ہے جہاں کبھیوں کی کوئی کمی نہیں، پھر بھی یہ حرکت کرتا شہر سے واپس جا رہا ہے۔ اس شخص نے کہا: میں پردیسی ہوں، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ رانی نے حکم دیا کہ اس کا جھاڑالیں، جھاڑالیا گیا تو واقعی اس کے پاس کچھ نہ نکلا۔ رانی کو سچا پارہ کی یہ زبوں حالی دیکھ کر بڑا دکھ ہوا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں، اس نے کہا: واقعی یہ پردیسی ہے اور مجبور اس کے پاس پیسہ نہیں کہ کسی کے پاس جاتے، اس کی اور اس جیسے کنگلوں کی تکلیف کا گناہ ہمارے سر ہے۔ اس نے اپنے سکرٹری سے کہا: میں یہاں سے اس وقت تک نہیں ہلوں گی جب تک تم انجنیروں اور ٹھیکیداروں کو نہیں بلاؤ گے اور اس جگہ ایک مندر کا تخمینہ نہیں لو گے، مندر میں پردیسیوں اور مسافروں کے لئے کبیاں رکھو جو رات کو ان کے ساتھ رہیں، اس طرح رانی نے مندر بنوایا اور اس میں مورتی رکھی، اور مسافروں کے لئے ساٹھ کنیزیں وقف کیں، جب کوئی کنیز بوڑھی ہو جاتی تو اس کی جگہ جو ان رکھ دی جاتی، شہر کا کوئی آدمی یا مندر کا کوئی خدمتگار اگر ان سے جنسی ضرورت پوری کرتا تو اس کو پیس دینا ہوتی، لیکن پردیسیوں سے کچھ نہ لیا جاتا۔

## ۶۰۔ ایک سائپ کھٹے کی دوبارہ زندگی

شیخ بہا، الدین بن سلام نے ہند کے دوسرے حالات کے ضمن میں مجھ سے یہ واقعہ بیان

۱۰ یہاں دیکھو کہ ہونے لفظ میں جن کی اصلی شکل معلوم نہ ہو سکی۔

کیا: ہم نے ایک بندر پر نگر ڈالاجس کے ایک جانب کھیتی تھی، ہم کھیتی کے پاس فرکس ہو گئے، ہمارا ایک ساتھی جو بڑا تاجر اور مالدار آدمی تھا پیٹ کے بل لیٹ گیا، اس کا پیر پھیلا ہوا تھا، کھیت کے آخر سے ایک سانپ نکلا اور اس کا پیر ڈس لیا اس کے بعد سانپ جہاں سے آیا تھا وہاں چلا گیا تاجر بیہوش ہو گیا، ہم نے اس کو پلانے کے لئے تریاق نکالنا چاہا کہ ایک مقامی آدمی نے کہا: تریاق سے کام نہیں چلے گا اگر اپنے ساتھی کی زندگی چاہتے ہو تو سانپ کے منتر والے کو بلاؤ، ہماری درخواست پر وہ خود ایک شخص کو جو سانپ کے کاٹے کا منتر جانتا تھا بلالایا، منتر والے نے سو دینار اس وقت کی شرح سے تیرہ چودہ سو روپے) فیس مانگی، ہم دینے کے لئے تیار ہو گئے، اُس نے ابھی منتر کے چند بول پوری طرح زبان سے ادا بھی نہ کئے تھے کہ سانپ آگیا، منتر والا: اس سے کوئی کچھ نہ بولے، سانپ مار گزیدہ کے پاس گیا اور وہ جگہ چوسی جہاں اُسے کاٹا تھا، اس کے بعد وہ لوٹ گیا، مار گزیدہ کھڑا ہو گیا گویا اُس کے کچھ ہوا ہی نہ تھا، ہم نے سو دینار ادا کر دیئے، ہمیں منتر کی کرامات پر بڑی حیرت ہوئی، ہم نے وہ جگہ چھوڑ دی اور بندر گاہ لوٹ آئے۔

## ۶۱۔ کشمیر کا الماس

مجھ سے ایک شخص نے جو ہند کا سفر کر چکا تھا بیان کیا: میں نے سنا کہ اعلیٰ قسم کا نادر اور قیمتی الماس کشمیر میں پایا جاتا ہے، وہاں دو پہاڑوں کے بیچ ایک وادی ہے جس میں گرمی ہو یا جاڑا ہر موسم میں چوبیس گھنٹہ آگ جلتی رہی اور اسی وادی میں الماس ہوتا ہے، ہند کے صرف بیچ ذات کے کچھ لوگ اپنی جان متیلی پر رکھ کر اس وادی میں جاتے ہیں اور دُہلی بکریاں ذبح کر کے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے ہیں اور غلیلوں میں رکھ کر ایک ایک ٹکڑا پھینکتے ہیں، وہ خود آگ کے پاس نہیں جاسکتے، ایک تو اس وجہ سے کہ آگ کی لپٹ بہت تیز ہوتی ہے اور دوسرے لالعداد سانپ اور اژدھے آگ کے قریب ہوتے ہیں جو منٹوں میں آدمی کا خاتمہ کر دیتے ہیں، جب یہ لوگ گوشت پھینکتے ہیں تو اس کو اٹھانے کے لئے گد اترتے ہیں جو کثرت سے وہاں ہیں، اگر گوشت آگ سے



دور کرتا ہے تو وہ اسے اٹھا لیجاتے ہیں، یہ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ گید نے گوشت اٹھا لیا تو اس کا پیچھا کرتے ہیں، کبھی گوشت کے ٹکڑوں سے الماس کا کوئی دانہ گر پڑتا ہے، کبھی گوشت کا ٹکڑا آگ میں گرتا ہے اور جل جاتا ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گید گوشت کے ٹکڑے پر اترتا ہے اور وہ ٹکڑا آگ کے قریب ہوتا ہے تو وہ گوشت کے ساتھ خود بھی جل جاتا ہے، کبھی گید ٹکڑا زمین پر گرنے سے پہلے ہی اچک لیتا ہے، ان صورتوں میں سے جو بھی پیش آئے بہر حال الماس حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے، الماس کی مہم پر جانے والے اکثر سانپوں اور اژدہوں کا لقمہ بن جاتے ہیں اور چونکہ الماس بڑا سا مذاہرہ قیمتی پتھر ہے اس علاقہ کے راجاؤں میں ان کی بڑی مانگ ہے، وہ الماس کی مہم پر جانے والوں کی فکر میں رہتے ہیں اور ان کا بڑا سخت جھاڑا لیتے ہیں۔

## ۶۲۔ جنوبی ہند میں قرض وصول کرنے کا طریقہ

ہند کے بعض علاقوں (غالباً جنوب) میں یہ رسم ہے کہ اگر کوئی کسی کا مقروض ہو اور قرض خواہ اس کے پیچھے پڑنا چاہے تو وہ اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تم بادشاہ کے ہاتھ میں یا پیر میں ہو! یہ سُکر قرضدار کو سب کام بند کرنا پڑتے ہیں، وہ قرض خواہ کے پاس آ بیٹھتا ہے، اس کی دوکان یا اس کے گھر یا مندر یا مسجد میں، ہندوستان میں ہندوؤں کو مسجد میں آنے کی اجازت ہی قرض خواہ اور قرض دار دونوں کھانا نہیں کھاتے (یہاں تک کہ قرض ادا نہ ہو جائے) کبھی بادشاہ وقت کسی تاجر کا مقروض ہوتا ہے اور قرض ادا کرنے میں لیت و لعل کرتا ہے تو تاجر اس سے کہتا ہے: بادشاہ سلامت! آپ اپنے ہاتھ میں یا سر میں یا اپنے ماں یا باپ کے سر میں (ماں باپ کا حوالہ) اس وقت جب وہ زندہ ہوں یہ الفاظ سُکر بادشاہ کو سارے کام چھوڑنا پڑتے ہیں اور جب تک وہ قرض ادا نہ کر دے کھانا نہیں کھا سکتا، کھانے کا اطلاق صرف چاول پر ہوتا ہے، دوسرے کھانوں پر نہیں۔

## ۶۳۔ ایک بھیاناک خود کشتی

مجھ سے ایک راوی نے بیان کیا کہ اس نے ہندو بوری میں ایک شخص دیکھا جو شہر کا گشت کر رہا تھا

اسے موجودہ ریاست نہاراشکر کا تاجر تھا، لیکن بندرگاہ، ممبئی کے جنوب میں

اور اُس کے آگے آگے ڈھول، لٹھیاں اور بہت سے لوگ تھے، اُس نے اپنے سر میں ایک سوراخ کیا تھا اور دوسرا دل میں اور دونوں جگہ گڑھا سا بنا کر بتی جلا دی تھی اور ایک لوہے کے کنتر سے تیل ڈالتا تھا اور دونوں جگہ لوہے کی دو مینیں ٹھوک دی تھیں، یہ دردناک سمیت بنا کر وہ تمباکو چبانا لگی گلی پھر ہاتھا دوسرے دن اُس کی حالت بے انتہا گر گئی اور وہ آگ میں جل کر مر گیا۔

## ۶۴۔ سدھائے ہوئے ہاتھی

مسترد لوگوں نے مجھے بتایا کہ انھوں نے ہند کے کسی شہر میں ہاتھی دیکھا جو اپنے مالک کے کام کاج کرتا تھا، ہاتھی کو سودے کا برتن دیدیا جاتا اور اُس میں کوڑیاں جن کے ذریعہ خرید و فروخت ہوتی، رکھ دی جاتیں اور مطلوبہ چیز کا نمونہ جیسے مرچ، چاول یا کوئی دوسری چیز از قسم سامان، برتن لیکر ہاتھی بننے کی دوکان پر جاتا، بنیا اس کو دیکھ کر سب کام چھوڑ دیتا اور سارے گاہکوں کو ہٹا دیتا برتن لیتا، کوڑیاں گنتا اور نمونے دیکھتا، پھر ہاتھی کو نہایت سستے داموں چیزیں دیتا اور سب سے بڑھیا، کبھی بنیا کوڑیاں گنتا اور گنتے میں غلطی کرتا تو ہاتھی سو نڈ سے کوڑیوں کو الٹ پلٹ دیتا، تب بنیا دوبارہ گنتا، ہاتھی سو دیا لیکر لوٹ جاتا، کبھی اُس کا مالک چیز کو کم سمجھ کر ہاتھی کو مارتا تو وہ پھر بننے کی دوکان کو واپس جاتا اور اُس کا سامان الٹ پلٹ اور گڑھ کر دیتا، بنیا یا تو چیز بڑھا دیتا یا کوڑیاں بڑھا دیتا، ایسا سدھا ہاتھی جھاڑو دیتا ہے، بستر کرتا ہے، اٹھلی کو سو نڈ میں پکڑ کر دھان کوٹتا ہے اور ایک آدمی اس کے لئے دھان جمع کرتا جاتا ہے، اس کے علاوہ وہ چاول پیتا ہے، پانی پلاتا ہے پانی کے برتن میں ایک رستی پڑی ہوتی ہے اس میں سو نڈ ڈال کر اٹھا لیجاتا ہے اور سب کام کاج کر لیتا ہے، پلے سفر کے موقع پر اس کا مالک اُس پر سوار ہو کر جاتا ہے، چھوٹا لڑکا اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اُسے جنگل لیتا ہے، ہاتھی سو نڈ سے گھانس اور پتے توڑتا ہے اور لڑکے کو دیتا جاتا ہے اور وہ انھیں ایک پیڑے میں رکھتا جاتا ہے، یہ چارا ہاتھی اٹھا کر گھر لیجاتا ہے اور وہاں کھاتا ہے، ایسا سدھا ہاتھی ہنگا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی قیمت دس ہزار درہم (پانچ ہزار روپے) ہوتی ہے۔

## ۶۵۔ مگر مچھ خور سانپ

مجھ سے جعفر بن راشد نے جو بلاذوذہب (مشرقی مالک) کا ایک مشہور بحری کپتان تھا صیمور کے ایک تاجر کے حوالہ سے بیان کیا کہ وہاں کی کھاڑی میں ایک سانپ آیا اور ایک بڑے مگر مچھ کو نگل گیا یہ خبر گوہر تصیمور کو پہنچی تو اس نے سانپ پکڑنے کے لئے لوگ مامور کئے، جن کی تعداد بڑھتے بڑھتے تین ہزار سے زیادہ ہو گئی، آخر کار انہوں نے سانپ پکڑ لیا اور اس کی گردن میں رسیاں باندھیں، بہت سے پلیرے آ جمع ہوئے اور انہوں نے اس کے دانت اکھیڑ دیئے، پھر اس کو رسیوں کے ذریعہ سر سے دم تک ساگون کے شہتیروں میں باندھا اور اس کی پھانسی کی تو ذراع عمری (ذراع = تقریباً دو فٹ) سے چالیس ذراع نکلا، نوگ اسے بینگیوں میں اٹھالے گئے، اس کے وزن کا اندازہ کسی ہزار پونڈ کیا گیا، یہ سننے کا واقعہ ہے۔

## ۶۶۔ ایک نوجوان کی خودکشی

عبدالواحد حسین فسوی نے مجھ سے بیان کیا: میں نے جرفتن میں ایک خوش رو اور خوش اندام مسلمان لڑکے کو دیکھا جو ہندی نژاد تھا اور جس کے طور پر ہندوانہ تھے، کہ وہ ہاتھ میں لاٹھی لئے سارے شہر میں گھوما کرتا اور اس کے آگے آگے ڈھول اور بگل بجانے والے ہوتے، میں نے اس سے پوچھا: کیا بات ہے تو اس نے کہا: میں نے ایک ہندو سے شرط بندی ہے کہ خودکشی کر لوں گا میں اس کے ساتھ خیر اندیشی سے پیش آیا اور زمی سے سمجھایا کہ اپنے ارادہ سے باز آئے لیکن وہ نہ مانا اور بولا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں شرط پوری نہ کروں، میں نے کہا تم مسلمان ہو اور تمہارے اس فعل سے مسلمان بدنام ہونگے، خدا سے ڈرو اور خود کو جہنم میں مت دھکیلو، میرا کہا کچھ کام نہ آیا، دوسرے دن راجہ اور شہر کے لوگ جرفتن میں جمع ہوئے اور لڑکا کرتا پان چبانا آیا، اس کے جسم پر دو کپڑے تھے ایک کرتا اور ایک دھوتی، اس نے وہاں کی مسجد کا چکر لگایا اور اس کو سجدہ

۱۰ خلیفہ عمر بن خطاب کا مقرر کیا ہوا یعنی ایک ذراع + ایک مٹھی + کلمہ کی ایک کھڑی انجلی۔

کیا پھر دونوں کپڑے اپنے دوسا تھیوں کو دیدیئے اور لکڑی کی ایک کرسی پر چڑھا جو اس کے لئے بنائی گئی تھی، اُس نے دو لکڑیوں پر ہاتھ پھیلائے... (؟) اپنے بال ایک بانس کے سرے سے باندھے اور دوسرے دو بانسوں کے سروں سے اپنے پیروں کے انگوٹھے، پھر اُس کے پاس ایک شخص آیا جس کے ہاتھ میں کلہاڑی تھی، پانچ سیر پھل کی، اُس ترے سے زیادہ تیز، اُس نے لڑکے کی پنڈلی پر کلہاڑی ماری اور پیر مع پنڈلی کے بانس کے سرے سے لٹک گیا، دوسرا پیر بھی اُسی طرح اُس نے کاٹ دیا، پھر اُس نے آرا لڑکے کے دوسرے کندھے پر رکھا اور اس کو بھی پہلے کی طرح کاٹ دیا، اب سر مع گردن اور سینے کے بانس کے سرے سے لٹک گیا، لڑکے کے گھروالے آگے اور اٹھوں نے اُس کے جسم کے ٹکڑوں کو جمع کر کے دفن کر دیا۔

## ۶۷- سستی کی رسم

ہند میں ایسے رسم و رواج ہیں جن پر اہل ہند عادتاً عمل کرتے ہیں، کچھ رسمیں عقائد کی حیثیت رکھتی ہیں، کچھ ایسی ہیں جن کو سب نے تسلیم کر لیا ہے، کچھ ایسی ہیں جن کو بعض فرقے مانتے ہیں اور بعض نہیں مانتے اور کچھ ایسی ہیں جن کو بعض لوگ اچھا سمجھتے ہیں اور بعض بُرا، یہ رسمیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں، مثال کے طور پر چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں: ایک رسم یہ ہے کہ لوگ اپنا جسم آگ میں جلاتے ہیں، یہ رسم سارے ہند میں پائی جاتی ہے۔ جب کوئی آگ میں جلنا چاہتا ہے یا تو اس وجہ سے کہ بہت بوڑھا ہو گیا ہے یا اس وجہ سے کہ اُس نے کسی سے شرط لگائی ہے یا ناراضگی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے، تو جلنے سے تین دن پہلے شہر کا گشت لگاتا ہے، اس کے آگے آگے ایک ڈھول بجاتا جاتا ہے، اس کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ عزیزوں اور حمایتیوں کی ایک جماعت ہوتی ہے، ان تین دنوں میں وہ جلانے کے لئے تیل اور ایندھن جمع کرتا ہے جب تیسرا دن آتا ہے تو جمع کی ہوئی لکڑی کا ڈھیر لگا کر اس میں آگ لگائی جاتی ہے اور اُس پر تیل لے معلوم ہوتا ہے یہاں کچھ عبارت کثابت سے رہ گئی ہے۔

چھڑکا جاتا ہے، جلنے والا لوہے کے ایک طباق یا تھال میں بیٹھتا ہے اور خود کو آگ میں جلا ڈالتا ہے اس کے عزیز و اقارب گرز لے کر اس کے ارد گرد کھڑے ہوتے ہیں، اگر وہ آگ سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو گرزوں سے اس کو اندر دھکیل دیتے ہیں، اس کے سارے عزیز و احباب جو اس کے پاس پاس جمع ہوتے ہیں اس سے ان لوگوں کے نام لے کر جو مر چکے ہیں یا آگ میں پہلے جل چکے ہیں، کہتے ہیں: فلاں سے ہمارا سلام کہنا، فلاں کو یہ پیغام پہنچا دینا۔

### ۶۸۔ تناخ پر اعتقاد

اہل ہند تناخ کے قائل ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ انسان مرنے کے چالیس دن بعد دنیا میں واپس آجاتا ہے، لیکن اس کی رُوح کتے یا گدھے یا ہاتھی، یا کسی اور جانور کے جسم میں حلول کر جاتی ہے

### ۶۹۔ بادشاہوں کی فرماں برداری

اہل ہند اپنے بادشاہوں کے بے حد فرماں بردار ہوتے ہیں، کبھی بادشاہ کسی سے کہتا ہے: جا اپنا سر مجھے بھیج دے! تو وہ (بے چون و چرا) جاتا ہے اور کسی درخت کی ٹہنی یا بانس کا سر کھینچتا ہے اور اپنے بالوں کی لٹ اس سے باندھ دیتا ہے، پھر ایک نہایت خنجر سے جو پانی کی طرح رواں ہوتا ہے، اپنا سر کاٹ ڈالتا ہے، اس کا سر درخت میں لٹک جاتا ہے اور جسم زمین پر آگرتا ہے۔ ہند کے ہر راجہ کے دربار میں اس کے رُتبہ اور حیثیت کے مطابق فدائیوں کی ایک جماعت ہوتی ہے، اگر راجہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے یا کوئی اور حادثہ اس کے ساتھ پیش آئے تو یہ فدائی خود کو قتل کر ڈالتے ہیں اور اگر راجہ بیمار ہو تو خود بھی بیمار ہو جاتے ہیں بلکہ جو عارضہ بھی اس کو لاحق ہو وہی اپنے اوپر لاحق کر لیتے ہیں۔

## ۷۰۔ مردہ خوری

اہل ہند مردہ کھاتے ہیں، وہ بکری یا پرند کا سر پھوڑتے ہیں اور جب وہ مر جاتا ہے تو اس کو کھا لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صیمور یا سو بارہ کا ایک بڑا آدمی مردہ چوہے کے پاس سے گذرا تو اس نے چوہے کو اٹھا لیا اور اپنے لڑکے یا نوکر کو دیا اور گھر جا کر اس کو کھا لیا، اہل ہند کے نزدیک چوہے کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔

## ۷۱۔ ٹھگ

بلا و ہند میں ٹھگ ہوتے ہیں، وہ ٹولیاں بنا کر شہر شہر پھرتے ہیں اور مالدار تاجروں پر خواہ وہ ملکی ہوں یا پردیسی ہاتھ صاف کرتے ہیں، تاجر کو اس کے گھر جا کر یا بازار یا راستہ میں خنجر دکھا کر پکڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں: اتنا اسناد لو اور نہ قتل کر دیں گے، اگر بچانے کے لئے کوئی آدمی یا حکومت کا فوجی آتا ہے تو اسے قتل کر دیتے ہیں۔ تاجر کے سامنے ابھیں اپنے قتل ہونے کی پرواہ نہیں ہوتی اور بعد میں اگر ان کو اپنے ہاتھوں خود کو قتل کرنا پڑے تب بھی وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے، جب وہ کسی سے روپیہ طلب کرتے ہیں تو جان کے خون سے کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ ان سے بات کرے یا ان کے آڑے آئے، تاجر یا مالدار آدمی ان کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور وہ جہاں چاہتے ہیں اس کے بازار، دکان یا اس کے باغ میں بیٹھ جاتے ہیں اور مالدار آدمی مقرر شدہ روپیہ اور سامان جمع کرتا ہے، اس اثنار میں وہ ننگے خنجر لے کھاتے پیتے رہتے ہیں، تاجر یا مالدار آدمی جب طے شدہ مال و متاع جمع کر لیتا ہے تو اس کو اٹھانے کے لئے قلی فراہم کرتا ہے اور ٹھگوں کی حراست میں ان کے ساتھ ساتھ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ محفوظ جگہ پہنچ جاتے ہیں، وہاں وہ تاجر کو چھوڑ دیتے ہیں اور مال و متاع پر قبضہ جما لیتے ہیں۔

۱۔ تھارٹی بند گاہ موجودہ بمبئی کے شمال میں۔

## ۷۲. ایک زہریلا سانپ

ایک ملاح نے سانپوں کے حیرت انگیز حالات کے ضمن میں ایک سانپ کا ذکر کیا جسے ناعوان کہتے ہیں، اس کے جسم پر نعلیے ہوتے ہیں اور سر پر سبز رنگ کی صلیب سی بنی ہوتی ہے، یہ اپنی جسامت کے لحاظ سے اپنے سر کو زمین سے ایک یا دو ہاتھ اونچا اٹھاتا ہے اور پھر اس کو اتنا پھلاتا ہے کہ یہ پھول کر خرگوش کے سر کی طرح ہو جاتا ہے، یہ سانپ اتنا تیز بھاگتا ہے کہ اس کو کوئی نہیں پکڑ سکتا اور اگر وہ خود پکڑنا چاہے تو تیز سے تیز بھاگنے والے کو پکڑ لیتا ہے، جب کسی کو ڈستا ہے تو مار ڈالتا ہے، کولم ملی میں ابن خالد نامی ایک مسلمان ہے، صوم و صلوٰۃ کا پابند، اس کو دہاں کے لوگ بنجی کہتے ہیں، وہ اس سانپ کے کاٹے کا منتر کرتا ہے، کبھی کبھی اگر مارگزیدہ کے خون میں زہر زیادہ جڑ پکڑ لیتا ہے تو منتر کا اثر نہیں ہوتا لیکن زیادہ تر وہ لوگ بچ جاتے ہیں جن پر بنجی منتر کرتا ہے، اس سانپ اور دوسرے سانپوں اور اژدہوں کے کاٹے کا یہاں کے بہت سے ہندی بھی منتر کرتے ہیں، لیکن بنجی کا منتر کہ ہی خطا کرتا ہے۔

## ۷۳. سندان کا ایک واقعہ

ایک سیاح نے بیان کیا:۔ سندان میں میں نے ایک ہندی کو دیکھا کہ وہ ایک مکان کے نیچے سے ہو کر گذر رہا تھا تو اس کے پیٹوں پر پیشاب گرا، وہ رکا اور چیخ کر بولا: یہ کون ہے جس نے میرے اوپر ہاتھوں کا دھوون یا کٹی کا پانی پھینکا ہے؟ ہاتھوں کا دھوون یا کٹی کا پانی اہل ہندی کی نظر میں بہت ہی گندی چیزیں ہیں، اس کے احتجاج پر اہل خانہ نے کہا: یہ تو بچہ کا پیشاب ہے، یہ سنکر اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور بولا: بھلا اور چلا گیا۔ اہل ہندی یا ہاتھ کے دھوون سے پیشاب کو زیادہ پاک و صاف سمجھتے ہیں۔

ایک ہندی قضائے حاجت کر کے تلاج میں داخل ہوتا ہے، تلاج اس تالاب کو کہتے ہیں جو  
۱۰ ایک تجارتی بندرگاہ جو موجودہ ریاست کیرالا میں واقع تھا۔ ۱۱ بیٹی کے شمال کا ساحلی شہر۔

بہاڑوں اور میدانوں کے پانی سے برسات میں بن جاتا ہے، اس میں غسل اور استنجا کرتا ہے، غسل سے فارغ ہو کر وہ موندھ میں کلی کا پانی لئے تالاب سے باہر آ جاتا ہے اور کلی زمین پر کرتا ہے، اس کا خیال ہے کہ تالاب میں کلی کرنے سے پانی خراب ہو جائے گا۔

### ۷۴۔ ایفار عہد

ایک ایسے شخص نے جو ہند کے حالات سے خوب واقف ہے بیان کیا کہ ہند کا ایک بڑا بادشاہ کھانا کھا رہا تھا اور اس کے سامنے پتھر الٹک رہا تھا جس میں طوطا تھا، بادشاہ نے طوطے سے کہا: "آ میرے ساتھ کھانا کھا۔ طوطا بولا: مجھے بتی کا ڈر ہے۔ بادشاہ: انا بلا و جبرک!" ہندی زبان میں اس کے معنی ہیں کہ اگر تجھے کوئی گزند پہنچا تو ویسا ہی میں اپنے کو پہنچاؤں گا، اس لفظ کی زیادہ واضح تفسیر یہ ہے کہ جب ہند کے کسی بادشاہ کے پاس اس کی حیثیت اور مرتبہ کے مطابق لوگ آ کر کہتے ہیں: "خن بلا و جبرک!" تو بادشاہ ان کو اپنے دستِ خاص سے چاول اور پان دیتا ہے، اس کے انیوالوں کا ہرزد اپنی چنگلی کاٹ ڈالتا ہے اور بادشاہ کے سامنے (عہدِ جان سپاری کے طور پر) رکھ دیتا ہے، اس کے بعد جہاں کہیں بادشاہ جاتا ہے یہ لوگ اس کے ساتھ جاتے ہیں، جو وہ کھاتا پیتا ہے وہی یہ کھاتے پیتے ہیں، اس کے کھانے کی نگرانی کرتے ہیں، اس کے سارے معاملات کی دیکھ بھال کرتے ہیں، بادشاہ کی کوئی چہیتی یا غلام یا کنیز اگر اس سے ملنے آئے تو یہ اس کا جھاڑا لیتے ہیں، بادشاہ کا بستر دیکھتے ہیں کہ اس میں کسی نے زہر قائل تو نہیں چھپا دیا، اس کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز آئے تو لانے والے سے کہتے ہیں کہ پہلے تم کھاؤ۔ غرض یہ کہ اس طرح کی اور بہت سی باتوں کی جن سے بادشاہ کو خطرہ ہوتا ہے دیکھ بھال کرتے ہیں اور اگر بادشاہ مرتا ہے تو یہ خود بھی مرتا ہے، اگر وہ جل کر جان دیتا ہے تو یہ بھی جل مرتے ہیں، اگر وہ بیمار ہوتا ہے تو یہ بھی اپنے جسم کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے ہیں، اگر وہ دشمن سے لڑنے جاتا ہے یا دشمن اس سے لڑتا ہے تو یہ پروانہ دار اس کے ساتھ رہتے ہیں، ضروری ہے کہ "بلا و جبرک" شہر کے معزز اور وجہ



لوگ ہوں، یہ ہے "بلا و جریہ" کی حقیقت -

جب بادشاہ نے طوطے سے کہا "اُنا بلا و جریک" تو طوطا بخرے سے اتر کر کھانا کھانے دسترخوان پر آیا، بلی نے اُسے آدبوچا اور گردن کاٹ لی، بادشاہ نے ایک تھال میں طوطے کا دھڑا اور اُس کے ساتھ کاغذ، لاپچی دانے، پان، چونا اور چھالیہ رکھا پھر ہاتھ میں تھالی لئے ڈھول پٹواتا ہوا نکلا اور شہر اور فوج کا گشت لگایا، اس کے بعد وہ روز تھال لیکر شہر کا طواف کیا کرتا، جب دو سال گزر گئے تو "بلا و جریہ" اور دوسرے اعیان حکومت بادشاہ کے پاس آئے اور کہا:۔ یہ بڑی نامناسب بات ہے، طوطے کو مرے اتنا عرصہ گزر گیا، آپ کب تک ٹالیں گے؟ یا تو اپنی ذمہ داری پوری کیجئے اور اگر آپ اس کے لئے تیار نہ ہوں تو ہمیں بتائیے تاکہ ہم آپ کو گدی سے اتار کر کسی دوسرے کو بادشاہ بنائیں، کیونکہ جو شخص "اُنا بلا و جریک" کہہ کر اپنی ذمہ داری ٹالے یا اس سے گریز کرے وہ چندال ہو جاتا ہے، چندال اس پنج ذات آدمی کو کہتے ہیں جس کو اس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ اُس کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی جائے، جیسے گانے والا، شہنائی بجانے والا اور اسی طرح کے دوسرے لوگ، ایفانے عہد کے معاملہ میں بادشاہ اور پرجا سب برابر ہیں، بادشاہ نے یہ احتجاج سُکر تیل، صندل اور گھی جمع کیا اور ایک گڑھا کھدوایا جس میں یہ چیزیں جلائی گئیں، پھر وہ گڑھے میں کودا اور جل کر مر گیا، اس کے ساتھ اس کے "بلا و جریہ" فدائی اور ان فداؤں کے فدائی اور پھر ان کے فدائی بھی جل کر خاک ہو گئے، اس طرح کل ملا کر دو ہزار آدمیوں نے جان دی اور اس کا سبب طوطے سے بادشاہ کا یہ کہنا تھا "اُنا بلا و جریک"

## ۵۷۔ چار ہزار برس پرانی ٹھلیا

کشمیر میں ہر سال ایک میلہ ہوتا ہے جس میں مقامی لوگ جمع ہوتے ہیں، ان کا ایک معتبر منبر پر آتا ہے اور اس کے ساتھ ایک کچی ٹھلیا ہوتی ہے، وہ ناصحانہ تقریر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنی جان و مال کی حفاظت کرو۔ اس ٹھلیا کو دیکھو اس کی نگہداشت کی گئی تو یہ اب تک باقی ہے

اہل کشمیر کے نزدیک یہ ٹھکلیا چار ہزار برس پرانی ہے۔

## ۶۶۔ "ملک را" کا خفیہ اسلام

ابو محمد حسن نے کہا کہ ۲۸۸ھ میں جب منصورہ (حیدرآباد سندھ) میں تھا تو وہاں کے ایک ثقہ شیخ نے مجھ سے بیان کیا کہ "ملک را" نے جو شاہان ہند میں سب سے بڑا بادشاہ ہے اور جس کی حکومت کشمیر بالا اور کشمیر زیریں کے درمیان واقع ہے اور جس کا نام ہرودک بن رایتی ہے، ۲۸۸ھ میں منصورہ کے سلطان عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ مجھے ہندی زبان میں اسلام کے اصول و آئین لکھ بھیجئے، سلطان نے ایک شخص کو بلایا جس کا آبائی وطن یو عراق تھا لیکن جو پلا بڑھا ہندوستان میں تھا اور ہند کی مختلف زبانیں جانتا تھا، ساتھ ہی تیز فہم اور شاعر بھی تھا، اس سے سلطان نے "ملک را" کی فرمائش پوری کرنے کو کہا، اس شخص نے ایک قصیدہ نظم کیا جو اسلام کے ضروری اصول و شعائر پر مشتمل تھا، سلطان نے وہ قصیدہ "ملک را" کو بھیج دیا، جب "ملک را" نے قصیدہ سنا تو وہ محظوظ ہوا، اس نے سلطان منصورہ کو لکھا کہ میرے پاس ناظم قصیدہ کو بھیج دیجئے، سلطان نے اس کی خواہش پوری کر دی، ناظم قصیدہ تین سال تک "ملک را" کے پاس رہا، جب وہ لوٹا تو سلطان منصورہ نے اس سے "ملک را" کے حالات پوچھے تو اس نے کہا کہ میں نے اس کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ اس کا دل اور زبان مسلمان ہو چکے ہیں، لیکن اس نے کھلم کھلا اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا ہے، اس خوف سے کہ اس کا اقتدار حکومت جاتا ہے گا اور اس کو حکومت سے ہاتھ دھونا پڑے گا "ملک را" کی باتوں کے ضمن میں اس نے ایک بات یہ بھی کہ بادشاہ نے مجھ سے قرآن کی تفسیر ہندی میں بیان

۱۵ دسویں جنوب مغربی ہند کے ریشتر کوٹا خاندان (آٹھویں تا دسویں صدی عیسوی) کا تاجدار، قدیم سلمان سیاح اور واقع نگار دلچھرائے (عربی۔ بلہرا) کو اس خاندان کا سب سے بڑا راجہ بتاتے ہیں۔ سلیمان تاجر نے لکھا ہے کہ بلہرا دنیا کا چوتھا سب سے بڑا اور ہند کا سب سے ممتاز اور طاقتور بادشاہ تھا، ہند کے اکثر خود مختار راجہ اس کی عظمت کے معترف تھے، جب اس کے ایلچی کسی راجہ کے پاس جاتے تو وہ بلہرا کی تعظیم کے طور پر ایلچی کو سجدہ کرتے تھے، اس خاندان کے متعدد راجاؤں نے پچاس پچاس برس تک حکومت کی۔ سلسلہ التوارخ پیرس ۱۸۵۸ء - ۲۶ - ۵ دکن پبلیشو۔

کرنے کی خواہش کی اور جب میں سورہ یسین پر پہنچا اور ”مَنْ يَحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ  
 قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَظِيمٌ“ کا مطلب بیان  
 کیا تو وہ اپنے سونے کے انمول موتی جڑے تخت پر تمکن تھا، اُس نے کہا: اس آیت کی دوبارہ  
 تفسیر کرو، میں نے کی تو وہ تخت سے اُترا اور زمین پر جہاں چھڑکاؤ ہو چکا تھا اُس نے اپنا گال رکھ  
 دیا اور اتنا رویا کر اس کا چہرہ مٹی سے لت پت ہو گیا، پھر اُس نے کہا: یہی رب معبود ہے،  
 اذنی اور ابدی، یکتا اور بے مثال! اُس نے اپنے لئے ایک کمرہ بنوایا اور ظاہر کیا کہ امور ہمہ  
 پر غور کرنے وہاں جانا ہے، حالانکہ وہ چھپ کر نماز پڑھتا تھا، اُس نے مجھے تین دفعہ میں چھتسو  
 من (لگ بھگ بارہ ہزار تولے) سونا عطا کیا۔

## ۷۷۔ ایک مسلمان تاجر کے قاتلوں کو سزا

ہند کے ایک باختر سیاح نے کہا: میں ایک نجالان (؟) میں زید بن محمد کے پاس تھا  
 جو اس وقت وہاں کی عرب بستی کا متوتی اور ناظم اسود تھا، ایک شخص کو جس کا نام جوان مرد تھا  
 اور جو اس سے مل کر گیا تھا، کچھ لوگوں نے گھیر لیا، اس سے لڑے، اس کو قتل کیا اور اس کا سامان  
 لوٹ لیا، اس واقعہ کی خبر جس وقت زید بن محمد کو پہنچی میں اُس کے پاس تھا، پتھر سن کر کچھ  
 فارسی جو وہاں موجود تھے کہنے لگے: اب تو ہند کے لوگ فارسیوں پر ہاتھ اٹھانے لگے ہیں اور  
 ان پر چھاپے مارتے ہیں، فارسیوں کا حال خراب ہوتا جا رہا ہے، زید بن محمد ان کی باتیں سن رہا  
 تھا، اُس نے مجھ سے کہا: ذرا سننا یہ کیا کہہ رہے ہیں، یہاں سے ہٹتے ہی یہ لوگ بالکل  
 بھول جائیں گے کہ انہوں نے کیا کہا تھا اور یہ باتیں پھر کبھی زبان پر نہ لائیں گے، میں نے کہا:  
 جی ہاں میں نے سب باتیں سنیں۔ اس واقعہ کے کوئی بیس دن بعد میں ایک دن غلی الصباح

لے جنوب مغربی ساحل ہند کا کوئی شہر نمن ہوناد اور دم شمال مابار، یا جرفتن شمال مابار کی بگڑھی ہوئی شکل ہو۔

زید کو سلام کرنے اس کے گھر گیا تو میں نے وہاں کچھ قیدی دیکھے جن کے ہاتھ کندھوں پر بندھے ہوئے  
 تھے، میں کچھ نہ سمجھا کہ وہ کون ہیں اور آداب کر کے زید کے پاس بیٹھ گیا، لوگ حسبِ معمول  
 سلام کرنے آ رہے تھے۔ سب لوگ جمع ہو گئے تو زید نے کہا: صاحبو! آپ کو معلوم ہے کہ جو ان مرد  
 کے ساتھ جو فارسی نژاد تھا کیا حادثہ پیش آیا، میں نے اس کے قاتلوں کو پکڑ لیا ہے، آپ میں کا  
 ہر فرد کھڑا ہو کر ان میں سے ایک کو قتل کر دے جس طرح انھوں نے آپ کے ہم قوم کو قتل کیا  
 ہمیں اس کا کچھ سامان اور حساب کے کاغذ بھی ملے ہیں جو آپ میں سے کوئی صاحب اپنی تحویل  
 میں لے لیں اور اس کے گھر والوں کو پہنچا دیں، یہ کہہ کر اس نے میری طرف دیکھا گویا اپنے  
 پہلے ریمارک کو یاد دلایا ہو، سب لوگ خاموش بیٹھے رہے نہ کوئی اٹھا اور نہ کسی نے کچھ کہا  
 یہ دیکھ کر زید بن محمد بولا: صاحبو! آپ کا یہ رویہ بڑا نامناسب ہے، مجھے کانٹوں میں گھسیٹ کر خود  
 الگ ہو جاتے ہیں، جمع ہو کر چرمیگوئیاں کرتے ہیں اور جب حق مل جاتا ہے تو آپ میں سے ہر  
 ایک اپنا راستہ لیتا ہے، آپ میرے ساتھ انصاف نہیں کر رہے، واللہ المستعان“ اس کے  
 بعد زید ماجہ کے محل کو گیا اور اس سے اس شخص کو مانگا جس نے جو ان مرد کو قتل کیا تھا، راجہ نے سب  
 ڈاکوؤں کو قتل کر دیا اور عبرت کے لئے ساحل سمندر پر ان کی لاشیں لٹکا دیں۔

# اِشَارِيَه

ابن عبدالرَبِّہ - ۵	بیبی - ۲۷، ۵۲، ۵۳	چین - ۱۶، ۲۱
ابوالحسن محمد بن حرب - ۲۲	بنگال - ۸، ۶	(ج)
ابوسعید - ۱۹، ۲۰، ۲۵، ۲۶	بہار - ۷	جاج نگر - ۸
ابوالفِزار - ۹	بھیل - ۱۲	جرفتن - ۲۲، ۲۹، ۵۷
ابوعمران موسیٰ بن ربلج - ۲۳	بیدمریہ کالج قاہرہ - ۷	جعفر بن راشد - ۲۹
ابو محمد حسن عمر - ۲۳	(د)	(ح)
اُج - ۷	تحفة الألباب - ۲	حدود العالم - ۲۲
آراؤلی - ۱۳	ترکستان - ۹	حماة - ۹
اُریسہ (جاج نگر) - ۶	تغلق شاہ (سلطان محمد بن تغلق)	حیدرآباد سندھ - ۲۲
اسکندریہ - ۱۶، ۳۰	۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۲۵	(خ)
امیر احمد بن خواجہ رشید - ۲۶	۱۴، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱	خواجہ احمد بن خواجہ عمر
(ب)	۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۸	بن مسافر - ۲۰
بحرین - ۱۲، ۱۷، ۲۲	۳۲، ۳۳، ۳۴	(د)
بُخارا - ۲۶	۳۵، ۴۰، ۴۱	دارالکتب قاہرہ - ۲۳
بداؤل - ۷	تقویم التلیدان - ۹	دریائے لکنوتی - ۸
بُورگ بن شہر باد - ۲۳	تہذیب و تمدن - ۸	ولی (دہلی) - ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۳۱، ۳۲
لَبْرہ - ۲۰	(پ)	۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۵، ۲۶، ۳۱
بلا دِلار - ۲۲	تھپتھری - ۱۲	۳۹

صبح الاغشی قلعشندی - ۷	(ش)	دور سمندر یا دوار سمندر - ۷
الصیحیح من اخبار البحار و عجایبها - ۴۳	شام - ۱۵، ۳۶، ۳۷	دیوگیر (صدر مقام) - ۳۶، ۱۸
صیمور - ۵۲، ۴۹	شرفیت ناصر الدین محمد حسین	دیوگیر (صوبہ) - ۴۱، ۹، ۷
(ع)	کارمی زمرودی - ۳۹	(س)
عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز	شیخ ابوبکر بن ابی حسن ملتانی	رائے (راجہ دکن) - ۴۱
۵۶	۴۵	روس - ۳۰
عبدالواحد فتویٰ - ۴۹	شیخ برہان الدین ابوبکر خلیل	(ز)
عجائب الہند - ۴۳	بزمی - ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۹	زید بن محمد - ۵۸، ۵۷
عصند (قاضی یزد کالہا کا)	۴۱، ۲۷	(س)
۲۶، ۲۵	شیخ برہان الدین ساغر جی	ساناتا - ۷، سرستی - ۷
العقد الفرید - ۵	شیخ سمرقند - ۲۸، ۲۷	سکندر اعظم - ۲۲، ۲۱
علامہ سراج الدین ابو صفار	شیخ بہار الدین بن سلام - ۴۵	سلطان بلال دیو - ۷
عمر بن احمد شبلی عوفی - ۷	شیخ شمس اصفہانی - ۴۰	سلیمان تاحیر - ۵۶
۲۳، ۲۴، ۲۸، ۲۹	شیخ شہاب الدین - ۴۰	سمرقند - ۲۷
۳۰، ۳۲، ۳۴، ۳۵	شیخ مبارک بن محمود انباتی	سند پور - ۴۷
۳۹، ۴۰	۱۵، ۱۴، ۱۸، ۱۷، ۱۰، ۱۳	سندان - ۵۳
علی بن منصور عقلی - ۴۲، ۱۷	۳۰، ۲۴، ۲۲، ۱۸، ۱۴	سندھ - ۱۰، ۳
۴۹	۳۱	سویارہ - ۵۲
عمر بن خطاب - ۴۹	شیخ محمد خجندی - ۳۷، ۲۷، ۲۶	سید شریف تاج الدین بن ابی
عمر بن عبدالعزیز - ۵	(ص)	مجاہد سمرقندی - ۲۶، ۲۴
عمری (مولف مسالک الأبصار) - ۴۳	صابندہ - ۱۰	پیوستان - ۷

عوض (صوبہ) - ۷۰	گولم یا گولم ملی - ۵۳، ۸، ۵	ملک را - ۵۶
(غ)	(گ)	ملک شاہ بن آلپ ارسلان
عزیز (عزین) - ۱۰، ۹	گجرات - ۸	۲۲
غیاث الدین محمد - ۲۶	گنگا - ۸	طیبار (مالا پار) - ۸
(ف)	(ل)	مائی نارنگی - ۲۴
فتن - ۸	لاندن - ۲۳	منصورہ - ۲۴
(ق)	لاہور - ۷	نیفتن - ۸
قراچل - ۶	لکھنوتی - ۷	مہاراشٹرا - ۲۷
قطب الدین ایبک - ۳۹	لنکا - ۸، ۵، ۲	مہرک بن رایت - ۵۶
قطب الدین شیرازی - ۲۰	(م)	میو پوٹامیہ - ۱۰
قطب مینار - ۱۴	مالوہ - ۸، ۷	(ن)
قلقندی - ۷	مانگیر - ۲۴	ناد ہا ورم - ۵۷
قندہار - ۱۰	ماوراء النہر - ۹	نجالان؟ - ۵۷
قنوج - ۸، ۷	محمد بن قاسم - ۱۰	نریدا - ۲۴
(ک)	مسالک الالبصار - ۲۳، ۲	نظام الدین ابوالفضائل بھٹی
کافور خشیدی - ۲۳	مصباح المنیر - ۲۶	بن حکیم طہاری - ۲۶، ۲۵، ۹
کرہ - ۷	مصر - ۱۵، ۱۳، ۷، ۷	نعیم بن حماد - ۵
کشمیر - ۵۶، ۲۶	۲۳	(لا)
کلا نور - ۷	معبّر - ۸، ۷	ہانسی - ۷
کمال الدین بن برہان - ۱۸	ملا پار (مالا پار) - ۵۷، ۲۴	پدایہ (فقہ حنفی کی کتاب) - ۲۳
کوفہ - ۲۰	ملتان - ۲۷، ۱۰، ۱۹، ۷	ہمالیہ - ۹

	۳۰۱۴۱۴۱۴۱۴	۳۰۱۴۱۴۱۴۱۴
(۱۵)	(۱۶)	۳۰۱۳۸۱۳۵۱۳۲
۲۰۱۹ - یغضان	ولجہ رائے (عرب بہرا)	۵۰۱۴۵۱۴۴۱۴۲
۱۲ - مین	۵۶۱۴۴	۵۴۱۵۱
	۵ - و نیادیت	ہندوستان - ۱۲۱۰۱۵



ضوء جديد على تايخ اهند

من مخطوط عربي

ضبطه وصححه وشرح غرائبه

خورشيد احمد فارق

استاد آداب اللغة العربية

بجامعة دهلي

ندوة المصنفين دهلي -

ثمن النسخة روبتيان

# أقاليم السلطان محمد بن تغلق



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مُقَدِّمَةٌ

إِسْمُ الْمَخْطُوطِ مَسَالِكُ الْأَبْصَارِ فِي مَمَالِكِ الْأَمْصَا  
لِابْنِ فَضْلِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ، وَوُلِدَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِدِمَشْقَ سَنَةِ ١٠٤٥  
فِي أُسْرَةٍ بَنِيْلَةٍ عَرِيْقَةٍ فِي الْعِلْمِ وَالشَّرَفِ وَتَلَقَّى الْعُلُومَ  
بِهَا وَبِالْقَاهِرَةِ وَالْحِجَازِ مِنْ أَعْيَانِ عُلَمَاءِ الْقَرْنِ الثَّامِنِ  
فِي الشَّرْقِ الْأَوْسَطِ مِنْ بَيْنِهِمُ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّينِ ابْنُ يَتِيمِيَّةَ  
فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ تَحْصِيلِ الْعِلْمِ أُتِّصَلَ بِالْحُكُومَةِ وَتَوَلَّى مَنَاصِبَ  
هَامَةً بِالْقَاهِرَةِ مِنْهَا الْقَضَاءُ وَالْكِتَابَةُ، وَتُوِّفِيَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ سَنَةَ ١١٤٥ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الْخَمْسِينَ مِنَ الْعَمْرِ -

كَانَ لَهُ قَدَمٌ رَاسِخٌ فِي الْأَدَبِ وَالْأَنْشَاءِ وَالتَّارِيخِ  
وَالْجِغْرَافِيَّةِ، وَلَقَدْ سِيَّالَغَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى مَعَارِفِهِ وَمَوَاهِبِهِ  
عَدَّةٌ مَعَاصِرِيَّةٌ مِنْ بَيْنِهِمْ صَاحِبُ الدِّينِ الصَّفَّادِيُّ  
الْمِتَوَفَّى سَنَةَ ١١٤٥ الَّذِي قَالَ فِي كِتَابِهِ الْوَافِي بِالْوَفَايَاتِ:

” رَزَقَهُ اللَّهُ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ لَمْ أَرَهَا أُجْتَمِعَتْ فِي

غَيْرِهِ وَهِيَ الْحَافِظَةُ، فَمَا طَالَعَ شَيْئًا إِلَّا كَانَ مَتَحَضَّرًا  
لَأَكْثَرِهِ، وَالذَّاكِرَةُ الَّتِي إِذَا أَرَادَ ذِكْرَ شَيْءٍ مِنْ زَمَنِ مَتَقَدَّمًا  
كَانَ ذَلِكَ حَاضِرًا كَأَنَّهُ إِذَا مَرَّ بِهِ بِالْأَمْسِ، وَالذِّكَاةُ  
الَّذِي يَتَسَلَّطُ بِهِ عَلَى مَا أَرَادَهُ وَحُسْنُ الْقَرْمِيَّةِ فِي  
النَّظْمِ وَالتَّنْثَرِ، أَمَا فِكْرُهُ فَلَعَلَّهُ فِي ذُرُورَةٍ كَانَ أَوْجَ

الفاضل (القاضي المصري المتوفى ٥٩٦ هـ) لها حضيضها  
ولا أرى أحداً يلحقه فيه جودة وسرعة وأما نظمه  
فلعله لا يلحقه فيه إلا أفراداً.

صنف العُمري عدّة كتب في الأُنشَاء والأدب والتاريخ  
أهمها كتاب مسالك الأبصار وهو كتاب شامل ضمّم  
في المعارف العامة أُستغرق عشرين مجلداً كبيراً حين  
نُسخ لأول مرة، وصورة هذا الكتاب الفوتوغرافية  
محفوظة الآن بدار الكتب المصرية (المكتبة الخديوية  
سابقاً) في بضعة وأربعين مجلداً، أما التأليف في  
المعارف العامة فبدأ في القرن الثالث للهجرة، وإنما دعا  
إلى ذلك ضرورة توسيع نطاق المعارف وتنويعه في عمّال  
الدولة العباسية عامة والكتاب والوزراء خاصة الذين  
لزمهم الأطلاع على علوم مختلفة من النثر والنظم  
والتاريخ والجغرافية والأحوال الاجتماعية والتجارية  
السائدة في البلاد، وأول من ألف في المعارف العامة  
بصورة مرتبة هو الكاتب الشهير القاضي ابن قتيبة  
المتوفى سنة ٢٣٧ هـ فإنه وضع كتاباً مستعاً كبيراً سماه عُيون  
الأخبار، وفي القرن الثامن من الهجرة النبوية ظهر  
كتابان هامان في المعارف العامة - نهاية الأرب  
للنُّوري المتوفى سنة ٧٣٣ هـ ومسالك الأبصار لصاحبنا العُمري

١. فوات الوفيات لابن شاعر الكُتبي مصر ١/٧

وهذا أوسع وألنفع وأكثر تنوعاً من أخته، ولقد جمع  
العُصْرِي في مؤلفه هذا قِسْطاً وافراً من المعارف التي  
كانت مبعثرة في كتب ضاع بعضها منذ عصرة أو لا  
يزال مستوراً في خبايا المكاتب المنجورة وإِنَّه أضاع إلى  
ذلك مواداً هامة اقتبسها شفهياً من معاصريه  
كالرحلة والمعلمين والسفراء والتجار، ومُعْظَم ما كتبه  
عن الهند من هذا لقييل، وكان رحمه الله يُعنى  
عناية بالغة بالحوادث التاريخية ودواعيها الخفية  
وأحوال الأمم السالفة عامة والتي عاصرتة خاصة، يقول  
الصفدي:

” ولم أر من يعرف تواريخ المغل من لدى جنكيز  
خان وهلم جرأ معرفته وكذلك ملوك الهند والأتراك،  
وأما معرفة المسالك والمسالك وخطوط الأقاليم  
والبلدان وخواصها فإنه إمام وقته “

وجدتُ بدار الكتب المصرية بالقاهرة نسختين  
من المسالك إحداهما مصورة والأخرى مكتوبة باليد  
وكلتاها مليئتان بالأغلاط النَّسخية ولا سيما الجزء  
الذي يتعلق بالهند، وكل واحدة من هاتين النسختين  
تختلف من الأخرى من حيث نقص المضمون وزيادته  
وترتيبه وألفاظه.

ولقد وضع المؤلف باباً طويلاً تحت عنوان "مملكة  
الهند والسند" ذكر فيه السلطان محمد بن تغلق  
أحد كبار ملوك الهند الذي حكم لأكثر من ربع قرن  
أى من ٧٢٥ إلى ٧٥٢ هـ (١٣٢٥-١٣٥١ م) ويتضمن  
هذا الذكر أخباراً ذات أهمية باللغة عن الهند في  
شؤونها الاجتماعية والاقتصادية والإدارية في القرن  
الرابع عشر من الميلاد، والذي يمتاز به هذا الباب  
هو أن المؤلف أخذة عن أفواه الناس كالرحلّة  
والمعلمين الذين عاشوا مع السلطان أو قابلوه أو  
شاهدوا أعماله، ومبالاشك فيه أن بعض ما رووه  
من كثرة عسكر السلطان وخرائنه وجودة لمشوب  
بالخطأ والغلو، والذي يزيد قيمة هذا الباب أنه يشتمل  
على حقائق تاريخية وسياسية واجتماعية واقتصادية  
لا تكاد توجد في أصل آخر من الكتب الفارسية التي  
ألفت في الهند، أضف إلى ذلك أننا نجد فيه صورة  
السلطان في آراءه وأعماله ورغباته مختلفة عما  
صوّرها بعض مؤرخيه الذين أسخطهم لأسباب شخصية  
أو عقلية أو دينية، وفضلاً عن هذا الباب ففي الكتاب  
ولا سيما الجزء الثاني منه فوائد كثيرة ترفع القناع عن  
كثير من تقاليد أبناء الهند وعاداتهم وآراءهم وديانتهم  
في القرون الوسطى -

خورشيد احمد فارق

دسمبر ١٩٦٠ سنه

# مملكة الهند والسند

## القمهيد

وهذه مملكة عظيمة الشأن لا تقاس في الأرض بمملكة سواها لا تساع أقطارها وكثرة أموالها وعساكرها وأبهة سلطانها في ركوبه ونزوله ودست ملكه، وفي صيتها وسمعتها كفاية. ولقد كنت أسمع من الأخبار الطائفة<sup>٢</sup> (وأقرأ في) الكتب المصنفة ما يملأ العين والسمع، وكنت لا أقف على حقيقة أخبارها لبعدها عنا، فلما شرعت في تأليف هذا الكتاب وأتت ثقة الرواة وجدت أكثرهما كنت أسمع، وأجل مما كنت أظن، وحسبك ببلاد في مجرها الدر وفي برها الذهب وفي جبالها الياقوت والأماس<sup>٣</sup> وفي شعابها العود والكافور، وفي مدنها أسيرة الملوك، ومن وحوشها الفيل

١- في الأصل : يقاس خطأ.

٢- : طليحة بالياء.

٣- : الماس.

٤- : في شعابها محرفا.

والكزكذن، ومن حديدتها السيوف الهندية،  
وبها معادن الحديد والزيت والرصاص، ومن بعض  
نباتها الزعفران، وفي بعض أوديتها البلور، خيراتها  
موفرة، وأسعارها رخيصة وعساكرها لا تعد ومملكتها لا  
تعد، لأهلها حكمة ووفور العقل، أملك الأمم  
لشهواتهم وأبدنهم للنفوس فيما يظن به الزلفى.

قال محمد بن عبد الرحيم الأقليشي الغرناطي في  
تحفة الألباب : والمُلك العظيم والعدل الكبير والنعمة  
الجزيلة والسياسة الحسنة والرّخاء الدائم والأمن  
الذي لا خوف معه في بلاد الهند والصين، وأهل  
الهند أعلم الناس بأنواع الحكمة والطب والهندسة  
والصناعات العجيبة التي لا يقدر على مثلها، وفي  
جبالهم وجزائرهم ينبت شجر العود والكافور وجميع  
أنواع الطيب كالقرنفل وجوزبوا والسنبُل والدارصيني  
والقرفة والسليخة والقاقلّة والكبابة والبسباسنة

١ - في الأصل : الحامد .

٢ - " : الزيتق .

٣ - " : منابتها .

٤ - " : الأفليسي محرّفاً، أُتليش بليدة من أعمال طليطلة

معجم البلدان لياقوت الحنوي مصر ١٩٠٦ / ٢١٣

٥ - في الأصل : والسدحه .

٦ - " : والباقلي مصحفاً .



وأَنواع العقاقير، وعندهم غزال المسك وقِطَّة الزَّباد،  
ويُخرج من بلادهم أَنواع اليواقيت وأكثرها من جزيرة  
سرنديب.

## خطاب ملك الهند إلى عمر بن عبد العزيز

وقد حكى ابن عبد ربه في العقد (الفريد) عن  
نُعيم بن حَمَّاد قال: بعث ملك الهند إلى عمر بن  
عبد العزيز كتابا فيه: من ملك الأملاك الذي هو  
ابن ألف ملك وتحتَه بنت ألف ملك وفي مربيته  
ألف فيل (والذي له نهران) ينبتان العود والألوة والجزر  
والكافور الذي يوجد رميحه على اثني عشر ميلا، إلى  
ملك العرب الذي لا يُشرك بالله شيئا: أما بعد  
فأني بعثت (إليك) بهدية وما هي بهدية ولكنها  
تحية وقد أحببت أن تبعث إلى رجلا يعلمني ويفهمني  
الأسلام والسلام، يعنى بالهدية الكتاب.

١- في الأصل: الرباد بالراء.

٢- في الأصل: وفي

٣- لا يوجد ما بين القوسين في الأصل، وقد أخذته من العقد

الفريد، مصر، ١٩٤٠، ٢/٣٠٢

## مدى مملكة السلطان تغلق

حدثني الشيخ العارف المبارك بقية السلف الكرام مبارك بن محمود الأنباقي من ولد شاذان الحاجب الخاص وهو الثقة الثبت، وله الأطلاع على كل ما يحكيه لمكانته ومكانة أسلافه من ملوك هذه البلاد كبارا وصغارا، قال: إن هذه المملكة متسعة غاية الاتساع يكون طولها ثلاث سنين بالسير المعتاد وعرضها ثلاث سنين فيما بين سومنات و سرنديب (السيلان) إلى غزنة وطولها من الفُرْضة المقابلة لعدن إلى سدّ الأسكندر عند مخرج البحر الهندي من البحر المحيط متصلة المدن ذوات المناير والأسيرة والأعمال والقرى والضياح والرسايق والأسواق لا يقطع بينها همسة ولا يفصل بينها خراب، قلت: وفيما ذكر من هذه المسافات طولاً وعرضاً نظراً، إذ لا يفنى جميع المعمورة بهذه المسافة ألهم إلا أن كان مرادة أن هذه

١- في الأصل : ايباقي محرفاً.

٢- " : صاحب خاصي ولعل الصواب ما قررته.

٣- " : ينقطع.

٤- " : عرض.

مسافة من ينتقل فيها حتى يحيط بجميعها مكانا مكانا،  
 فيحتمل على ما فيه، قال: وفي طاعة السلطان  
 أهل بلاد قراجل لهم منه هدنة وأمان على  
 قطاع يحمل إليه منهم، وهذا جبل قراجل به  
 سبعة معادن ذهباً يحصل منها ما لا يحصى،  
 وجميع هذه البلاد براً وبحراً مجموعة لسلطانهم  
 القائم الآن إلا الجزائر المبعثرة في البحر، فأما  
 الساحل فلم يبق به قيد شبر إلا بيده فتح معاقله  
 وملك معاقله، وله الآن الخطبة والسكة في جميع  
 هذه البلاد لا يشاركه فيها مشارك.

## فتوح السلطان تغلق

قال الشيخ مبارك: ولقد حضرت معه من  
 الفتوحات العظيمة ما أقوله عن المشاهدة والعيان  
 على الجملة لا على التفصيل خوفاً من إطالة الشرح،  
 فأول ما فتح بلاد جاج نكر وبها سبعون مدينة  
 جليلة كلها بنادر على البحر دخلها من الجوهر والفيلة  
 والقماش المتنوع والطيب والأفاويه، ثم فتح بلاد  
 لكنوتى وهي كرسى تسعة ملوك، ثم فتح بلاد دواكير

١ - ما بين القوسين من النسخة المصورة.

٢ - في الأصل: المعقله.

٣ - " : تسع.

(ديوكير) ولها أربع وثلاثون قلعة كلها جليلات المقدار، قال الشيخ برهان الدين أبو بكر بن الخلال البزري: وبها ألف قرية ومائتا ألف قرية، عدنا إلى حديث الشيخ مبارك قال: ثم فتح بلاد دور سمندر في النسخة المصورة سمند فقط) وكان بها السلطان بلال الديو وخمسة ملوك كفار، ثم فتح بلاد مغبر وهو إقليم جليل له تسعون مدينة بناذر على البحر يجيء من دخلها الطيب واللاس والقماش المتنوع و لطائف الآفاق.

## أقاليم المملكة

وحدثني الفقيه العلامة سراج الدين أبو الصفاء عمر بن الحسن بن أحمد الشبلي العوضي من إقليم عوض من الهند (أترأپرديش حاليا) وهو من أعيان الفقهاء الذين يحضرون حضرة السلطان بداهلي أن أمهات الأقاليم التي في مملكة هذا السلطان ثلاثة وعشرون إقليمًا. وهي:

- ١- في الأصل : خمس .
- ٢- " : يحيى .
- ٣- " : المنذع .
- ٤- " : راجع الخريطة .

١. إقليم دهلي .
٢. إقليم دواكير (ديوگير)
٣. إقليم ملتان
٤. إقليم كهرام
٥. إقليم سامانا
٦. إقليم سيوستان
٧. إقليم أيج (أعلى السند)
٨. إقليم هانسي
٩. إقليم سرسوتي (البنجاب الشرقي)
١٠. إقليم معبر (مدراس)
١١. إقليم تلنك (شرقي آندھرا)
١٢. إقليم جرات
١٣. إقليم بداون
١٤. إقليم عوض (أوده)
١٥. إقليم قنوج
١٦. إقليم لکنوتي (بنغال)
١٧. إقليم بهار

١- في الأصل : كهران مصحفا .

٢- : سومنات وفي المصورة : سيوستان والصحيح

ما كتبتة وكان سيوستان إقليما في أسفل السند متدا

إلى الغرب .

٣- في الأصل : هامى

١٨. إقليم كَرَهِ (إله آباد)

١٩. إقليم مالو١

٢٠. إقليم لاهور٢

٢١. إقليم كلا نور٣

٢٢. إقليم جاج نگر (أتربيسه)

٢٣. إقليم دور سمندر (ميسور وكيرالا)

وهذه الأقاليم تشتمل على ألف مدينة ومائتي مدينة  
كلها مدن ذوات نيايات ويجمعها الأعمال والقرى العامرة  
الأهله لا أعرت ما عدد قراها، إنما أعرت أن إقليم قنوج  
مائة وعشرون لكا، كل لك مائة ألف قرية فيكون اثني  
عشر ألف ألف قرية (٩)، وإقليم مالو١ أكبر من قنوج ولكن  
لا أقرر لكم عدده، وأما المعبر فيشتمل على عدة جزائر  
كبار كل واحد منها مملكة جليلة مثل كوم وفستن  
والسّيلان ومليبار.

## مائتا ألف سفينة على نهر الغنغ في بنغال

قال الشيخ مبارك: وعلى اللكنوتي مائتا ألف مركب  
صغاراً خفافاً للسير إذا رمى الرامى في آخرها سهماً وقع

١ — في الأصل: ملاق محرقاً.

٢ — " : نهار محرقاً.

٣ — " : كافور محرقاً. كلا نور هو إقليم هماچل پراديش حالياً.

٤ — " : لا أحرر، والراجح أقرر.

في وسطها لسرعة جريانها، هذا غير الكبار، ولا تبلغ بعض هذا العدد (٩)، ومنها ما فيها الطواحين والأفران والأسواق، وربما لا يتعرف بعض سكانه ببعض إلا بعد مدة لا تسامها وعظمتها.

## ديوغير (ديوغير أو اورنغ آباد)

ومدينة دهلي هي قاعدة الملك ثم بعدها قبة الإسلام، قال ودهلي في الاقليم الرابع، قلت وهكذا قال صاحب حجة (أبو الفداء) في تقويم البلدان، قال الشيخ مبارك: وأما قبة الإسلام فتكون في الثالث وفارقها وما تكاملت، ولي الآن عنها ست سنين وما أظنها تكون قد تكملت لعظم ما حصل الشروع فيه من اتساع خطة المدينة وعظم البناء وأن هذا السلطان كان قد قسمها على أن تنبى محلات لأهل كل طائفة فجعل الجند في محلة والوزراء والكتاب في محلة، والقضاة والعلماء في محلة والمشائخ والفقراء في محلة، والتجار والكسّاب في محلة وفي كل محلة ما يحتاج إليه من المساجد والمآذن والأسواق والحمامات والطواحين والأفران وأرباب الصنائع

١- في الأصل : محلة .

٢- " : وأسباب .

من كل نوع حتى الصُّواعِ والصِّبَاغِينِ والدَّبَاغِينِ  
حتى لا يحتاج أهلُ محلةٍ إلى أخرى في بيعٍ ولا شراءٍ  
ولا أخذٍ ولا عطاءٍ لتكون كل محلة مدينة مفردة  
قائمة بذاتها غير مفتقرة في شيء إلى سواها.

## الخراب والإقفار في المملكة

وليس في هذه المملكة خراب إلا تقدير عشرين  
يوماً مما يلي غزنة لتجاذب صاحب الهند وصاحب  
تركستان وما وراء النهر بأطراف المنازعة أو جبال  
معطلة أو شعاباً مشتبكة، ومتحصلات تلك  
من باب العطر والأفاويه والعقاقير الداخلة في  
أدوية الطب أعود نفعا من (٨/٥) داخلات  
المزروعة بما لا يقاس.

## مُلْتَان

قلت وقد وَفَّقَنِي الفاضل نظام الدين يحيى بن  
الحكيم على تاليف قديم في البلاد، وذكر فيه أن جميع  
قرى ملتان مائة ألف قرية وستة وعشرون ألف  
قرية ماثبة في الديوان، هو وداهلي في الرابع ومعظم

١- في الأصل : ولا إعطاء.

٢- شعرا وذلك تصحيفت.



المملكة في الثاني والثالث ، وكلها فسيحة وبلادها  
صحيحة إلا مزارع الأرزفانها وخيمة ويقاعها ذميمة،  
وحكى في ذلك التأليف أن محمد بن القاسم الشقفي  
أصاب بالسند أربعين بهاراً من الذهب، كل  
بهار ثلاث مائة وثلاثة وثلاثون مئاً. قال: وإلى بلاد غزنة  
والقندهار آخر حدادها.

## الأنهار والمناخ والجوب والفواكه

وسألت الشيخ مبارك كيف بر الهند وضواحيه  
فقال لي: إن به أنهاراً ممتدة تقارب ألفاً نهر صفاراً  
وكباراً، ومنها ما يضاهي النيل عظم ومنها ما هو دونه  
ومنها ما دون ذلك المقدار، وما هو مثل بقية الأنهار،  
وعلى ضفاف الأنهار القرى والمدن وبه الأشجار  
الكثيفة والمروج الفسيحة، وهي بلاد معتدلة  
لا يتفاوتت حالات فصولها، ليست بمفرطة في حر  
ولا برد كأن كل أوقاتها الربيع إلى ما يليه من الصيف.  
وبها أنواع من الجوب: الحنطة والأرز والشعير  
والحنص والعدس والماش واللوبيا والسَّمِيم، وأما  
الفول فلا يكاد يوجد فيها. قلت: وأظن السبب

١- في الأصل: نهراً عرناً.

٢- " : وأظن عدم الفول بها لأنها

لعدم القول بها أنها بلاد الحكماء وعندهم أن الفول  
يُفسد جوهر العقل ولهذا حرّمته الصابئة، قال :  
وبها من الفواكه شئ من التين والعنب والرمان  
صنوبر الحلوى والمرّ والحامض، والموز والخوخ والأترج  
والليمون والليم (؟) والنارج والحمر والبجيز والتوت  
الأسود المسمى بالفرصاد، والبطيخ الأصفر والأحمر  
والخيار والقثاء والعجور<sup>٢</sup>، والتين والعنب أقل ما يوجد  
من بقية هذه الأنواع، أما السفرجل فيوجد بها ويطلب  
إليها وأما الكمثرى والتفاح فهما أقل وجوداً  
من السفرجل وبها فواكه أخرى لا تهمد في مصر والشام  
والعراق وهي الأنبا واللهوا والصج والكريكا وإيجي والبكي  
والنغزك وغير ذلك من الفواكه الفائقة اللذيذة وأما  
النارجيل فهو شجر بري..... ملو الجبال والنارجيل  
والموز بدهي أقل مما حولها من بلادها على أنه الموجود  
الكثير، وأما قصب السكر فإنه بجميع البلاد كثير

١- في الأصل : الجمز، التصحيح من صبح الأعشى للقلقشندي

مصر ٨٣٥، والخمر القمر الهندي.

٢- العجور شريكبير يشبه القرعة يصنع منه

الحلاوة.

٣- نوع جيد من الأبنج أو الملتغا.

٤- يظهر أن بعض الكلمات سقطت هنا من الكتابة.

مستهن ومنه نوع أسود جاف صلب الغيدان  
وهو أجوده للأمتصاص لا للاعتصار وهو مما لا يوجد  
في سواها، ويجعل من بقية أنواعه السكر العظيم الكثير  
أرخص من سكر الثبات والسكر المعتاد ولكنه  
لا يجهد بل يكون كالسبيد الأبيض، وبها الأرز  
على ما حدثني به الشيخ مبارك على أحد وعشرين  
نوعاً وعندهم اللفت والجزر والقرع والبادنجان والهلبيون  
والزنجبيل، وهم يطبخونه إذا كان أخضر كما يطبخ  
الجزر وله طعم طيب لا يعادله شيء، وبها السلق  
والبصل والثوم والشماز والصعتر وأنواع الرياحين  
من الورد والنيلوفر والبنفسج والبان وهو الخلاف  
والزجيس وهو العهر وتمر الحنا وهو الفاغية كذلك  
الشيح ومنه وقيدهم وأما الزيت فلا يأتيهم إلا

١- في الأصل : جفا مصحفاً .

٢- " : الرخيص .

٣ " : من السكر النبات .

٤ " : والقدم، وفي المصورة : والفول وكلاهما محرقان .

٥- " : والثمار بالثناء .

٦ " : ولليوفر .

٧- " : تامر الحنا .

٨- " : اليشرح مصحفاً .

جنباً، أما العسل فأكثر من الكثير، وأما الشمع  
فلا يوجد إلا في دور السلطان ولا يسمع فيه لأحد.

## المواشى والطيور

وهي ما لا يحصى من الدواب السائمة من  
الجواميس والأبقار والأغنام والمعز ودواجن الطير من  
الديجاج والحمام البلدى والأوز، وأقل أنواعه فكثير  
لا يُعبأ به ولا قيمة له.

## الأطعمة والأشربة

ويباع بأسواقها من الأطعمة المتنوعة كالشواء  
والأرز والمطبخن والمقلب والمِنوع والحلوى المتنوعة على  
خمسة وستين نوعاً، ومن الفقاع والأشربة مسالا  
يكاد يُرى في مدينة سواها.

## أصحاب المهن

١٠/٥ وبها من أصحاب الصنائح للسيوف  
والقسي والرماح وأنواع السلاح والزرد والصوغ  
والزراكنش والسراجين وغير ذلك من أرباب كل  
صنعة مما يختص بالرجال والنساء وذوى السيوف

١ - في الأصل لا يوجد كلمة "من" والمحل يقتضيتها.

والأقلام وعامة الناس مالا يحصى لهم عدد .

## الجبال والبغال والخيول

وأما الجبال فقليلة لا تكون إلا للسلطان ومن  
عنده من الخانات والأمراء والوزراء وأكابر أرباب  
الدولة، وأما الخيل فكثيرة وهي نوعان: عرب  
وبراذين وأكثرها مما لا يُحمد فعله، ولهذا يجلب  
إلى الهند من جميع ما جاورها من بلاد الترك  
وتقاد إليه العرب من البحرين وبلاد اليمن والعراق  
على أن في داخل الهند خيلاً عراقية كريمة الأحسن  
يتغالى في أثمانها ولكنها قليلة ومتى طال مكث  
الخيول بها اعتلت، وأما البغال والحمير فيعاب  
عندهم ركوبها ولا يستحسن فقيه ولا ذو علم  
ركوب بغلة، أما الحمار فإن ركوبه عندهم مذلة  
كبرى وعار عظيم، بل ركوب الكل الخيل،  
وأما الأثقال فخاصتهم يحمل على الخيل  
وعامتهم تحمل على البقر، يجعل عليها  
الأكف فيحمل عليها وهي سرليجة  
المشي متدة الخطى.

١- في الأصل: يجتبل -

٢- الخطا -

بلدة دهلي ومبانيها ولبساتينها ومدار سورها

ومستشفياتها وآبارها وصهاريجها

وسألت الشيخ مبارك عن مدينة دهلي وما هي عليه وترتيب سلطاتها في أحواله، فحدثني أن دهلي مدائن جمعت مدينة ولكل واحدة اسم معروف، وإنما دهلي واحدة منها، وقد صار يطلق على الجميع اسمها وهي ممتدة طولاً وعرضاً يكون دور عمراتها أربعين ميلاً بناؤها بالحجر والآجر وسقفها بالأخشاب وأرضها مفروشة الحجر أبيض شبيهه بالرخام، ولا يبنى بها أكثر من طبقتين وفي بعضها (١١/٥) واحدة ولا يفرش بالرخام إلا للسلطان، قال الشيخ أبو بكر بن الخلال: هذه دور دهلي العتيقة، فأما ما أضيف إليها فغير ذلك، قال: وجملة ما يطلق عليه الآن اسم دهلي واحدة وعشرون مدينة (ولبساتينها على استقامة) كل خط اثنا عشر ميلاً من ثلاث جهات. فأما الغربي

١ - في الأصل : مثلاً .

٢ - " : أحد وعشرون .

٣ - " : ما بين القوسين من النسخة المصورة ١٩٢/٢

فعاطل لمقاربة جبل لهاية .  
 وفي دهلي ألف مدرسة ، وبها مدرسة واحدة  
 للشافعية وسائرهما للحنفية ونحو سبعين مارستانا ،  
 وتسمى بها دور الشفاء ، وفيها وفي بلادها من الخواق  
 والرُّبُط عدة الفى مكان ، وبها الديارات العظيمة  
 والأسواق المستدة والحمامات الكثيرة ، جميع  
 مياهها من آبار مختفرة قريبة المستسقى ، أعمق ما  
 يكون سبعة أذرع عليها السواقى ، وأما شرب أهلها  
 فمن ماء المطر فى أحوض وسيعة تجتمع فيها الأمطار  
 كل حوض يكون قُطْرُهُ غلوة سهم أو أزيد ، وبها  
 الجامع المشهور المأذنة التى قال إنه ما على بسبب  
 الأرض لها شبيهه فى سمكها وأرتفاعها ، قال الشيخ  
 برهان الدين البرى الصوفى إن علوها فى السماء  
 ستمائة ذراع .

قال الشيخ مبارك : أما قصور السلطان ومنازله  
 بدھلى فإنها خاصة بسكنه وسكن حريمه ومقاصير  
 جواريه وحظاياها وبيوت خدومه وهما ليكه ، لا يسكن  
 معه أحد من الخانات ولا من الأمراء ، ولا يكون  
 به أحد منهم إلا إذا حضر للخدمة ، ثم ينصرف

١- فى الأصل : ألفين مكانا .

٢- " : تنظرة .

كل واحد إلى بيته، وخدمتهم مرتين في كل شهر  
في بكرة كل يوم وبعد العصر منه.

## الجند والأمرأء

ورُتب الأمرأء على هذه الأنواع : أعلاهم قدماً  
الخانات، ثم الملوك، ثم الأمرأء ثم الأصغرارية، ثم  
الجند، وفي خدمته ثمانون خاناً أو أزيد وعسكرة  
تسعمائة ألف فارس، من هؤلاء من هو مجزته  
ومنهم في سائر البلدان، يجري عليهم كلهم ديوانه  
وليشملهم إحسانه، وعساكره من الأتراك والخطا  
والفرس والهند، ومنهم البهالوين والشتارد، ومن  
بقية الأنواع والأجناس كلهم بالخيال المسومة والسلاح  
الفاوق والتجمل الظاهر الزايد، وغالب الأمرأء  
والجند تشتغل بالفقه ويتمذهبون خاصة، وأهل  
الهند عامة، لأبي حنيفة، وله ثلاثة آلاف فيل  
محففة (٩)، تلبس في الحروب بركصطوانات الحديد  
المدهب، وأما في أوقات السلم فتلبس جلال  
الديباج والوشى وأنواع الحرير وتزين بالقصور والأسرَّة

١ - لعل هاتين الكلمتين مصحفتان عن البهيل والشتارية

وهما طائفتان باسليتان من مقاتلة الهندوس.

٢ - في الأصل : الركصطوافات



المصقحة وتشد عليها البروج من الخشب المسهرة  
ويَبَوُّها رجال الهند مقاعد للقتال ويكون على  
الفيل من عشرة رجال إلى ستة رجال على قدر  
إحتمال الفيل، وله عشرون ألف مملوك أتراك، قال  
البرزى : وعشرة آلاف خادم خصى، وألف خزندار  
وألف بشمقدار، وله مائتا ألف ره (١٣/٥) عبد ركابية  
تلبس السلاح ويمشي في ركاب السلطان وتقاتل  
رِجَالاً بين يديه، وليس يستخدم أحد من  
الخانات والملوك والأمراء والأصفهارية أجناداً  
تقطع لهم الأقطاعات من قبله كما هو في مصر  
والشام بل ليس يكلف الواحد منهم إلا نفسه  
وحده، أما الجند فاستخدمهم إلى السلطان  
وأرزاقتهم من ديوانه، ويبقى كل ما تعين للخان أو  
الملك أو الأمير أو الأصفهارية خاصاً لنفسه والحجاب  
وأرباب الوظائف وأصحاب الأشتغال من غير أرباب

١- في الأصل : يتبوا .

٢- " : الترسي .

٣- حَمَلَة النعل السلطاني .

٤- في الأصل : رجاله

٥- كلمة لذلك قبل الخان وليس لها عمل .

٦- في الأصل : خاص مكاناً خاصاً .

السيوف من الخانات والملوك والأمراء لكل رتبة  
تناسبهم على مقدارهم<sup>٢</sup> فأما الأصفهارية فلا  
يتأهل<sup>٣</sup> منهم أحد لقرب السلطان، وإنما يكون  
منهم نوع الولاية ومن يجري تجرأهم، الخان يكون له  
عشرة آلاف فارس، وللملك ألف فارس، وللأمير  
مائة فارس وللأصفهارية دون ذلك، وأما أرزاقهم  
فيكون للخانات والملوك والأمراء بلاد مقررة عليهم  
من الديوان إن كانت لا تزيد فإنها لا تنقص، والغالب  
أن تجيء أضعاف ما عبرت به، ولكل خان لكان، وكل  
لك مائة ألف تنكة وكل تنكة ثمانية دراهم، هذا  
خاص له، لا يخرج منه لجندى من أجناده شئ،  
ولكل ملك من ستين ألف إلى خمسين ألف تنكة  
ولكل أمير أربعين ألف تنكة، وللأصفهارية من  
عشرين ألف تنكة وما حوايلها، وأما الجند فكل جندى  
من عشرة آلاف تنكة إلى ألف تنكة، وأما الممالك  
السلطانية فلكل مملوك من خمسة آلاف تنكة إلى  
ألف تنكة، وطعامهم وكسائرهم وعليقتهم. والجند

١ - في الأصل : رتبة من يتاسبهم ، مكان رتبة تناسبهم .

٢ - : على مقدارها مكان على مقدارهم .

٣ - : يوهل .

٤ - : والملاك مكان وللملك .

٥ - العليق ما تعلفه الدابة من شعير ونحوه .

والماليك ليس لهم بلاد، وإنما ياخذون أموالهم نقداً  
من الخزانة، وأما أولئك فلهم بلاد ثقلاً عبرتها قال:  
وفي كل حال إن لم تزد متحصلات البلاد المقطعة  
لهم عن العبرة فما تنقص. ومنهم من يحصل له قدر  
عبرته مرتين وأكثر، وأما العبيد فلكل عبد منهم في  
كل شهر مئتان من الحنطة والأرز طعاماً لهم، وفي كل  
يوم ثلاثة أسيار لحم بما يحتاج إليه، وكل شهر عشر  
تنكات بيضاً، وفي كل سنة أربع كساوى.

## دار الطرازى دهلى

ولهذا السلطان دار طرازى فيها أربعة آلاف قزار  
تعمل الأقمشة المنوعة للخلع والكساوى والأطلاقات  
مع ما يجمل له من قماش الصين والعراق والأسكندرية،  
وهو يفرق في كل سنة مائتى ألف كسوة كاملة، ألف

- ١- فى الأصل : تلك .
- ٢- " : معسرها .
- ٣- " : والآن والمحل لا يقتضيه .
- ٤- " : المقطعة وذلك تحريف .
- ٥- " : العسير .
- ٦- " : كلمة والاقبل فما تنقص والمحل لا يقتضيه .
- ٧- أسيار جمع سير والسير يساوى رطلين .

كسوة في الربيع ومائة ألف في الخريف ، فأما كساوي  
الربيع فغالبا من القماش الألكندري عمل  
الألكندرية وأما كساوي الخريف فكلها حرير من  
عمل دار الطراز بدھلي ، وقماش السند والعراق ،  
وليفرق على الخوانق والرُّبُط الكساوي ، وله أربعة آلاف  
زرکش تعمل الزراكش لباقي الحرير وتعمل مستعملاته  
ولما يخلعه على أرباب دولته ويعطى لنساءهم .

## هيات الخيل

وليفرق في كل سنة عشرة آلاف فرس من الخيل  
العرب المسومة (١٣/٥) منها ما هو مُسَرَّج بلجام  
ومنها ما هو عربي بلا سرج ولا لجام ، والمسَرَّجات  
والمجَّمات على أنواع ، منها ما هو بالذهب ومنها ما  
هو بالفضة ، فأما ما يُعطى من الخيل البراذين فإنه  
بلا حساب ، يُعطى جشرات جشرات ، وليفرق  
ميينا ميينا ، وهو على كثرة الخيل ببلادة وكثرة ما

١- في النسخة المصورة الصين بدل السند .

٢- في الأصل : زركشي .

٣- " بعد عمل كلمة في وهو خطأ .

يجلب إليه يتطلبها من كل قطر ويبذل فيها أكثر الأثمان  
لكثرة ما يعطى ويطلق، وهي مع هذا غالية الثمن  
مرجحة المكاسب لمن يتاجر فيها لكثرة المكاسب والعساكر  
وجمهرة الخلق .

وحدثني علي بن منصور العقيلي من أمراء عرب  
البحرين وهم من يجلبون الخيل إلى هذا السلطان أن  
لأهل هذه البلاد علامة في الفرس يعرفونها بينهم متى  
رأوها في فرس اشتروها مهما يبلغ ثمنه .

## الوزراء والكتّاب وقاضي القضاة والمحتسب

قال الشيخ مبارك : وهذا السلطان نائب من  
الخانات يسمى أميريتاً، إقطاعه يكون قدر إقليم عظيم  
نحو العراق ووزير يكون إقطاعه قدر إقليم نحو العراق  
وله أربعة نواب يسمى كل واحد منهم شق دار  
ولكن منهم من أربعين ألفاً تنكة وله أربعة ديران  
أي كتاب السير لكل واحد منهم مدينة من المدن  
البنادر العظيمة الدّخل وكل واحد منهم بقدر  
ثلثمائة كاتب، أصغر من فيهم وأصيق رزقا له عشرة

١- في الاصل : بما عسى .

٢- في النسخة المصورة : أميرت ولعل الكلمتين كليتهما محرقتان .

آلاف تنكة، وأما أكابرهم فلهم قرى وضياح وفيهم من له خمسون قرية، ولصدر جهان وهو إسم قاضي القضاة وهو في وقتنا كمال الدين بن البرهان عشر قرى يكون متحصلاً قريبات ستين ألف تنكة، ويسمى صدر الإسلام وهو أكبر نواب الحكم بالقضاء، ولشيوخ الإسلام وهو شيخ الشيوخ مثله، وللمحتسب قرية يكون متحصلاً نحو ثمانية آلاف تنكة.

## الأطباء والندماء والمغنيون والصيد والشعراء

وله ألف طبيب ومائتا طبيب وعشرة آلاف بازدار تركب الخيل وتحمل الطيور المعلمة للصيد، وثلاثة آلاف سائق تسوق الصيد وخمس مائة نديم وألف ومائتا نفر من الملاحى، غير مماليكه الملاحى، وهم ألف مملوك يرسم تعليم الغناء خاصة وألف شاعر من اللغات الثلاثة العربية والفارسية والهندية من ذوى الذوق اللطيف يجرى على هولاء كلهم من ديوانه

١- فى النسخة المصورة عشر تنكات وهذا أرجح.

٢- فى صبح الأعشى ٩٢/٥: ألف بازدار بدل عشرة آلاف

وهذا القول أرجح وأصوب.

٣- الباز نوع من الصقور والبازدار متولى الصقور.

٤- فى الأصل : سواق .

٥- : تسوق لتحصيل الصيد .

٦- : ألف ومائتان نفر .

ويدير عليهم مواهبه، ومتى بلغه أن أحداً من ملاهيته  
غنى لأحد قتله، وسألته عما هولاء من الأرزاق، فقال:  
لا أعلم من أرزاق هولاء إلا ما للندماء فإن لبعضهم قريتين  
ولبعضهم قرية، ولكل واحد منهم أربعين ألف تنكة إلى  
عشرين ألف تنكة على مقاديرهم ومن الخلع والكساوي  
والأقتات!

## مائدة السلطان ومطبخه

وقال الشيخ مبارك: ويمدّ لهذا السلطان  
السّماط أوقات الخدم في طرفي النهار مرتين في كل  
يوم، ويطعم له عشرون ألف نفر مثل الخانات  
والملوك والأمراء والأصفهانية وأعيان الجند، وأما  
طعامه الخاص فيحضر معه عليه الفقهاء مائتا  
فقيه في الغداء والعشاء ليأكلوا معه ويبحثوا بين  
يديه، قال الشيخ أبو بكر الخلال البزّي: سألت  
طباخ السلطان كم يُذبح في مطبخه كل يوم  
فقال يُذبح ألفان وخمسمائة رأس من البقر وألف  
رأس من الغنم غير الخيل المسمّنة وأنواع الطير.

١- في الأصل: الأقتات.

٢- " : ألفين.

## مجلس السلطان وآداب الحضور

قال الشيخ مبارك : ولا يحضر مجلس هذا السلطان من الجند إلا الأعيان أو من دعتهم الضرورة إلى الحضور لكثرة عددهم ، كذلك مجالسه الخاصة لا يحضرها جميع أرباب الخدم من الندماء والمغنيون إلا بالتَّوْبِ ، وكذلك أرباب الوظائف مثل الدبيران والأطباء ومن يجري مجراهم لا يحضرون إلا بالتَّوْبِ ، وأما الشعراء فلحضورهم أوقات مخصوصة في السنة مثل العيدين والمواسم ، ودخول شهر رمضان وعند ما يتجدد نصره على أعدائه أو فتوح من الفتوحات أو غير ذلك مما تمنى به السلاطين أو يتعرض مدحهم فيه .

وأمر الجند خاصة والناس عامة إلى امرت ، وأمر الفقهاء والعلماء القاطنين والواردين كلهم إلى

- ١ - في الأصل : مجالسة وذلك تصحيف .
- ٢ - " : المغاني وذلك خطأ .
- ٣ - " : لا توجد كلمة من والمحل يقتضيهما .
- ٤ - " : وعيد وما حرفا .
- ٥ - " : أو يتعرض إلى مدحهم وذلك خطأ .
- ٦ - " : بل الناس عامة وسياق الكلام يقتضى والناس .



صدر جهان ، وأمور الفقراء القاطنين والواردين إلى  
 شيخ الإسلام ، وأمور عامة الواردين والوافدين  
 والأدباء والشعراء القاطنين والواردين إلى الديار  
 وهم كتاب السر.

## قصة كاتب

وحدثني قاضي القضاة أبو محمد الحسن بن  
 محمد الغوري الحنفي إن السلطان محمد بن طغلق  
 شاه كان قد جهز بيغضان<sup>١</sup> أحد كتّاب سره إلى  
 جهة السلطان أبي سعيد<sup>٢</sup> رسولا وليث معه ألف  
 ألف تنكة ليتصدق بها في المشاهد بالكوفة والبصرة  
 والعراق ، وكان بيغضان خبيث النية ، وجمع أمواله  
 عازما على أنه لا يرجع إلى حضرة مرسله وصادف  
 وصوله وفاة أبي سعيد فتمكن مما قصد ، وحضر  
 إلى بغداد ومعه نحو خمسمائة فرس له ولأصحابه  
 ثم توجه إلى دمشق ، قال : ثم بلغتني أنه عاد من  
 دمشق وأقام ببغداد واستوطنها روقد حدثني بحال  
 هذا الفاضل نظام الدين أبو الفضائل يحيى بن  
 الحكيم وقال لي : إنه رآه بدمشق لكنه لم يذكر

١- في الأصل : بيغضان بتقديم الياء على الباء.

٢- من أسرة إيلخان سلاطين فارس

٣- في الأصل : محبت النية

مبلغ هذه الصدقة، وكذا حكي لي عنه الشبلي  
والمكتاني والبرزي، وإنما تخالفت ألفاظهم ومعناها  
وأحد، وقال كل منهم إن هذا بيغضان من الفضلاء  
والأعيان الأخيار).

## مجلس العدل

وقال الشيخ أبو بكر البرزي: وهذا السلطان  
ترعد الفرائض لمهابتة وتزلزل الأرض لموكبه وهو  
كثير التصدي لأمور مملكته وهو يجلس بنفسه  
لأنصاف رعيته، قال الخواجه أحمد بن الخواجه عمر بن  
مسافر فيما حكاة عنه أنه يجلس لقراءة قصص  
الناس عليه جلوساً عاماً ولا يدخل عليه من معه  
شيء من السلاح حتى ولا السكين إلا كاتب السر  
لا غير، والسلطان عنده سلاح كامل (١٥/٥) التركاش  
والقوس والنشاب حيث قعد لا يفارقه سلاحه، قال:  
وهذا دأبه دائماً أبداً.

١ - في الأصل: عند.

٢ - " : السبكي بالسين المهملة.

٣ - ما بين القوسين من النسخة المصورة.

٤ - التركاش كلمة فارسية بمعنى الكنانة.

## مَوَكِبُ السُّلْطَانِ

وأما ركوب السلطان فإنه يختلف تارة يكون للحرب وتارة يكون للانتقال في دهلي من مكان إلى مكان ، وتارة يكون في قصوره ، وأما إذا ركب إلى حرب فالجبال سائرة والرمال سائلة والبحار تتدفق والبروق تلمع وأمور تحتقد كذبها العيون<sup>١</sup> ويعتقل عن وصفها اللسان ، وعلى الفيلة من مدينة أو قلعة حصينة ولا يرى الطرف إلا النقع المثار ودجى ليل همتد على النهار.

## أَعْلَامُ السُّلْطَانِ

رَشَعَارُ السُّلْطَانِ أَعْلَامٌ سَوْدٌ فِي أَوْسَاطِهَا تَتَيْنٌ عَظِيمٌ مِنَ الْبُذْبُذِ ، وَلَا يَحْمِلُ أَحَدُ الْأَعْلَامِ السُّوْدَ فَأَنهَا لَهُ خَاصَّةٌ ، وَفِي الْيَمِينِ لَهُ أَعْلَامٌ سَوْدٌ وَفِي الْمَيْسِرَةِ أَعْلَامٌ حَمْرٌ وَفِيهَا تَتِينَاتُ الْبُذْبُذِ ، وَأَمَّا بَقِيَّةُ الْأَمْرَاءِ فَكُلُّ وَاحِدٍ يَعْمَلُ مَا يَنْسَبُ بِهِ .

١ - في الأصل : العيان محرقا .

٢ - " : ولا يحمل أحد في الأعلام سوادا إلا له خاصة

٣ - " : التينيات بالآلث واللام

## الطبول والنقارات

وأما ما يدق للسلطان من النقارات في الاقامة  
والسفر فإنه يُدق له مثل الأسكندر ذي القرنين وهي  
مائتا حمل نقارات وأربعون حملاً من الكوسات الكبار  
وعشرون بوقاً وعشرة صنوج، وتدق له النوب الخمس  
أيضاً، ويحمل معه ما لا يحصى من الخزائن وغير ذلك  
ما يكاد يعد من العجائب.

## الصيد

وأما في الصيد فإنه يخرج في خيِّ لا يكون معه  
أكثر من مائة ألف فارس ومائتي فيل، ويحمل معه  
أربعة قصور خشب على ثمانمائة حمل كل قصر على مائتي  
حمل ملبسة جميعها ستور حرير سود مذهبة وكل  
قصر طبقتان غير الخيم والخزكاوات (الشُّرادق)

## اللزهة

وأما في الانتقال من مكان إلى مكان لللزهة

١- في الأصل: الرِّهْجِيَّات ولا معنى لهذا اللفظ فيما أعلم ولعله  
مصحفت عن النقارات.

٢- في الأصل: تدل.

٣- في الأصل: كلمة لا قبل يكاد والكلام لا يقتضيهما.

أوما هذا سبيله فيكون معه نحو ثلاثين ألف فارس  
وهذه العدة من الفيلة وألف جنيبة مُسَرَّجِه ملجبة  
ما بين ملبس بالذهب وحلى ومطوق ومنها المرصع  
بالجواهر واليواقيت .

## ركوب السلطان من قصر إلى قصر

وأما ركوبه في قصوره فقال لي الشيخ محمد  
الخجندی وكان ممن دخل دهلي واستخدم في  
الجند بها أنه رأى وقد خرج من قصر إلى آخر وهو  
راكب وعلى رأسه الجتر والسلاحدارية ووراءه همولا  
بايديهم السلاح وحوله قريب اثني عشر ألف مملوك  
جميعهم مُشاة وليس لهم فيهم ركب إلا حامل الجتر  
والسلاحدارية والجمدارية (حَمَلَة القماش) وقال  
لي الشيخ مبارك : إن هذا السلطان يجمل على  
رأسه سبعة جتور منها اثنان مرصعان ليس لهما  
قيمة ، ولِدَسْتِه من الفخامة والعظمة والقوانين  
الشاهنشاهية والأوضاع السلطانية ما لم يكن مثله  
إلا لاسكندر والملك شاه بن (الب) أرسلان .  
وأما الخانات والملوك والأمراء فإنه لا يركب (١٦/٥)

١- نوع من المظال .

٢- في الأصل : والسلاح وأبرته وذلك تصحيف .

أحد منهم في السفر إلا بالأعلام وأكثر ما يحمل الخان  
تسعة أعلام وأقل ما يحمل الأمير ثلاثة ، وأكثر ما يجر  
الخان في الحضر عشر جنائب وأكثر ما يجر الأمير جنيبتان ،  
فأما في الأسفار فهما وصلت قدرة كل واحد منهم ووسعة  
صدره وكرمه (٤) مع إنهم إذا حضروا باب السلطان  
تضائل لطلوع شمسهم وطم مجرة بسحابهم<sup>٣</sup>.

## تواضع السلطان وعلمه وفضله

وهذا السلطان مع هذا ذوبر وإحسان  
وتواضع. حدثني أبو الصفاء عمر بن إسحاق الشبلي  
إنه رآه وقد نزل إلى جنازة فقير صالح مات وحمل  
لغشه على عنقه ، وله فضيلة جمّة يحفظ كتاب الله  
وكتاب الهداية في مذهب الإمام أبي حنيفة ، ويمجد  
في المعقول ويكتب خطأ حسنا وله يد ممهدة في الرياضة  
وتأديب النفس والأدب ، ويقول الشعر وينظمه  
ويستنشده ويفهم معانيه ويباحث العلماء وينظر  
الفضلاء يواخذ خصوصا الشعراء بالفارسية فإنه عالق  
بأهدائها عارف بشعابها ، قال : ولقد سمعته يبحث

١ - في الأصل : يجر الأمير بدل الخان وذلك خطأ .

٢ - " : عشرة وذلك خطأ .

٣ - " : محرفا : تضائل لطمس شمسهم وطم مجرة سائبهم .

في معنى تقدم الأمام على اليوم من أي قبيل هو،  
لأنهم قالوا : إن التقدم إما أن يكون بالزمان أو بالرتبة  
أو بالذات ولهذا لا يجوز أن يكون واحداً من هذه  
الأقسام، وقرر أن قولهم أنتقض بهذا لأن الأمام متقدماً  
لا بشيء من هذا.

## مناقشات عليّة

قال : ولقد رأيتّه يأخذ بأطراف الكلام مع كل  
من حضر على كثرة العلماء قال والعماء تحضر مجلسه،  
ويُفطر في شهر رمضان عنده بأمر صدر جهان كل  
ليلة واحداً من محضربان يذكر نكتة ثم يتجاذب  
الجماعة أطراف البحث فيها محضرة السيلطان وهو  
كواحد منهم يتكلم معهم ويبحث بينهم ويُردّ عليه.

## السلطان والجرم

وهو من لا يرخص في محظوره ولا يقرّ أحداً على

١ - في الأصل : تضطر.

٢ - " : واحداً وهذا خطأ.

٣ - " : ويورد عليه ولعل الصواب ما حررناه.

٤ - " : محذور.

٥ - " : يقرّ.

منكر ولا يتجاسر أحد أن يظهر في بلاده بجرم، و  
أشد ما ينكر على الخسر ويقوم الحد فيه، ويبالغ في تأديبه  
من يتعاطاه من المقربين إليه.

## السلطان يعاقب خانا كبيرا

حدثني السيد الشريف تاج الدين بن أبي  
المجاهد الحسن السمرقندي: أن بعض الخانات الأكار  
بدهلي كان يشرب الخمر ويُدمنها ويُصر عليها، وكان  
ينهي فلا ينتهي، فغضب عليه السلطان غضبا شديداً  
وأمسكه وأخذ أمواله فكان جملة ما وجد له أربعمائة  
ألف مثقال وسبعة وثلاثون ألف مثقال ذهباً  
أسمر، وفي هذه الحكاية كفاية في مبالغة إنكاره وسعة  
أموال هذه البلاد، فإن هذا المبلغ إذا حسب بالقناطر  
المصرية كان ثلاثة وأربعين ألف قنطار وسبعمائة قنطاراً  
ذهباً، وهذا مما لا يكاد يدخل تحت حصر ولا إحصاء.

## سخاؤه وصلاته وهباته

وحكى لي هذا الشريف حسن السمرقندي وهو

١- في الأصل: يظاهر.

٢- في صبح الأعشى ٩١/٥: ألف ألف مثقال وسبعة

وثلاثين ألف مثقال، وهذا أقرب إلى الصواب.

٣- في صبح الأعشى ٩١/٥: سبعين قنطاراً، والقنطار يساوي مائة رطل



من جال الأرض وجاب الآفاق عن أموال هذه البلاد  
 (١٧/٥) ما تحار العقول فيه من مثل هذا وأشباهه،  
 وله من وجوه البر والصدقات ما تسطره الدنيا في  
 صحائف حسناتها وترقيه الأيام في غرر جهاتها، سمعت  
 عنها أحاديث جملة ما علمت تفصيلها حتى حدثني  
 الشيخ مبارك أنه يتصدق في كل يوم بلكين لا أقل  
 منها يكون عند من نقد بمصر والشام ألف ألف وستمئة  
 ألف درهم في كل يوم، وربما بلغت صدقته في بعض  
 الأيام خمسين لثاً، ويتصدق عند رؤية كل هلال  
 من كل شهر بلكين عادة دائمة لا يقطعها، وعليه  
 راتب مستمر لأربعين ألف فقير لكل واحد منهم في  
 كل يوم درهم واحد وخمسة أرطال خبز قمح أو أرز،  
 وقرر ألف فقيه في مكاتب (مدارس) أرزاقهم على  
 ديوانه، يعلمون الأيتام وأولاد الناس القراءة والكتابة،  
 ولا يدع بداهلي سائلاً يستعطي الناس بل كل من  
 استعطي منع من ذلك، وأجرى عليه ما جرى على  
 أمثاله من الفقراء.

حدثني الفاضل نظام الدين أبو الفضائل يحيى بن

١ - في الأصل : لا تطيعها مصحفاً.

٢ - " : تعلم.

الحكيم الطيارى قال : كان عندنا بالأردن في خدمة  
السلطان أبي سعيد رجل اسمه عَصْدُ ابن قاضي يزد  
يروم الوزارة ولا يتأهل لها ولا يُعَدُّ من الكفاها فلم يزل  
يشغب على الوزراء ويفتن بين أهل الأردن، فاتفق  
رأيهم على إبعاده فبعثوه رسولا إلى دهلي برسالة مضمونها  
السلام والوداد والسؤال والأفتقاد عملوا هذه صورة ظاهرة  
لأبعاده، وكان قصدهم أن لا يعود، فلما حصل في  
دهلي وحضر في حضرة هذا السلطان وأدى الرسالة  
أقبل عليه وشرفه بالخلع والعطاء وأحله من كنفه في  
محل الرّحب والسعة وأطلق له جملا من المال ثم فلما أراد  
الانصراف عائدا إلى مرسله قال له : ادخل في الخزانة  
وخذ ما شئت، وكان هذا السيد عَصْدُ رجلا داهيا،  
فلما دخل الخزانة لم يأخذ شيئا سوى مصحف واحد،  
فلما سمع السلطان هذا أعجبه، وقال له : لأى شئ  
ما أخذت إلا هذا المصحف؟ فقال : إن السلطان  
أعنانى بفضله فلم أجد أشرف من كتاب الله فازداد

١- في الأصل : الطيارى بالواو.

٢- أى المعسكر.

٣- في الأصل : برد، ويزد بلدة في فارس.

٤- " : لا يوهل.

٥- " : ليشغب.

٦- لا توجد " فلما " في الأصل وسياق الكلام يقتضها.

إعجابه بفعله وكلامه ووقع عنه موقعا حسنا وأعطاه  
 مالا جما منه ما هو خاص لنفسه ومنه ما هو لأبي  
 سعيد على سبيل المهاداة وكان جملة ما اتصل إليه  
 منه مما هو لأبي سعيد وما هو له ثمانمائة تومان  
 والتومان عشرة آلاف دينار رائجاً، والدينار ستة دراهم،  
 فيكون هذا المبلغ ثمانية آلاف ألف دينار رائجاً منها ثمانية  
 وأربعون ألف ألف درهم، فلما عاد بهذا المال وخشى أن  
 يوخذ في الأردن (١٨/٥) منه فرقه أقساماً وغلبه عن  
 العيون، وكان أمير أحمد بن خواجا رشيد وهو أخو  
 الوزير قد وقع له أمر يقتضى إخراجه من الأردن ولكنه  
 روى لمكان أخيه الوزير غيات الدين محمد وكتب له  
 بأن يكون أمير الأيلكاه ومعنى هذا أنه يحكم حيث حل  
 من المملكة حتى عاد حكامها، فصادف في طريقه هذا  
 السيد عضد فأخذ منه شيئاً كثيراً، يحتمل أنه جعل  
 منه عدة حول من أوانى الذهب والفضة ليقدما إلى  
 أبي سعيد والخوانين وأحسبه سأله العود إلى الأردن  
 فطأجله الموت، ثم مات أبو سعيد والسيد عضد وتصرمت  
 تلك الأيام وذهب الذهب ولم يُغن أحداً ما كسب.

١ - فى الأصل محرفاً: مالا جماعة.

٢ - " : وروى والمحل يقتضى ولكنه روى.

٣ - " : وأحسبه سله إلى العود.

٤ - " : أحد.

قال ابن الحكيم : وهذا السلطان صاحب دهلي كرمه  
 وإحسانه إلى الغريب عظيم ، قصده بعض الفضلاء من  
 بلاد فارس وقدم إليه كتبا حكيمة منها الشفاء لابن سينا  
 وأتفق أنه لما مثل بين يديه وقدمها له أحضر إليه  
 حمل جليل من الجواهر الثمينة فثاله منه ملء يده  
 وأعطاه له وكان بعشرين ألف مثقال من الذهب ،  
 هذا غير بقية ما وصل به .

وحدثني السيد الشريف السمرقندي أن أهل  
 بخارا يقصدونه بالبطيخ الأصفر المبقى عندهم في زمن  
 الشتاء فيعطونهم رعاء جزيرا ، قال ومنهم واحد  
 أعرفه حمل حملين من البطيخ فتلف غالبه ولم  
 يصل معه إلا اثنتان وعشرون بطيخة فأعطاه  
 ثلاثة آلاف مثقال من الذهب . قال الشيخ ابوبكر  
 بن أبي الحسن الملتاني المعروف بابن التاج الحافظ : هذا  
 الذي بلغنا بالملتان وأستفيض عندنا به ، ثم إنني  
 سافرت إلى دهلي وأقيمت بها فوجدت هذا أيضا  
 مستفاض فيها أن هذا السلطان التزم أنه لا يطلق

١ - ما بين القوسين من النسخة المصورة .

٢ - كلمة هذا لا توجد في الأصل والكلام يقتضيها .

٣ - في الأصل : واستفاض عندنا بها .

٤ - " : ينطق .

في إطلاقاته بأقل من ذلك .  
 وحدثني الخجندی قال : قصدته واتصلت به  
 فأنعم عليَّ بألف مثقال من الذهب ، ثم سأل : هل تختار  
 الأقامة أو العود ؟ فقلت : الأقامة فأجراني في جملة الجند .  
 وحدثني الشيخ أبو بكر بن الخلال البزري الصوفي  
 قال : بعث هذا السلطان مع جماعة أنا منهم ثلاثة  
 لكوك ذهباً إلى بلاد ما وراء النهر لتفرق على العلماء لكاء  
 منها ويتصدق على الفقراء بلك منها وتتباع له باللك  
 الثالث ، قال وقال لنا : بلغني أن الشيخ برهان الدين  
 الصاغري شيخ سمرقند فريد العلوم والزهد وأنه  
 لا يثبت عنده مالا فأعطوه أربعين ألف تنكة يتزود  
 بها إلى الملتان ، ثم إذا دخل بلادنا جئنا عليه بالأموال ،  
 ثم قال : وإن لا تجدوه أعطوه هذا المبلغ لأهله ليوصلوه  
 إليه إذا جاء ويعرفوه بأننا نطلبه لينتزود إلى الملتان ،  
 قال : فلما وصلنا إلى سمرقند وجدناه قد دخل بلاد  
 الصين فأعطينا المال لجاريتيه وعرفناها برغبة السلطان

١ في الأصل : إن كنت اختار الأقامة أو العود .

٢ — واحدها اللك أي مائة ألف .

٣ — في الأصل : لكاء .

٤ — لا يوجد إلى في الأصل .

٥ في الأصل : وإن لم تجدوه .

فيه وجدة في طلبه .

وحدثني الفقيه أبو الصفا عمر بن إسحاق الشبلي  
أن هذا السلطان لا يفارق العلماء سفراً ولا حضراً وكنا  
معه في بعض غزواته (١٩/٥) فلما كنا في أثناء الطريق  
جاءته من مقدمة عساكره كتب البشري بالفتح  
ونحن بين يديه ، فحصل له السرور وقال : هذا ببركة  
هؤلاء العلماء ثم أمر بأن يدخلوا بيت المال ويحملوا  
من المال ما قدروا عليه ، ومن كان منهم ضعيفاً  
يستليب عنه من يحمل من ذلك المال ، قال : فدخلوا  
إلى الخزانة ولم أدخل أنا ولا كثير من أمثالي لأننا لم نكن  
من تلك الطبقة وحمل أولئك كل واحد كيسين كل  
كيس عشرة آلاف درهم إلا واحد منهم فإنه حمل  
ثلاثة أكياس . إثنان تحت إبطيه والآخر فوق رأسه ،  
فلما رأهم السلطان ضحك تعجباً من حرص الذي  
حمل الثلاثة وسأل عن بقية الجماعة من لم يدخل

١— أحد الرجال المشهورين بالعلم ولد سنة ٧٧٠هـ وقرأ العلوم المتداولة على علماء

الهند الكبار ثم سافر إلى القاهرة سنة ٧٧٤هـ وتولى قضاء العسكر هناك ثم عزل كان

علماً بارعاً فقيهاً بارزاً له مؤلفات عدة في الفقه ، وكان يحب التصوف ويميل إليه

٢— أبجد العلوم لصديق حسن خان ص ٨٠٤ ونزهة الخواطر لعبد المحي السنوني

٣— في الأصل : فقال .

٣— " : فمن .

مثلي فقيل له : إن هولاء دون أولئك لأن أولئك من المدرسين وهولاء من المجيدين ، فأمر لكل واحد مناهضة آلاف درهم ففرقت علينا .

## السلطان والعلماء

قال : ومنار الشرع عنده قائم وسوق أهل العلم لديه رائج يشار إليهم بالتوقير والأجلال وهم في غاية المحافظة على ما يتقوم به ناموسهم من إصلاح الظاهر والباطن والمداومة على قراءة العلم وإقراءه والتحرى في كل أمورهم والاقتصاد في جميع أحوالهم .

## جهود لنشر الإسلام

هذا السلطان لا يتأني عن الاجتهاد في الجهاد براً ومجراً لا يثنى عنه عنانه ولا سنانته ، لا يزال هذا دأبه ، وقد بلغ مبلغاً عظيماً في إعلاء كلمة الإيمان ونشر الإسلام في تلك الأقطار حتى سطع في ذلك السواد ضوء الإسلام وبرقت في تلك الأصقاع بوارق الهدى ،

١ - في الأصل : المصدين .

٢ - " : يتقام .

٣ - " : وقرايه .

٤ - " : لايناني .

٥ - " : الانوا .

وهدم بيوت النيران وكسر اليد والأصنام وأخلى  
البر من ليس بئر إلا من هوتت عقد الذمة وأصل  
به الاسلام إلى أقصى الشرق وقابل مطلع الشمس  
لآلاء الصباح المشرق وأوصل رؤية الأمة المحمدية كما  
قال أبو نصر العتبي إلى حيث لم تصل إليه رؤية ولا تليت  
به سورة ولا آية، فحمر الجوامع والمساجد وأبطل  
التطريب بالأذان وأسكت الزمزمة بالقرآن وبوأ أهل  
هذه الملة قم الكفار وأورثهم بتأييد الله أموالهم وديارهم  
وأرضانهم يطأها أحد وهو مع هذا تمد له خافقة مع كل  
خافقة، ففي البر عقبان الأعلام وفي البحر غريان السفن  
الجواري المنشآت كالأعلام، حتى إنه لا يخلو يوم من  
الأيام من بيع آلاف من الرقيق بأقل الأثمان لكثرة  
السبي والأخذ.

## الرقيق

حدثني كل هولاء أن الجارية الخدامة لا يتعدى

١ — اليدُ جمع اليد وهو الصنم ومعبد الهندوس.

٢ — في الاصل : الأذان .

٣ — " : المزمومة .

٤ — " : بواء .

٥ — " : وأرضانهم .



ثمنها بمدينة دهلي ثمانى تنكات واللواتى يصلحن للخدمة  
والفراش خمس عشرة تنكة، وأما فى غير دهلي فأنهن  
بأرخص من هذه الأثمان. قال لى أبو الصفاء عمر بن  
إسحاق الشبلى إنه اشترى عبداً مُراهقاً نقاعاً بأربعة  
دراهم، وقس على مثل هذا، قال ومع رخص الرقيق  
وهو أنه يوجد من الجوارى الهنديات من يبلغ ثمنها  
عشرين ألف تنكة وأكثر، وهكذا قال لى ابن التاج  
الحافظ الملتانى، قلت وكيف تبلغ (٢٠/٥) الجارية هذا  
الثن مع الرخص؟ قال لى كل واحد فى مجلس على  
الفراة: لحسن خلقها ولطف خلقتها ولأن غالب  
مثل هذه الجوارى يحفظن القرآن ويكتبن الخط ويروين  
الأشعار والأخبار ويُجِدْنَ الغناء وضرب العود ويلعبن  
بالشطرنج والنرد ومثل هذه الجوارى يتفاخرن - فى  
مثل هذا، فتقول الواحدة: أنا آخذ قلب سيدى فى  
ثلاثة أيام فتقول الأخرى: وأنا آخذ قلبه فى يوم فتقول  
الأخرى: أنا آخذ قلبه فى طرفة عين، قالوا: إن ملاح  
الهنديات أكثر حسناً من الترك والقبجاق مع ما يتميزن  
به من التخرج العظيم والتفنن الفائق، وغالبهن ذهبياً

١- فى الاصل : نقاعا.

٢- " : تلعب .

٣- " : التخريج .

الألوان ، وفيهن بيض ذوات بياض ساطع مختلطا بالحمرة  
وعلى كثرة وجود الترك والقبيجاق والروم وسائر الأجناس  
عندهم لا يُفَضَّلُ أحد على مِلاح الهنديات سواهن  
لكمال الحسن والحلاوة وأمور أخرى تدق عنه العبارة .

## اللباس

حدثني سراج الدين عمر الشبلي أنه ليس يلبس  
ثياب الكتان المجلوبة إلى هذه المملكة من الروس  
والأسكندرية إلا من لبسه السلطان منهم وإلا  
فقبصهم وثيابهم من القطن الرفيع ، قال : تعمل منه  
ثياب شبيهات بالمقاطع البغدادية ولكن أين للمقاطع  
البغدادية أو النصفى منها لرفعتها ولطافتها لبشرتها  
فإن بعضها يوازي اللابس في رفعتها مع الصفاقة والمائية .  
وحدثني الشيخ مبارك أنه لا يركب بالسروج

١- القصار من الثياب .

٢- في الأصل البصافي والنصفى ما يبلغ نصف الساق من الثياب .

٣- في الأصل : اللواصا وفي المصورة اللواتسا وكلاهما محرفان والصحيح  
اللايس بفتح اللام وهو نوع من ثياب الحرير البالغة في النعومة  
والحمرة ، هكذا في برهان قاطع .

٤- في الأصل : الصفق ، صفق الثوب صفاقة إذا كثف نسجه .

الملبسة أو المحلاة بالذهب إلا من أُنعم السلطان عليه بشئ منها، فإذا أُنعم عليه بشئ من المحلى بالذهب كان إذنًا له في أخذ ما شاء منه، وأما عامة ركوبيهم ففي الملبس أو المحلى بالفضة، قال: والسلطان يُنعم على من في خدمته على اختلاف أنواعهم من أرباب السيف والقلم والعلم بكل شئ جليل ونوع نفيس من البلاد والأموال والجواهر والجنود والسروج المحلاة بالذهب والمناطق الذهبية والأقمشة المختلفة الأنواع إلا الفيلة فإنها لا تكون إلا له لا يشاركه فيها مشارك من جميع الناس.

## في قول السلطان

قال: والفيلة لها رواتب كثيرة لعلوفاتها ولعل هذه الثلاثة آلاف فيل لا يكفيها إلا دخل مملكة كبيرة. فسألته كم لها؟ فقال: يختلف أجناسها وأشكالها وعلى قدر اختلافها علوفاتها، وأنا أقول لك أكثر ما يريد كل فيل كل يوم وأقل ما يريد، أما أكثر ما يريد في كل يوم فهو أربعون رطلا من الأرز وستون رطلا من الشعير

١- في الأصل: رواية.

٢- : اعلافها.

٣- : رطلا أرز.

وعشرون رطلا من الثمن ونصف حمل من الحشيش، وأما ما يريد سواها والقومة عليها فجملة كثيرة وأمور كثيرة. قال: وشحنة الفيلة رجل كبير من أكابر الدولة، قال الشبلي: يكون إقطاعه قدر إقليم كبير مثل العراق.

## تعبية الجيش وطريق الحرب

وهيئة وقوت ملوك هذه المملكة في مواقت الحرب أن يقف السلطان في القلب وحوله الأئمة والعلماء، والرماة قدامه وخلفه وتمتد اليمين والميسرة موصولة بالجناحين وأمامه الفيل الملبسة بكرصطوانات الحديد وعليها الأبراج المسترة فيها المقاتلة على ما قدمنا القول فيه، وفي الأبراج منافذ لرمي النشاب ومرمى قوارير النفط، وقدام الفيول العبيد المشاة في خفت من اللباس بالسيوف والسلاح يفسحون مجال الفيول ويعرقبون الخيول بالسيوف والرماة في الأبراج تكشف عليهم من خلفهم ومن فوق والخيول

١ - في الأصل: رطلا من.

٢ - " : والقدمه

٣ - " : بالاركصطوانات وفي المصورة بالاركصطوانات.

٤ - ما بين القوسين من المصورة.

في اليمينه والميسرة تضم أطراف الأرض على الأعداء  
وتقاتل من حول الفيول وورائها فلا يجد المحارب مغاراً  
ولا مدخلاً فلا يكاد ينجو قد أمرهم لاحتياط العساكر  
المحدقة بهم ومواقع النشاب والنفط من فوقهم ومخالسة  
الرجالة لهم من تحتهم فيأتيهم الموت من كل مكان  
ويحيط بهم البلاء من كل جهة .  
ولقد تهبأ هذا السلطان القائم بها الآن ما لا تهبأ  
لأحد قبله من ملوك هذه المملكة من النصر  
والاستظهار وفتوح الممالك وهدم قواعد الكفار وحل  
عقد السحرة وإبطال ما كانت تتعلل به الهنود من  
الصور والتماثيل ولم يبق إلا ما هو داخل البحار من  
القليل الشاذ النادر الذي لا حكم له ولا علم ، فلم  
يحضر هذا السلطان حتى يستكمله ويغسل بالسيف  
ما بقى منه ، فتضوعت أندية الهند من ذكرة بأطيب من  
طيبها وتحلى زمانه بأعلى قيمة من جواهرها؟ وهو اليوم  
سلطان الهند لا يطلق على سواه ولا يصح هذا الاسم  
الكرام إلا على مسماه ، قال الشبلي : وحقيق على كل

١- في الاصل : المحلقة .

٢- " : يشكله .

٣- " : فسوعت .

٤- " : بأعلى بالعين المهمله .

مسلم أن يدعو لهذا السلطان الذي في الله جهادة  
وذلك معروفه وتلك سجاية .

## مجلس العدل العام يوم الثلاثاء

وحكى لى محمد الخجندى أن لهذا السلطان في  
كل أسبوع يوماً يجلس فيه للناس جنوساً عاماً وهو يوم  
الثلاثاء، يجلس في ساحة عظيمة متسعة إلى غاية  
ويضرب له فيها چتر كبير سلطانى يجلس في صدره  
على تخت عال مصفح بالذهب مرصع بالجواهر ويقف  
أرباب الدولة حوله يمينا ويساراً وخلفه السلاحدارية  
والجمدارية ومن حكمه بين أرباب الأشغال الخاصة  
حكمهم وأرباب الوظائف على منازلهم، ولا يجلس أحد إلا  
الخانات (٢٢/٥) وصدر جهان (أى الوزير) والديبران  
(أى كتاب السر) والحجاب وقوف، وتنادى مناداة

١ - فى الأصل : عاماً بعد يوم .

٢ - " : الناس مكان للناس .

٣ - " : يضرب .

٤ - " : چترکز، والچتر المظلة .

٥ - أى حملة السلاح .

٦ - أى حملة الثياب .

٧ - فى الأصل : أرتياب .

عامّة أن من كان له شكوى فليحضر، فيحضر من له شكوى أو حاجة يسأل السلطان فيها، فإذا حضر أو وقف بين يديه لا يضرب ولا يمنع حتى ينهى شكواه ويأمر السلطان فيه بأمره.

## المجلس الخاص وآداب الحضور

وأما بقية الأيام فإنه يجلس في طرفي كل نهار ويركب الخانات والملوك والأمراء جميعهم إلى بابه. ومن رسمه أن أحداً لا يدخل عليه بسلاح كبير أو سكين صغيرة، ومن جاءه آتبر قبل دخوله ودون المكان الذي يجلس فيه سبعة أبواب بعضها داخل بعض وعلى الباب الأول البراني (أى الخارجى) منها رجل معه بوق فإذا جاء أحد من الخانات أو أكابر الأمراء نفخ في البوق إعلماً للسلطان بأنه قد جاءه كبير ليكون دائماً على التيقظ والاستعداد من أمره، ومن جاء بابه كائناً من كان يترجل من الباب الأول البراني ويمشى إلى أن يدخل السبعة الأبواب إلى حضرة السلطان وثم من شرف بالأذن له بأن يعبر ركباً إلى الباب السادس ولا يزال يُنفخ

١— في الأصل : شكون .

٢— " : توجد كلمة في بعد يركب .

في البوق إلى أن يقارب الداخل الباب السابع ويجلس على ذلك الباب كل من دخل إلى أن يجتمعوا، فإذا تكامل الحجى، أذن لهم في الدخول، وإذا دخلوا جلس حوله من له أهلية الجلوس ووقت سائرهم، وقعد القضاة والوزراء والدبيران (كتاب السر) وهم الواقفون إلى جانب من المكان الذي لا يقع فيه نظر السلطان عليهم، ومدت الأسمطة وقدمت الحجاب القصص، ولكن طائفة حاجب يرفع قصصهم وحلجاتهم على يدهم ويقدم جميع حجاب القصص إلى حاجبي صاحبه وهو الحاجب الخاص المقدم على الكل، فيعرضها على السلطان، ثم إذا قام السلطان جلس إلى كاتب السر فأدى إليه الرسائل بما رسمه السلطان في ذلك فينقلها.

## جلوس السلطان مع العلماء والندماء والملغنين

ثم إذا قام السلطان من المجلس جلس في مجلس خاص وأستدعى العلماء فيحضر من له عادة فيجالسهم ويؤالسنهم ويأكل معهم ويتحدث هو وإياهم وهم بطائفة

١- في الأصل : لا يزال البوق عمالا-

٢- " : حاجة.

٣- " : بما مكان كما.

٤- " : مسعدتها.



الخاصة ، ثم يأمرهم بالانصراف ومخلو بالتندماء والمغنيين  
تارة ينادم بالحديث وتارة يغنى له وهو على كل حال في  
المحافل والخلوات عفيف الخلوّة ظاهر الذيل يجاسب  
نفسه على الحركات والسكون ويراقب الله في السر  
والعلن لا يرتكب محرماً ولا يسأح فيه .

## أهل الهند يكرمون الضيف بالتَّئِيل

قال لي الشبلي حتى إنه لا يوجد بدهلي خمر بالجملة  
الكافية لظاهره ولا مضمراً لتشد يد هذا الرجل فيه  
وإنكاره على من يدمنه مع أن أهل الهند لا رغبة  
لهم في الخمر ولا في المسكرات استغناءً بالتَّئِيل وهو  
حلال طيب لا شبهة فيه مع ما فيه من أشياء لا  
يوجد في الخمر بعضها وهي أنه يُطَيَّب (٢٣/٥) النكهة  
ويضمُّ الأطعمة ويبسط الألفس بسطاً عظيماً ويورثها  
سروراً زائداً مع ثبوت العقل وتصفية الذهن ولذا ذم

١- في الأصل : للغاني .

٢- " : يقع له .

٣- " : يفسح .

٤- " : بالمتدل .

٥- " : استياء .

٦- " : يصرف .

٧- " : سبطا .

الطعم . فأما أجزاءه فهو ورق التَّنْبُل والفوقل ونورة  
تعمل خاصة ، قال : ولا يعد أهل تلك البلاد كرامة  
أبلغ منه فإنه إذا أضاف الرجل الآخر وأكرمه بما عسى  
أن يكون من أنواع الأطعمة والأشربة والحلاويات  
والرياحين والطيب ولا يحضر معها التَّنْبُل لا يعتقد له  
بكرامة ولا يعد أنه أكرمه وكذلك إذا أراد الرئيس  
إكرام أحد من محضره يُناوله التَّنْبُل .

## البريد

وحدثني العلامة سراج الدين أبو الصفاء عمر الشبلي  
أن هذا السلطان يتطلع إلى معرفة أخبار ممالكه  
وبلاده وأحوال من حوله من جنوده ورعاياه وأن له  
ناسا يسمون المنهيين وطبقاتهم مختلفة ، فمنهم من يخالط  
الجند والعامّة فإذا علم ما يجب إنهاؤه إلى السلطان  
أنهأه إلى أعلى طبقة منه ثم ينهيهما ذلك المنهى إلى آخر  
الأعلى فالأعلى ، إلى السلطان ، فأما أخبار البلاد النائية  
فإن بين حضرة السلطان وبين أمهات الأقاليم أماكن  
متقاربة بعضها من بعض شبيهة بمراكز البريد في مصر

١ - في الأصل : أضيف .

٢ - " : الحلاوات .

٣ - " : يناله .

والشام ولكن هذه قريبة المدى ، بين المكان والمكان بقدر أربع غلوات نُشَّاب أودونها ، وفي كل مكان عشر سعاة فمن له حصاة في الجري يحمل الكتب بينه وبين من يليه ويرجع حامله إلى مكانه على مهل ، فيصل الكتاب من المكان البعيد إلى المكان البعيد في أقرب الأوقات أسرع من البريد والتجيب .

قال : وفي كل مكان من هذه الأماكن المركزية مساجد تقام بها الصلوات ويأوى إليها السفار وبرك الماء للشرب وأسواق لبيع المأكّل وعلوفة الدواب ، فلا يكاد يحتاج إلى حمل ماء ولا زاد ولا خيمة ، قال : ومن جملة عناية هذا السلطان أنه جعل بين قاعدتي مملكته وهما دهلي وقبة الإسلام (ديوغير) في هذه الأماكن المُعدّة لأبلاغ الأخبار طبول فحيثما كان في مدينة أو فتح باب الأخرى أو غلق يدق الطبل ، فأذا سمعه بجاورة دق فيعلم خبر فتح المدينة التي هو غاب عنها وغلقها في الوقت الحاضر كل يوم بنوبة .

ولهذا السلطان مهابة يسقط لها القلوب مع قربه من الناس ولينه في كلامه وحديثه . وكل من أراد الوصول إليه وصل إليه لا يبغده عظم الحجاب ، وقد أدر الله

١ — في الأصل : والنجابة .

٢ — " : ينوبه .

٣ — " : لا تبعد .

في أيامه الأرزاق وكثر المواد وضاعت النعم على أن  
أهلند ما زال موصوفا بالرخاء ومعروفا بالسخاء .

## الرخص

٢٣/٥ وحديثي الخجندی قال : أكلت أنا وثلاثة  
نفر رفاق لي في بعض بلاد دهلي لهما بقرياً وخبزاً وسمناً حتى  
شبعنا بجيتل وهو أربعة فلوس .

## العُملَة

وسأذكر معاملاتهم ثم أذكر الأسعار عندهم لأهم مرتبة  
على المعاملة وبها تعرف ، ولقد حدثني الشيخ مبارك قال :  
اللك الأحمر مائة ألف تنكة من الذهب واللك الأبيض  
مائة ألف تنكة من الفضة وهي المسماة عندهم التنكة الحمراء  
ثلاثة مثاقيل ، وتنكة النقرة وهي تنكة الفضة ثمانية دراهم  
هشتكانية وهذا الدرهم الهشتكاني هو أربعة دراهم  
السلطانية وهي المسماة عندهم الدوانية وهذا الدرهم

١- في الأصل : تم ذكر الأشعار .

٢- ليس لفظ الذهب في الأصل والكلام يقتضيه .

٣- في الأصل : الذهب مكان الفضة .

٤- " : والتنكة النقرة .

٥- " : فشكانيه .

٦- " : الدكانيه .

السلطاني مجيء ثلث الدرهم الششتكاني وهو درهم  
 ثالث يتعامل به في الهند وجوازه بنصف وربع الدرهم  
 الهشتكاني، ولهذا الدرهم السلطاني نصف يسمى  
 اليكاني وهو جيتل واحد ولهم درهم آخر اسمه  
 دوازدهكاني جوازه بدرهم ونصف الدرهم الهشتكاني،  
 ودرهم آخر اسمه شانزدهكاني جوازه بدرهمين، فينذ  
 دراهم الهند ستة: الشانزدهكاني والدوازدهكاني  
 والهشتكاني والششتكاني، والسلطاني واليكاني، أصغرها  
 الدرهم اليكاني، وهذه الدراهم الستة كلها مما يتعامل  
 به والمعاملات بينهم بها دائرة والأكثر بالدرهم السلطاني  
 (الدوانية) وهو الذي تقديره ربع الدرهم من نقد مصر  
 والشام، وهذا الدرهم السلطاني هو ثمانية فلوس وثمانية  
 فلوس هي جيتلان كل جيتل أربعة فلوس، فيكون الدرهم  
 الهشتكاني الذي هو مثل دراهم النقرة معاملة مصر  
 والشام اثنين وثلاثين فلسا.

١ - في الأصل : ثلثه درهم ششتكاني .

٢ - " : درهم عششكاني .

٣ - " : بجبل واحد .

٤ - " : دوازه هكاني .

٥ - " : درهم هششكاني .

٦ - " : اسمه شانزدهكاني .

## الأوزان والأسعار

وَرَجُلُهُمْ يُسَمَّى السَّيْرُ وَهُوَ وَزْنٌ سَبْعِينَ مِثْقَالًا  
بَصْنَجَةً الدَّرْهَمُ مِصْرَ فَإِنَّهُ مِائَةٌ وَدِرْهَمٌ اثنان وثلاثون وكل  
أربعين سيرا من واحد، ولا يعرف عندهم الكيل، وأما  
الأسعار فإن أوسطها القمح كل من بدرهم ونصف  
هشتكاني، والشعير كل من بدرهم واحد منه، والأرز،  
كل من بدرهم ونصف وربع منه، إلا الأنواع معروفة من  
الأرز، فإنها أعلى من ذلك، والحنص كل من بدرهم  
واحد هشتكاني، ولحم البقر والمعز سعر واحد يُباع كل ستة  
أسيار بدرهم سلطاني والغنم كل أربعة أسيار بدرهم سلطاني  
والأوز كل طائر بدرهمين ششتكانيين والدجاج كل أربعة  
طيور بدرهم ششتكاني، والشكر خمسة أسيار بدرهم  
هشتكاني، والنبات كل أربعة أسيار بدرهم منه، ورأس  
من الغنم الجيد السمين الفائق بتنكة واحدة أي ثمانية  
دراهم هشتكانية (٣٤/٥) ورأس البقر الجيد بتنكتين وربما  
كان أقل والجاموس كذلك، وأكثر ما أكلهم لحوم البقر والمعز،

- ١- في الأصل : عما بعد مثقالا .
- ٢- " : أربعين سير .
- ٣- " : والحنص .
- ٤- " : استنار .
- ٥- " : سيسكالي .
- ٦- " : الجيدة السمينه الفابجه .

قلت للشيخ مبارك : أهذا لقلّة الغنم قال : لا ولكن  
عادة وإلا فالأغنام لا تعد في كل قرية في الهند إلا بالآف  
المؤلفة ، والدجاج كل أربعة طيور فائقة بدرهم واحد  
بالمصري ، وأما الحمام والعصافير وأنواع الطير فبأقل  
الأشياء ثمناً ، وأما أنواع الصيد من الوحش والطير بها  
فكثير ، وبها الفئك والكركدن وإنما فيلة الزنج أجل

## اللباس

أما رسمهم في الملبوس فالبياض وثياب الجوخ وثياب  
الصوف إذا جلبت إليهم تباع بأريج الأثمان ولا يلبس  
الصوف إلا أهل العلم والفقير ، ويلبس السلطان  
والخانات والملوك وسائر أرباب السيوف التثريات<sup>٣</sup>  
والتكلاوات والأقبية الإسلامية المنصرة<sup>٦</sup> الأوساط

١- الفئك جنس من الثعالب أصغر من الثعلب المعروف تكون  
قروته من أحسن الفراء ، هكذا في المنجد .

٢- في الأصل : الزنج وفي المصوغة الزنج والزنج سؤمطرا إحدى  
جزر اندونيسيا .

٣- في الأصل : تثريات .

٤- أظن بهذا اللفظ مصحف عن الكلاهات والكلاه في الفارسية  
نوع من أعطية الرأس .

٥- في الأصل : وأفسه قسلا ميه

٦- " : محضرة .

الخوارزمية، والعمائم الصغار لا تتعدى العمامة خمسة  
أوسنة أذرع من اللآس الرفيع.

وحدثني الشريف ناصر الدين محمد الحسين  
الكارهي المعروف بالزمردى وهو ممن دخل الهند  
مرتين وأقام عند السلطان قطب الدين بداهلي  
أن غالب لباسهم البياض وفي غالب الجماعات  
أكسيتهم ثرية مزركشة بالذهب، ومنهم من يلبس  
مطرز الكمين بزركش، ومنهم من يعمل الطرازين  
كتفيه مثل المخل، وأقبيلتهم مربعة الأكمام، مرصعة  
بالجواهر وغالب ترصيعهم بالياقوت والألماس، وتضيف  
شعرهم ذوايات مريحة كما كان يفعل عسكر مصر  
والشام، ويعمل في الذوايات شراريب الحرير، وتشد

١ - في الأصل : خوارزمية -

٢ - " : الكارهي .

٣ - " : بالزمردى .

٤ - " : جمعات .

٥ - " : أكسيتهم الثرية

٦ - " : الكميرة

٧ - " : الانباوا

٨ - " : تطفير

٩ - " : ذوايات .



في أوساطهم المناطق من الذهب أو الفضة، والأخفاف  
 والمهاميز، وأما السيوت فلا تشد إلا في الأسفار، وأما  
 في الحضرة فلا تشد، وأما الوزراء والكتاب فمثل زي  
 الجند ولكن لا يشدون المناطق، وبعضهم يُرخي العذبات  
 أمامه مثل عذبات الصوفية، وأما القضاة والعلماء  
 فلبسهم فرجياتٌ شبهات بالجندات ودراريح وأما  
 عامة الناس فقمص وفرجيات مقتدرة ودراريح

## أهل دهلي

وحدثني الشبلي أن أهل دهلي أهل ذكاء وفطنة  
 فصحاء في اللسانين الفارسي والهندي، وفيهم من  
 ينظم الشعر بالعربية ويحيد فيها النظم وكثير من يمدح  
 السلطان منهم من ليس لهم رسم في ديوانه، فيقبل  
 عليهم ويحيزهم قال الشبلي: وأحد دبيران أي كتاب

١- في الأصل: أخفاف ومهاميز

٢- " : أماتهم .

٣- الفرجية نوع من الأقبية .

٤- قندروع من الحيوانات المائة له لون أحمر فاتم يتخذ منه

الفراغ، هكذا في المتجد .

٥- وأحدها دُرَاعَة وهي جبة مشقوقة المقدم .

٦- في الأصل: في اللسان الفارسي والهندي .

٧- " : فصل

٨- " : ونحسهم

السلطان له عادة أن يمدحه إن تجدد له فتح أو أمر كبير ورسمه عليه أن يأمر بأن تُعد له أبيات قصيدته ويُعطى لكل بيت عشرة آلاف تنكة وكثيراً ما يستحسن السلطان منه شيئاً أو يعلم له ضرراً فيما يأمره له شئ مخصوص على التعيين، وإنما يأمره بأن يدخل إلى الخزانة ليحصل ما أطاق، فلما رأني عجبت مما يحكيه من كثرة هذا الأنفاق والبسط في المواهب والأطلاق قال: وهو مع هذه السعة المفرطة في بند العطاء لا يُنفق (٢٥/٥) نصف دخل بلاده.

## كثرة الثراء في الهند

وحدثني شيخنا فريد الدهر شمس الأصفهاني قال: كان قطب الدين الشيرازي يثبت صحة الكيمياء، قال: فبحثت معه في بطلان الكيمياء، فقال لي: أنت تعلم ما يتلف من الذهب في الأبنية والمستعملات

١ — في الأصل: أن تجدد.

٢ — " : بعد له.

٣ — " : وكثيراً من.

٤ — " : كار.

٥ — " : ثبت.

٦ — " : فتحت معه.

ومعادن الذهب لا يتحصل منها نظير ما ينقد،  
وأما الهند فأني قررت أن له ثلاثة آلاف سنة لم يخرج  
ذهب إلى البلاد ولا يدخل إليه ذهب فخرج منه والتجار  
من الآفاق تقصد الهند بالذهب العيين ويتعوض عنه  
بأعواد وحشائش وسموغ لا غير، فلو لا إن الذهب  
يعمل لعدم بالجمل الكافية، قال شيخنا شهاب الدين:  
أما قوله عما يدخل إلى الهند من الذهب ثم لا يخرج  
منه فصحيح، وأما إثباته لصحة الكيمياء فباطل لا  
صحة له

قال: وبلغني أن من تقدم هذا السلطان فتح  
فتوحاً فأخذ منه من الذهب وشق ثلاثة عشر ألف  
بقرة، قلت: والمشهور عن أهل هذه البلاد جمع الأموال  
وتحصيلها حتى إن بعضهم إذا سئل: كم معك؟ فيقول:  
ما أعرف إلا إني ثاني ولد يجمع على مال جده أو  
ثالث ولد في هذا النقب أو في هذا الجب وما أعلم

أبى الأصل: منها.

٢ — " : حراب.

٣ — " : تعصد.

٤ — " : فاجد.

٥ — " : ثلاثة عشرة.

٦ — " : بعشرة.

كم هو. وهم يتخذون أجباباً لجمع الأموال ومنهم من  
 ينقب في بيته ويتخذة بركة وليسدها ولا يدع إلا مقدار  
 ما يسقط منه الدنانير ليجمع فيه الذهب، وهم لا  
 يأخذون الذهب المصوغ ولا المكسور ولا السبائك خوفاً  
 من الغبن ولا يأخذون الدنانير المسكوكة، وفي بعض  
 جزائرهم من ينصب على سطح دارة علياً كلما تكامل  
 لأحدهم جرة ذهب حتى يكون لبعضهم عشرة أعلام وأكثر  
 وحدثني الشيخ برهان الدين أبو بكر بن الخلال محمد  
 البرزى الصوفي قال: بعث هذا السلطان عسكرياً إلى  
 بلاد وهي مجاورة للدواكير (ديوكير) في نهاية حدودها  
 وأهلها كفار يدعى كل ملك منهم الرأ، فلما نازله جيوش  
 السلطان بعث يقول لهم: قولوا للسلطان أن يكف عنا  
 وهما أراد من المال يبعث له ما أراد من الدواب فأمله  
 له، فبعث أمير الجيش يُعرِّفه بما قال، فأمره السلطان  
 بأن يكف عنهم القتال ويؤمنه للحضرة معه، فلما حضر

١- في الأصل أجباباً

٢ " : بياض بعد بلاد .

٣- " : أسرا والصحيح ما كتبناه وللرأ لقب ملوك عظام تولوا

الحكومة في القرن الثامن بعد المسيح في غرب وسط الهند وشملت

ملكهم منطقة يومباي وعدة مواضع مهمة تجار

٤- في الأصل : أنه .

٥- " : بأنه

إلى السلطان أكرمه إكراماً كثيراً وقال : ما سمعتُ مثل ما قلت ، فلم عندك من المال حتى قلت : إنا نبعث لك مهماً أردنا من الدواب لتحملها ، قال : تقدمني سبع راءات في هذه المملكة وجمع كل واحد منهم سبعين ألف بايين أموالاً وكلها عندي حاصلة . فقال ، والبايين صهرج متسع جداً ينزل فيه بسلايم مع أربع جهات ، فأعجب السلطان مقاله وأمر بأن يختم على الأموال باسمه ، فختمت بأسم السلطان ، ثم أمر الراء بأن يجعل له نواباً في مملكته ويقوم بنفسه في حضرته بدهلي ، وعرض عليه الإسلام فأبى فأقره على دينه ، وأقام في حضرته وجعل له نواباً في مملكته وأجرى السلطان عليه بما يليق بمثله وبعث إلى (٢٦/٥) بيت الملك أموالاً فرقت على أهله صدقة عليهم لينتظروا في عديد رعاياه ، ولم يتعرض إلى البابينات وإنما ختم عليها وأبقاها على حالها تحت ختمه ، وقد ذكرت هذا على ما ذكره البزري وهو المعروف بالصدق والعهد عليه والعائد فيها إن كان يعود فأليه .

وحدثني علي بن منصور العقيلي من أمراء عرب

١- في الأصل : ملك .

٢- " : ليكوههم انتظروا .

٣- " : في عديده .

البحرين قال : إن سفارنا ما تنقطع عن الهند وعندنا  
كثير من أخباره وتواترت الأخبار عندنا أن هذا السلطان  
محمد بن تغلقشاه فتح فتوحات جليلة وأنه لما فتح  
مدينة لها مجيرة ماء في وسطها بيت بؤ عظيم عندهم  
يقصد بالنور، وكان كل نذر محبب إليه يُرى في تلك  
البحيرة، فلما فتحها قيل له عن ذلك فشق نهرًا من  
تلك البحيرة وصرف الماء عنها حتى أنصرف، ثم أخذ  
ما كان هنالك من الذهب وحمل منه وسق مائتي نيل  
وآلاف من البقر، قال : وهو رجل جواد كريم يحسن إلى  
الغريب، سافر منا رجلان إليه فشملتهما السعادة بالحضرة  
عنده، فأنعم عليهما وشرفهما بالخلع وأجرى عليهما الأموال  
الجمة وكان ممن لا يؤبه له من عربنا ثم خيرهما في المقام  
أو العود، فأختار الواحد منهما المقام فأعطاها بلداً جليلاً  
وما لا جزيلاً وشيئاً كثيراً من مواشى الغنم والبقر وهو الآن  
هنالك ممولاً محولاً، وأما الآخر فسأل العود، فأنعم عليه بثلاثة  
آلاف تنكة ذهباً وأعادة فحبواً فحبوراً.

١— في الأصل : ينفع .

٢— " : طغشاه .

٣— " : إلى أن يصرف .

٤— " : لا يؤبه إليه .

٥— " : خيرهما .

# أخبار شتى عن الهند

## بغايا الهند

١١/٢ حدثني أبو محمد الحسن بن عمرو أن الزناء لا يتحاشى بسائر بلاد الهند، وأن الزناء في كل بلد في أهل بيت بأعيانهم، ينسبون فيه فلانة بنت فلانة زانية، فأما من سواهم فأنهم يضبطون أنفسهم غاية الضبط ويعاقبون على الزناء أشد العقوبة من زنا بغير زانية أو امرأة زنت ليست من الزواني المعروفات المكتوبات في ديوان المملك بالناحية، فإن المرأة من غير الزواني إذا أحببت أن تدخل في الزواني أتت أهلها منها وكتبوا الكتب بذلك وطردها ولم يسلموا عليها أبداً

١- اقتبسنا هذه الأخبار من الجزء الثاني للنسخة المصورة بالدار  
٢- الروايات في هذا الفصل تكاد تكون كلها منقولة عن مصادر متقدمة من زمن العمري بكثير من بينها الصحيح من أخبار البحار وعجائبها لأبي عمران موسى بن رباح وعجائب الهند لبزرگ بن شهریار، وهذه المصادر تخبر عن أحوال الهند في القرن الثالث والرابع للهجرة.

٣- في الأصل: بأعيانهم.

وصارت من جملة الزواني إلا أن محلها حور من تنقلت  
 في الأمهات الزواني وإن الشهود في كل بلد من بلدان  
 الهند عجائز زواني بنات زواني ينسبون في الزناء، وقولهن  
 مقبول في كل شيء وإن الزانية إذا وافقها الرجل على المبيت  
 عندها ودفع إليها رهنا ثم جاء من بعده من يبذل لها  
 أصناف ما بذلها الأول لم تجبه ووفت للأول .

## الحيات القاتلة

١٢/٢ قال لي بعض المنصوريين ممن يسلك إلى  
 مانكير وهي مدينة بينها وبين ساحل بلاد اللار مئون  
 فرسخ وبها بلهنور ملك الهند إن ببعض جبال الهند  
 حيات صغار رقطا وغبرا إذا نظرت الحية إلى إنسان  
 ونظر إليها مات من ساعته بخاصية في سمها وهي شر  
 الحيات ، قلت : هذه الحية تسمى المكلة لرقطتها  
 وإذا وقع بصرها على حيوان قتلته ما لم يجلب بعد وقوع

١ - كانت عاصمة ملوك كبار امتد نفوذهم في شمال بومباي وجنوبها

ولقب العرب كل واحد منهم الرّا .

٢ - في الأصل مصحفا : الاروالصحيح اللار وهو الساحل الغربي للهند

المعروف عندنا بملايار .

٣ - في الأصل : وهو .

٤ - " : لرقطتها .



بصرها على حيوان آخر فإن الشَّم ينتقل إلى الثاني  
وليسلم الأول ويقال لها المكلمة لأنها ترى راكبة على  
حية من غير جنسها وتلك ماشية بها.

## معبد من معايد الهندوس بجُرفتن

٢٨/٢ - ٢٩ قال ذكر لي أبو الحسن محمد بن حرب  
أن بظاهر جُرفتن من بلاد الهند على نحو فرسخ  
ونصف من البلد بدأ عظيماً فيه صنم من حجر كبير  
وفي هذا البلدستون جارية وقفاً على هذا البُدِّ  
ما يكسبونه من الزنا يُردُّ في النفقهِ على عمارة البد  
وحفظ الصنم وأجرة القوام به، وكل من مر بهذا  
البلد من الغرباء ذاهباً أو جائياً معهم بغير أجره  
أو عوض، وأن وهب لأحداهن شيئاً لم تأخذه منه،  
وذكر أنه سمع جماعة المنزويين يقولون إن السبب  
في هذا أن رانية بعض ملوك الهند وهي زوجته كانت  
١ - في الأصل : رقي والغالب أنه مُصَحَّف عن جُرفتن وكانت بلدة على

ساحل ملابار بين بنكلور وكالي كت .

٢ - في الأصل : يكسبونهُ .

٣ - " : وربما من أحد منهم .

٤ - " : نزيين .

٥ - " : زانية .

منصرفه من بعض الحرامات وهي اللهازيين (؟) إلى  
جرقتن، فاجتازت بنخلة من نخل النارجيل وتحتها  
رجل جالس يذكرك ذكره فتوقفت ووقف من حولها  
وكانت راكبة على فيل وتقدمت بأحضاره، فأحضروه،  
فقلت يا هذا أما تتق الله ولا تخافه أنت رجل صحيح  
البدن تفعل كذا وكذا، فقال لها: ما فعلت كذا إلا  
من حاجة وضرورة، فقالت له: نزلت البلد وفيه الجوارى  
والقحيات كذا وكذا وخرجت تفعل هكذا، فقال لها:  
ليس معي شيء وأنا رجل غريب فقير، فقالت: ففتشوه،  
ففتش فلم يوجد معه شيء، فأغتمت وقلقت وبكت  
وقالت: هذا غريب مضطر لم يجد شيئاً يزني به وقد  
أثمننا فيه ومن أمثاله وقالت لو كيل من وكلامها: لا أبرح  
أو تحضر المهندسين والقوام وتقدرها هنا بيتاً لأبني فيه  
بداً وأجعل فيه جماعة جوارى الليل للغرباء والمجتازين،  
فأصلحت ذلك البَدْ وفيه الصنم ووقفت على الغرباء  
والمجتازين ستين جارية، وكلما بلغت جارية أو أسنت  
أقيم بدلها جارية، فمن زنى بهن من البلد والمقيمين

١- في الأصل: فأحضره.

٢- " : ما.

٣- " : قال.

٤- " : شيء.

٥- " : زنا.

بالبَدِّ أعطاهنَّ الأجرةَ ومن زنى بهنَّ من الغرباء لم يعطهنَّ شيئاً.

## الحياة تعود إلى سَلِيم

٢٩/٢ حدثني الشيخ الخطيب بهاء الدين بن سلامة فيما حدثني به من أخبار الهند قال: أرسينا إلى مرسى كان إلى جانبه زرع فنزلنا على جانبه، فبينما نحن هناك، ومنا رجل من أعيان التجار ذوى اليسار والمال قد أنبطح على وجهها ليستريح ويرجله همدودة، فخرجت حية من أقصى الزرع فهشتتته في رجله ثم ثم رجعت من حيث جاءت وأغى على الرجل وهبينا بأخراج الترياق لنسقيه، فقال رجل هناك من الهند: ما يغنى عن هذا شيء مما أنتم وإنما إن أردتم حياة صاحبكم فتطلبوا راقياً يرقيه، فرغبنا إليه في الرأقي فلحضره فشرط علينا مائة دينار فضمنّاها له، فرقاه

١- في الأصل: أعطاهم.

٢- " : بهم.

٣- " : يعطهم.

٤- " : فشقتة شقا.

٥- " : الدرياق.

٦- " : فضمنّا.

بكلمات لم يتبها حتى أقبلت تلك الحية من حيث  
جاءت، فقال : دَعُوهُ وشأنها، فأنت الرجل  
فأمتصت موضع نهشتها ثم انصرفت وقام الرجل  
كأنه لم يكن قد أُصيب، فألفذناه الذهب وعجبنا بما  
رأينا، وعجلنا الرحيل وعدنا إلى المرسى.

## ألماس قشبير

٣٠/٢ قال حدثني بعض من دخل ببلاد  
الهند أنه سمع أن الألماس الجيد النادر المرتفع  
يجلب من نواحي قشبير وأن هناك واديين جبلين  
فيه نيران تتقد في الليل والنهار والشتاء والصيف،  
والألماس فيه، ولا يطلعه أحد إلا طائفة من الهند  
السفلة يحملون أنفسهم على المهالك، تجتمع الجماعة  
منهم ويقصدون هذا الوادي ويذبحون الغنم المهزولة  
ويقطعونها قطعاً ويقذفون بالقطعة بعد القطعة في  
كفة منجنيق يحملونه لأن التقرب من الموضع لا  
يمكنهم من جهات شتى، منها أن وهج النار يمنع  
من ذلك، ومنها أن بقرب النار من الأفاعى والحيات  
مما لا يوصف كثرة، ومنها ما لا يمهل حتى يتلف، فيتخوف

١- في الأصل : الأوسى .

٢- " : ينفذ .

من يقرب من الموضع لتلك الأفاعي ، فإذا قذفوا باللحم  
 أخذت عليه النسور وهي كثيرة في الموضع فهي تختطفه  
 إن وقع بعيداً من النار فترفعه ، فإذا رآوا النسور قد  
 أخذ اللحم اتبعوه حيث يمضي فرميا سقط من قطع  
 اللحم التي أخذها شيء من الألباس وربما سقطت  
 قطعة اللحم في النار فتحترق وربما سقط النسور عليها  
 وقد حصلت في موضع بقرب النار فيحترق معها أو  
 يتشيط وربما اختطفها النسور قبل سقوطها في الأرض  
 وعلى حسب ما يتفق ، فهكذا يوجد الألباس وفي الأكثر  
 تلتف من يطلبه بالأفاعي والحيات لكثرتها في الموضع ،  
 وملوك الناحية يتطلبون الألباس ويشددون في طلب  
 من يلتمسه ويفتشونهم أشد التفتيش لجلالة الألباس  
 وعظم خطره .

## طريق استيفاء الدين بمجنوب الهند

(٥٦/٢) والرسم ببلدان الهند أنه إذا كان لبعضهم  
 على بعض دين فإن أراد ملازمته يجيئه فيقول أنت

١ — في الأصل : فتحرق .

٢ — " : يطلبون .

٣ — " : يشدون .

٤ — لا يوجد أنه " في الأصل والمحل يقتضيه .

بيد الملك أو برجل الملك فلا يعمل ذاك شيئاً ألبتة  
ويجلس كل واحد مع صاحبه إما في كُدَّانِه أو منزله  
أو البُتَّة أو المسجد إن كان الذي عليه الحق من  
المسلمين أو الحق لمسلم على مشرك لأن المشركين  
يدخلون المساجد ببلاد الهند فلا يأكل الملائم شيئاً  
هما أذكرة ولا يأكل الملائم أيضاً، وربما كان للتاجر على  
الملك شئ فيما طله به فيقول: أنت أيها الملك بيد  
نفسك وبرأس نفسك أو برجل نفسك أو برجل أبيك  
أو برجل أمك أو رأس أمك إن كنا نعيشان فلا  
يعمل شيئاً ألبتة ولا يأكل إلى أن يوفيه حقه أو يُبرِّه  
والذين لا يأكلون فإنهم يمتنعون من أكل الأرز فإنه عندهم  
الطعام فقط فأما غير ذلك فلا.

## انتحار مريع

قال لي من رأى رجلاً من الهند بصند البور وهو  
يطوف وبين يديه طبرل ومطارد ومعه خلق وقد قُور  
تحت رأسه وقلبه وجعل في مكانه مثل المسرجة وجعل  
فيه فتيلة ودهنا قد صب على رأسها من صفيحة  
١- في الأصل: شيئاً.

٢- : والذين يمتنعون من أكله وعندهم أنه هو الطعام الأرز

٣- مدينة كبيرة ذات تجارة بحرية على ساحل الهند الغربي في إقليم مهاراشتر.

حديد و ستمر فيه مسمارين وهو يمشي و لغيره و يمضغ  
التنبيك فلما كان في اليوم الثاني ضعف و خار، ولم يمكنه  
الصبر إلى اليوم الثالث فأحرق نفسه في اليوم الثاني.

## الفيل المدربة

(٢٦/٣) وأخبرني غير واحد أنه شاهد ببعض  
بلدان الهند فيلة تتصرف في حوائج أربابها، وأن  
الفيل يدفع إليه الإيعاء الذي يشتري فيه الحوائج،  
وفيه الودع نقد القوم وأنموذج الحاجة مثل الفلفل  
والأرز والسقط وأي حاجة كانت فيكون معه في الإيعاء  
شيء من ذلك الجنس والنعت ويمشي إلى البقال  
فإذا رآه البقال ترك جميع شغله ولو كان على رأسه حمل  
ليشتري منه ويفرق الزبون عنه وأخذ الإيعاء، فعده  
الودع التي فيه ونظر بما يريد من الأفرج فباعه  
بأرخص سعر ودفع إليه أجود ما عنده من ذلك النوع،  
وربما عد البقال الودع فغلط فيه فيشوشها الفيل بمخروط  
فيعد البقال عداً ثانياً ويمضي الفيل بما اشتراه فربما

١ — في الأصل : التابوك .

٢ — الودع منقاة صغيرة تخرج من البحر، واحد ها ودعة وودعة

٣ — في الأصل : الذي فيه .

٤ — عدة ثانية .

استقله صاحبه فيضرب فيعود إلى البقال فيشوش  
 متاعه ويخاط بعضه ببعض فأما أن يزيد عليه  
 الودع وإن الفيل الذي هذه صورته يلبس ويرش ويدق  
 الأرز بمدقة يأخذها بخطوميه فيدق ورجل يجمع له  
 الأرز، ويطحن الأرز ويسقى الماء وفي الوعاء جبل مشدود  
 يدخل خطوميه فيه ويحمله ويقضى جميع  
 الحوائج ويركبه صاحبه في حوائجه البعيدة ويركبه  
 الصبي ويمضى عليه إلى الصحراء فيقطع الحشيش  
 وورق الشجر بخطوميه ويدفعه إلى الصبي فيجعله  
 في الكساء ويحمله فيكون طعامه، وإن الفيل الذي  
 تكون هذه صفته يبلغ ماله قدر وقل عشرة آلاف درهم.

## حَيَّة تَبْلَع مِسَاحًا

٣٩/٢ قال حدثني جعفر بن راشد وهو أحد  
 ربابنة بلاد الذهب ونواخذتها والمشهورين فيها قال:  
 حدثني بعض التجار بصيمور أن حية جاءت إلى

١- في الأصل: ويفرش.

٢- كانت ميناء تجارية بالموضع الذي يحل فيه  
 بومباي.



خَرَّ صِيْمُورٌ فَاثْلَعَتْ قِمْسَا حَا كَبِيْرًا ، وَبَلَغَتْ صَا حِبَ صِيْمُورِ  
 الْخَبْرَ ، فَوَجَّهَ مِنْ يَطْلِبُهَا وَإِنَّهُ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا جَمَاعَةٌ مِنْ  
 أَصْحَابِ الْحَيَاتِ فَقَلَعُوا أُنْيَاهَا حَتَّى ضَمُّوا إِلَيْهَا قَصَبَاتِ  
 السَّاجِ مِنْ رَأْسِهَا إِلَى ذَنْبِهَا وَذَرَعَوْهَا فَكَانَتْ أَرْبَعِينَ ذِرَاعًا  
 بِالْعُمُرَى وَحَمَلَهَا الرِّجَالُ بِالْوَهْوُوقِ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ وَكَانَ تَقْدِيرُ  
 وَزْنِهَا آلا تِ أَرْطَالٍ وَإِنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي سَنَةِ ٥٣٤ .

## إِنْتِحَارُ شَابِ مُسْلِمٍ

٤٨/٣ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ الْحَسَنِ الْفَسَوِيُّ  
 قَالَ رَأَيْتُ بِجُرْفَتَيْنِ غَلَامًا صَبِيحَ الْوَجْهِ حَسَنَ الْبَدَنِ  
 مِنْ أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ مَوْلِدُهُ بِيْلَادِ الْهِنْدِ وَقَدْ ذَهَبَ  
 مَذْهَبُ الْهِنْدِ وَتَخَلَّقَ بِأَخْلَاقِهِمْ يَطُوفُ بِالْبِلَادِ وَيَبِينُ  
 يَدِيهِ طَبْلٌ وَبُوقٌ وَمِطْرَدٌ ، فَسَأَلْتَهُ عَنْ أَمْرِهِ فَذَكَرَ  
 أَنَّهُ قَدْ خَاطَرَ رِجَالًا مِنْ الْهِنْدِ عَلَى أَنْ يَقْتُلَ نَفْسَهُ  
 فَاجْتَهَدَتْ بِهِ وَلَطَفَتْ لَهُ فِي أَنْ يَرْجِعَ مِنْ رَأْيِهِ  
 فَأَمْتَنَعَ وَقَالَ : لَا يَجُوزُ أَنْ أَكْذِبَ ، فَقُلْنَا لَهُ : أَنْتَ مِنْ  
 أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ وَهَذَا فَضِيحَةٌ عَلَيْهِمْ فَلَا تَحْجِبْ  
 بِنَفْسِكَ إِلَى النَّارِ وَأَتَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ، فَلَمْ يَنْفَعْنِي

١ - أَوْ الذِّرَاعُ الَّتِي وَضَعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .

٢ - فِي الْأَصْلِ : سَوِيْنٌ .

٣ - " : فِي .

رعى له فلما كان من غد حضرت أسيرة الملك مجرقتن  
وأهل البلد وجاء الغلام يخطر وهو يصنع التنبل وعليه  
ثوبان قد ارتدى بأحدهما وأتزر بالآخر فطاف حول مسجد  
في الموضع وسجد للمسجد ولم يدخله ثم خلع الثوبين  
على رجلين كانا من جملة من معه وصعد على كرسي  
من الخشب قد عمل له ومدَّ على خشبتين يديه  
بين ثلاث خشبات، وشد شعرة مع رأس قناة  
وكل إبهام من رجله مع رأس قناة، ثم جاءه رجل  
معه طبرفيه من نحو عشرة أرتال أحد من الموسى  
فضرب إحدى ساقيه ضربة فتعلقت رجله مع ساقه  
في رأس القناة، ثم فعل بالرجل الأخرى مثل ذلك، ثم  
وضع المنشار على مائه الآخر فألحق القطع الثاني  
بالأول فتعلق الرأس مع العنق مع الصدر وما مع ذلك  
في رأس القناة ثم وأفى أهله فبعوه ودفنوه.

## الانتحار بالنار

٥٢/٣ وللهند رسوم وسنن قد جرت عاداتهم بها  
منها ما يتدينون به ومنها ما قد اصطالحوا عليه ومنها  
ما يتفرد به فرقة دون أخرى، ومنها ما يستحسنه

١- في الأصل: نبرس.

٢- العبارة مضطربة هنا ولعل بعض الكلمات سقطت من الكتابة.

بعضهم دون بعض وشرح ذلك لا سبيل إليه لطوله،  
 فمن سذنتهم أنهم يحرقون أنفسهم بالنار وهذا شائع في سائر  
 الهند، وإذا أراد الواحد منهم أن يحرق نفسه لأنه إما  
 أن يكون قد فني أو قد خاطر أو قد غضب أو قد أمره  
 الملك بهذا أو لمعنى غير هذه المعاني طاف البلد قبل  
 ذلك بثلاثة أيام وبين يديه طبل يضرب به ومعه  
 مطرد وحوله من أهله ومن يتعصب له جماعة فيجمع  
 في تلك الأيام الحطب والدهن ليوقده إذا عزم على  
 أن يحرق نفسه، فإذا كان في اليوم الثالث جمع ذلك  
 الحطب وأجج النار وصب عليها الدهن ثم جلس  
 في كفة حديد مثل كفة الميزان وأج نفسه في النار  
 وأهله حول النار بالحرايب فإن أراد أن يخرج منها رذوة  
 إليها بالحرايب حتى ينقطع، (٥٧/٢) وكل من حوله من  
 أهله وإخوانه وغيرهم يقول له: اقرأ على فلان السلام  
 وفلان قل له كذا وكذا، يذكرون له قوماً قد ماتوا  
 وأحرقوا أنفسهم.

١ — لا يوجد كلمة "لأنه" في الأصل.

٢ — في الأصل: قد تفتى.

٣ — " : ليج .

٤ — " : القيان .

٥ — " : رج .

٦ — " : تقرأ .

٧ — " : تقول .

## شيوخ عقيدة التناسخ

وهم قوم يعتقدون التناسخ وعندهم أن الإنسان يرجع بعد أربعين يوماً إلا أن روحه في كلب أو حمار أو بقرة أو فيل أو غير ذلك من الحيوان. وهم أحسن الناس طاعة لملوكهم وديماً قال لأحد ملوكهم الملك امض فوجه إلى برأسك فيخرج من بين يديه ويمضي فيجذب غصنا من شجرة أو راس قناة ويشد ذوابته وطوته بها ويقطع رأسه، ونفسه تجري مثل الماء من شدة حدة السكين وهو بمقبضتين فيتعلق رأسه في الشجرة ويسقط جسده، ولكل ملك من ملوك الهند جماعة يختص بهم بحسب حاله فإن مات أو قتل أو حدث به حادث قتلوا أنفسهم وإن آعتل آعتلوا ومهما لحقه فعلوا بأنفسهم مثل ذلك.

## أكل الميتة

(٣٦/٢) والهند يأكلون الميتة وذلك أنهم يأخذون الشاة أو الطير فيضربون رأسه حتى يموت، فإذا مات أكلوه، وقيل إن بعض كبارهم بصيهورا وسوارا أجتاز بفارة ميتة فأخذها بيده ودفنها إلى ابنه أو غلامه

١- في الأصل : وهو سكين.

٢- " : يختصهم.

٣- كانت سوارا وصيهورا بلدين عظيمتين على مقربة من مدينة بومباي الحالية الأولى في شمالها والثانية في جنوبها.

فحملها إلى منزله وأكلها والفار عندهم من اللطف  
ما يؤكل .

## لُصُوصُ أَهْلِ الْهِنْدِ

(٣٦/٣٥/٢) ويبلاد الهند لصوص يجي منهم جماعة  
من بلد إلى بلد فيغيرون على التجار المؤسرين إما  
غريب وإما هندي فيقبضون عليه في بيت أو في السوق  
أو في الطريق ويمردون في وجهه السكاكين ويقولون له  
أعطنا كذا وكذا وإلا فقتلناك ، فإن تقدم إليهم أحد  
مينهم من الرجل أو سلطان قتله ولم يبالوا أن يقتلوا  
عنده أو يقتلواهم أنفسهم فيما بعد كل ذلك عندهم  
سواء ، فإذا طالبوا الإنسان لم يسع أحداً أن يكلمهم  
أو يتعرض لهم خوفاً على نفسه ، ويمضون (المؤسس) معهم  
فيجلس حيث شاؤوا من سوقه أو داره أو دكانه أو  
بستانه فيجمع لهم المال الذي قد قاطعوا عليه والمتاع  
وهم مع ذلك يأكلون ويشربون وسكاكينهم مجردة ،  
فإذا جمع ما وافقوه عليه أحضر من يحمله معهم ومضى  
وهم محيطون به حتى يبلغوا أماكنهم التي يأمنون فيها  
على أنفسهم فيطلقونه هناك ويأخذون المتاع والمال .

— في الأصل : يعبثون على .

## حَيَّة قَاتِلَةٌ

(٢٩/٢) وحده ثنى بعض البحرانيين من أمر الحيات ما يُدهش، ذكر أن منها حية تسمى الناغران منقطة على رأسها مثل الصليب ترفع رأسها من الأرض مقدار ذراع وذراعين على قدر كبرها ثم تنفخ فينشر رأسها وصدغها وأذنيها ويصير مثل رأس الأرنب وإذا سعت لم تلحق وإذا طلبت لحقت ما أرادت وإذا نهشت قتلت وأن بكولم ملى رجل مسلم يقال له ابن خالد يلقب بالهندية بنجى وهو صاحب الصلوة يرقى نهشة هذه الحية، فرمما كان قد تمكن سمها في المنهوش فلم ينفع، وفي الأكثر يعيش من يرقيه، ويرقى أيضا من نهشته هذه الحية وغيرها من الأفاعى

١ - في الأصل : أصد اغزا.

٢ - " : آذاتها.

٣ - مرفأ تجارى كبير على الساحل الغربى فى أقاصى الهند وهو الآن فى ولاية كيرالا، راجع الخريطة.

٤ - فى الأصل : سى.

٥ - " : فيه بدل المنهوش.

٦ - " : نهشتها.

والحيات بهذه الناحية جماعة من الهند إلا أن رقية  
هذا المسلم لا تكاد تخطئ.

## رجل صب عليه البول

(٢٨/٢) وحدثني الحسن بن عمر وقال رأيت بسندان  
رجلا من الهند قد أجتاز بدار فأنصب عليه وعلى  
ثيابه بول من تلك الدار فوقف وصاح : من هو الذي  
صب عليّ ماءً من غسل اليد أو غسل الفم وهو  
عندهم أقدر ما يكون فقالوا له : هذا بول صبي بال الساعة  
نقال : هاكتار (؟) بمعنى جيد ومضى ، وعندهم  
أن البول أنظف من الماء الذي غسل به اليد أو الفم.

(٢٨/٢) وحدثني الحسن بن عمرو قال : إن الواحد  
من الهند يتغوط وينزل إلى الثلج وهو بركة المياه المنصبة  
من الجبال والصحاري في أوان الأمطار والسيول حتى  
يغتسل فيه ويستنجي فلما تنظفت تمضمض بالماء وخرج  
من الثلج مبعج الماء من فيه إلى الأرض لأن عنده  
أنه إذا مبعج الماء من فيه إلى الثلج أفسده .

## الوقاء بالعهد

(٢٨-٢١/٢) ومن أخبار الهند في سننهم الظرفية

التي الأصل : بهم هذا الذي .

ما حدثني به الحسن بن عمرو أنه سمع شيخا علما  
يسير الهند يقول إن بعض ملوك الهند الكبير كان  
جالسا يأكل و بأزاءه يبغاني قفص معلقة ، فقال لها:  
تعالى فكلى معي ، فقالت له : أنا أفزع من السنور، فقال  
لها: أنا بلا وجروك ، وهو بكلام الهند أنى أفعل بنفسى  
مثل ما يصيبك وتفسير هذه اللفظة ومعناها هو ما  
أذكره ، وذلك أن الملك من ملوك الهند يجئ إليه من  
الرجال عدّة على حسب محله وجلالة قدره ، فيقولون  
له: نحن بلا وجروك فيعطونهم الأرز بيده ويعطيهم  
التانبول بيده فيقطع كل واحد منهم الخنصر من أصابعه  
ويضعها بين يديه ، ثم يكونون معه حيث سلك يأكلون  
بأكله ويشربون بشربه ويتولون إطعامه ويهتمون  
بمسائر أحواله فلا تدخل إليه حظية ولا جاراية ولا غلام  
إلا فتشوه ولا يفرش له فراش إلا فتشوه ولا يقدم له  
طعام ولا شراب إلا قالوا للذي أحضره: كل منه أو لا  
وما أشبه هذا من مسائر الأشباه التي يخاف على  
الملوك منها فإن مات قتلوا أنفسهم وإن أحرق نفسه  
أحرقوا أنفسهم وإن مرض عذبوا أنفسهم لمرضه وإن  
حارب أو حارب كانوا حوله ومعه ، ولا يجوز أن يكون  
هؤلاء البلا وجركية إلا من عليه أهل الموضع ومن  
يرجع إلى نجدة وكبالة وشهامة ومن له رواء ومنظر

١- في الأصل: يسأله .

٢- لا يوجد من في الأصل والمحل يقتضيه .



فهذا معنى البلا وجركية ، فلما قال الملك للبخاء : أنا بلا  
 وجرك ، نزلت من القفص وجاءت وجلست على الخوان  
 لتأكل تقصدها السنور وقطع رأسها ، فأخذ الملك بدن  
 الببغا فجعله في صينية وجعل عليه الكافور وحوله  
 أهيل والثبل والنورة والفوقل وضرب الطبل ودار في  
 البلاد مدة سنتين ، فلما طال ذلك اجتمع عليه البلا  
 وجركية وغيرهم من أهل مملكته فقالوا له : هذا قبيح  
 وقد طال الأمر فيه فألى متى تدافع إما أن تفي وإلا  
 ففرنا حتى نعزلك ونجعل ملكا غيرك لأن في الشرط أنه  
 إذا قال أحد بلا وجرك ثم وجب عليه الحكم فدافع  
 به أو نكل عنه فقد صار چندال وأچندال عندهم هو  
 الذي لا يجوز عليه الحكم لقاتله ومهانتة وسقوطه مثل  
 المغنى والزامر وما أشبه ذلك ، والملك ومن دونه في  
 ذلك سواء إذا نكل عن الواجب فلما رأى هذا جمع العود  
 والصندل والسمن والسليط وحضر حفيرة وجعل ذلك  
 فيها وأحرقه بالنار ثم رمى بنفسه فيها فاحترق بلا وجركية  
 ثم بلا وجركية ثم بلا وجركية يعنى أتباع الأتباع فرموا أنفسهم

١ - في الأصل : إلى كم .

٢ - " : كهندا

٣ - " : قارموا

معه فحترق في ذلك اليوم ألفا نفساً وكان أصل ذلك قوله للبراء: أنا بلا وجرك.

## جَرَّةٌ عَمَرُهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ سَنَةٍ

(١٠/٢) وحدثني أن لأهل قشماير الأعلى يوم عيد في كل سنة يجتمعون فيه ويصعد خطيبهم على منبر ومعه جَرَّةٌ من طين غير مطبوخ فيخطب ثم يقول: وقوا أنفسكم وأموالكم وأحفظوها ويعظهم ثم يقول: أنظروا إلى هذه الجرة من الطين وقيت وحفظت فبقيت وإن لتلك الجرة على ما يقولون أربعة آلاف سنة.

## الملك الرايسم سراً

(١٢-١١/٢) قال أبو محمد الحسن: كنت بالمنصورة سنة ٢٨٨ فحدثني بعض مشائخها ممن يوثق به أن ملك الرا وهو أكبر ملوك بلاد الهند والناحية التي هو بها بين قشماير الأعلى وقشماير الأسفل وكان يسمى مهروك بن رايق كتب في سنة ٢٧٠ إلى صاحب المنصور وهو عبد الله بن عمر بن عبد العزيز يسأله أن يفسر له شريعة الأسلام بالهندية فأحضر عبد الله هذا

١- في الأصل: ألفي.

٢- ناقل هذه الحكاية صاحب عجائب الهند عن أبي محمد الحسن بن عمر

بن حمويه.

٣- في الأصل: فخطب.

رجلا كان بالمنصورة أصله من العراق حاداً القرية  
حسن الفهم شاعراً قد نشأ ببلاد الهند وعرف لغاتهم  
على اختلافها فعرفه ما سأله ملك الراء، فعسل قصيدته  
وذكر فيها ما يحتاج إليه وأنفذها إليه، فلما قرأت على  
ملك الراء استحسناها وكتب إلى عبد الله يسأله حمل  
صاحب القصيدة فحمله إليه وأقام عنده ثلاث سنين  
ثم انصرف عنه فسأله عبد الله من أمر ملك الراء  
فشرح له أخباره وأنه تركه وقد أسلم قلبه ولسانه وأنه  
لم يمكنه إظهار الأسلام خوفاً من بطلان أمره وذهاب  
ملكه، وكان فيما حكاة عنه أنه سأله أن يفسر له القرآن  
بالهندية ففسره له، قال فانهيت من التفسير إلى سورة  
ليس ففسرت له قول الله: **مَنْ يُجِبِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ؟**  
**قُلْ يُجِيبُهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ،**  
فلما فسرت له هذا وهو جالس على سرير من ذهب مرصع  
بالجوهر والدر لا تعرف له قيمة قال لي أعذ علي فاعدت،  
فلزل من سريره ومشى على الأرض وكانت قد رشت  
بالماء وهي ندية فوضع خده على الأرض وبكى حتى تلوث  
وجهه بالطين، ثم قال لي: هذا هو الرب المعبود الأول القديم  
الذي ليس يُشبهه أحد، وبني بيتاً لنفسه وأظهر أنه يخلو  
فيه لهمة وكان يصلي فيه سرا من غير أن يطلع على ذلك أحد  
وأنه وهب لي في ثلاث دفعات ستمائة من من الذهب.

## عقاب قتل تاجر مسلم

قال خبير من سبياح الهند : كنت يوما بنجالان؛  
 عند زيد بن محمد وهو يومئذ الوالي على المسلمين  
 والناظر في أحكامهم وعدوهم وقد خرج من عنده  
 إنسان اسمه جوان مرد، فخرج عليه قوم في الليل  
 فقاتلوه فقتل وأخذ رحله، فجاء الخبر إلى زيد وكنت  
 حاضراً عنده، فقال جماعة حضروا من الفرس: الساعة  
 يطبع الهند في الفرس ويقطعون عليهم الطرق ويفسد  
 أحوالهم، وهو ليسمع الكلام، فقال لي زيد: أسمع ما  
 يقولون، وإذا تفرقوا نسوا ما يقولون وما تكلموا به فقلت  
 له: قد سمعت، وسكت أياماً، فلما كان بعد ذلك  
 بنحو عشرين يوماً بكرت يوماً إلى سلامه وإذا القوم  
 مكتفين فلم أدر ما هم، فصبيحتهم وجلست عنده،  
 وجاء الناس للسلام عليه على الرسم، فلما اجتمعوا  
 قال زيد: يا أصحابنا قد علمتم ما جرى على جوان  
 مرد وهو رجل فارسي وقد أخذت خصماءه فليقسم  
 كل واحد منكم فليقتل واحداً منهم كما قتلوا صاحبكم

١- في الأصل : فقاتلوههم.

٢- " : يتفسد.

٣- " : السوا.

وقد وجدنا بعض رحله وحسابه فليتسلم ذلك واحد  
منكم ويبلغ به إلى أهله ومخلصني منه ونظر إلى مذكراً  
لي ما كانوا تكلمون به في الأول، فسكت الجماعة وما  
ردّ عليه أحد جواباً، فقال: يا أصحابِ أليس هذا  
بمتسوء توقعون بي وتببرون تجمعون وتكلمون بما  
تشتهون فإذا حقت الحقائق أخذ كل واحد منكم في  
طريق ما تنصفوني والله المستعان، فتوجه إلى دار  
السلطان فطلب الذي بيده القتل فقتل السراق  
وصليهم على ساحل البلد.

# فهرس

صفحة		صفحة	
٢١-٢٠	أصحاب المهتم	٦-٣	مقدمة
٢١	الجمال والبيغال والخيال	٩-٦	مملكة الهند والسند
	دهلي ومباينها ولبساتها		خطاب ملك الهند إلى
	ومدارسها ومستشفياتها	٩	عمر بن عبد العزيز
٢٤-٢٢	وأبارها وصهاريجها		مدى مملكة السلطان
٢٧-٢٤	الجند والأمرأء	١١-١٠	تخلق
٢٨-٢٧	دار الطراز بدھلي	١٢-١١	فتوح السلطان تخلق
٢٩-٢٨	هيئات الخيل	١٤-١٣	أقاليم المملكة
	الوزراء والكتاب وقاضي		مائتا ألف سفينة على
٣٠-٢٩	القضاة والمحاسب	١٥-١٤	نهر الغنغ في بنغال
	الأطباء والندماء والمغنون	١٦-١٥	ديوغير (ديوغير)
٣١-٣٠	والصيد والشعراء	١٦-١٧	الخراب والقفار في المملكة
٣١	مائدة السلطان ومطبخه		الملتان
	مجلس السلطان و		الأنهار والمناخ والحبوب
٣٣-٣٢	آداب الحضور	٢٠-١٧	والفواكه
٣٤-٣٣	قصة كاتب	٢٠	المواشي والطيور
٣٤	مجلس العدل	٢٠	الأطعمة والأشربة

صَفْهَة		صَفْهَة	
	مجلس العدل العام يوم	٣٥	مركب السلطان
٥٥-٥٤	الثلاثاء	٣٥	أعلام السلطان
	المجلس الخاص وآداب	٣٦	الطبول والنقارات
٥٦-٥٥	الحضور	٣٦	الصييد
	جلوس السلطان مع		ركوب السلطان من
٥٧-٥٦	العلماء والندماء والمتغنين	٣٨-٣٧	قصر إلى قصر
	أهل الهند يكرمون الضيف		تواضع السلطان وعمله
٥٨-٥٧	بالتنزيل	٣٩-٣٨	وفضله
٦٠-٥٨	البريد	٣٩	مناقشات عليية
٦١-٦٠	الجملة	٤٠-٣٩	السلطان والجرم
٦٣-٦٢	الأوزان والأسعار		السلطان يُعاقب
٦٥-٦٣	اللباس	٤٠	خانا كبيراً
٦٦-٦٥	أهل دهلي	٤٧-٤٠	سخاوة وصلاته وهيبته
٧٠-٦٦	كثرة الشراء في الهند	٤٧	السلطان والعلماء
	أخبار شتى عن الهند	٤٨-٤٧	جهود لنشر الأسلام
٧٢-٧١	بغايا الهند	٥٠-٤٨	الرقيق
٧٣-٧٢	الحيات القاتلة	٥١-٥٠	اللباس
	معبد من معابد الهند	٥٢-٥١	فيول السلطان
٧٥-٧٣	بجرفتن	٥٤-٥٢	تعبية الجيش وطريق
			الحرب

صفحة	صفحة	صفحة
٨٥	٧٦-٧٥	الحياة تعود إلى سليم
٨٧-٨٦	٧٧-٧٦	أماس قشدير
		طريق أستيفاء الدين
٨٧	٧٨-٧٧	بجنوب الهند
٩٠-٨٧	٧٩-٧٨	انتحار مريع
	٨٠-٧٩	الفيل المذرية
٩٠	٨١-٨٠	حياة تبلع تمساحاً
	٨٢-٨١	انتحار شاب مسلم
٩١-٩٠	٨٣-٨٢	الانتحار بالنار
	٨٤	شروع عقيدة التناسخ
٩٢-٩١	٨٥-٨٤	أكل الميتة

(المطبوعة الجمعية كرسيدتي)



